رسالہ ترک مسکرات

جلد ۶ نمبر ۱۲

دشمن ہے نشہ آبرو و جان و مال کا
بس اس بلا کو چھوڑ چھڑا کر رہیں گے ہم

ماہ آبان سنہ ۱۳۵۱ف

منزل مقصود

خوش حال زندگی

منزل مقصود کی راہ میں

منشیات زبردست رکاوٹیں ہیں وہ قدم قدم پر
روڑے اٹکاتی ہیں اور رستہ بھی بھٹکاتی ہیں
تاکہ ہم
قعر مذلت کے خونخوار درندوں کا لقمہ بنیں

شراب

صدر نشین

عالیجناب نواب مرزا یار جنگ بہادر صدر نشین جوڈیشل کمیٹی

نائب صدر نشین

عالیجناب دیوان بہادر سی۔ آر اوامدو ائیگار یم بی اے اڈوکیٹ

ارکان

جناب سی۔سی۔پال صاحب اے بی اے — جناب راجہ بہادر ونکٹ رام اریڈی اے بی اے
جناب راجہ بہادر شیشور ناتھ — ریورنڈ لیف۔ سی۔ سیاکٹ
جناب نواب مہدی نواز جنگ بہادر — جناب نواب یسین جنگ بہادر
جناب مولوی سید محمد حسین صاحب جعفری

فہرست مضامین

سیندھی شراب چھوڑ دو

از جناب مولوی محمد عبد الکریم صاحب تسکین مدرس مدرسہ عربیہ
ساودرم پیٹھ جڑچرلہ

ہے یہ ہماری التجا سیندھی شراب چھوڑ دو ؛ کہ ہے بڑی بری بلا سیندھی شراب چھوڑ دو

خمر رکھا خدا نے نام سکر ہو جس میں ہے حرام ؛ رجس اسے کہا گیا سیندھی شراب چھوڑ دو

شیطان کا ہے عمل پینا نہیں ہو سنبھل ؛ پایا فلاح جو بچا سیندھی شراب چھوڑ دو

ذکر خدا سے روک کر کر دیا حال خستہ تر ؛ مانع نماز کا ہوا سیندھی شراب چھوڑ دو

دشمن عقل ہے یہی جاتی ہے اس سے عقل بھی ؛ دشمن انس ہے بڑا سیندھی شراب چھوڑ دو

ہوش و حواس گم ہوئے خستہ خراب تم ہوئے ؛ ہو گئے اس سے بے حیا سیندھی شراب چھوڑ دو

دولت گئی ہوئے فقیر صحت گئی ہوئے حقیر ؛ ایسا نشہ نے کر دیا سیندھی شراب چھوڑ دو

اس سے ہی ہو گیا زنا ہو گئے اس میں مبتلا ؛ لعنت خدا کی ہر سدا سیندھی شراب چھوڑ دو

الغرض اس سے ہو گئی دنیا خراب دین بھی ؛ پینا ہے بے گمان برا سیندھی شراب چھوڑ دو

توفیق ہو ہمیں عطا اس سے بچا تو اے خدا
تسکین کا ہے مدعا سیندھی شراب چھوڑ دو

—— (؛) ——

جلد ۶ نمبر ۱۲ رسالہ ترک مسکرات ماہ آبان ۱۳۵۱ف

سنہری باتیں

جارج ایچ ابیٹس

گو "حق ہی طاقت ہے" ـــ گو "سچ کو آنچ نہیں اور جھوٹ کو فروغ نہیں" تاہم خباثت مسلح ہو کر ہمیشہ زیست و موت کی دعوت جنگ دیتی ہی رہتی ہیں۔

ـــ چونکہ نشہ ام الخبائث ہے۔ اس لئے ہمیشہ تیار باش رہنا ہمارے لئے ضروری ہے۔

جنرل جوفری

اس الکحل کی حمایت کرنا ہو کہ فوج کی اخلاقی اور مادی قوت کے انحطاط کا باعث ہے۔ قومی دفاعی امور میں خلل انداز ہونیکے مترادف ہے۔ نیز قومی گناہ کا سرزد کرنا ہے۔

ـــ اس لئے محبان وطن کا مقدس فرض ہے کہ وہ الکحل کے خلاف ایک قومی محاذ قائم کریں

اقتباسات

(۱)

میں تو اس باورچی کی شہادت سن کر حیران ہوگیا تھا جس کا چالان میرے ایک رشتہ دار کے قتل کے جرم میں ہوا تھا۔ وہ ایک بڑھیا عورت تھی۔ اور وہ اوس کے پاس بطور نوکر رہتا تھا۔ اس نے بیان دیا تھا کہ اس نے اپنی معشوقہ کو جو اسی گھر میں بہ طور خادمہ کام کرتی تھی پہلے باہر بھیجدیا اور جب ارتکاب جرم کا وقت آیا اور وہ خوابگاہ میں چاقو ہاتھ میں لے کر جانا چاہا تو اس نے محسوس کیا کہ وہ اپنے ہوش و حواس درست رہتے ہوئے اپنے منصوبے کو سرانجام نہیں دے سکتا وہ واپس لوٹا۔ اور دو گلاس وڈکا (ایک قسم کی شراب) پیا۔ جسے اس نے پہلے ہی تیار کر رکھی تھی۔ تب وہ اس کام کے کرنے کی خاطر آگے بڑھا۔ اور جرم کا ارتکاب کیا۔

(۲)

چونکہ شام ہوچکی تھی اور شہری سیر کرنے کے لئے باہر کے طرف جا رہے تھے۔ اس لئے انواع و اقسام کے مناظر نظروں سے گزر رہے تھے۔ کوئی بیڑی چبا رہا ہے۔ اور کوئی سگریٹ پر دانت پیس رہا ہے۔ کوئی سگار منہ میں ٹھونسے ہوئے ہے۔ تو کوئی چرٹ سے دہن مثل نہنگ کھولے بڑھا آرہا ہے۔ اور یہ اصحاب عقل و دانش کا حال ہے۔ کوئی کیونڈر پر فدا تو کوئی کیپٹن کا شیدا۔ کوئی قینچی پر مرتا ہے تو دوسرا پاسنگ شو پر قربان کوئی گولڈ فلیک کا تمنائی تو کسی کی پنچوں میں جان۔ جس کو روٹی میسر نہ آتے چارمینار اور گولکنڈہ کو ہی نعم البدل گردانے۔ پیر و جوان زن و مرد سب کی جان اسی میں اٹکی ہے۔ جو منہ دھونا بھی نہیں جانتے وہ خورد سالہ بچے منہ میں سگریٹ دبائے سر بازار ایسے اکڑتے اور اتراتے چلتے ہیں گویا ان کا کوئی ثانی ہی نہیں۔ سگریٹ میں اپنی شان سمجھی ہے۔ گاؤں کا وہ لڑکا جو دو گھونٹ میں چلم خاک نہ کرے۔ وہ ماہر ہی نہیں گردانا جاتا۔ اکثر چھپ کر پیتے ہیں۔ کیونکہ وہ بزرگوں کے سامنے پینا عیب سمجھتے ہیں۔ ان سے کوئی پوچھے کہ ارے بھئی جب باپ دادا تمہیں عزیز از جان تصور کرتے ہیں تو تمہیں ان کے سامنے چرٹ پینے میں کونسا ڈر ہے؟

(۳)

بھنگ۔ افیون، شراب اور تمباکو کا جو اتنے بڑے پیمانہ پر استعمال کیا جاتا ہے۔ اسکی وجہ یہ نہیں ہے کہ ان چیزوں کے استعمال سے کوئی لذت، حظ یا سرور حاصل ہوتا ہے۔ بلکہ انکا استعمال صرف اس بات پر مبنی ہے کہ یہ چیزیں ایک انسان کو اپنے ضمیر کی پھٹکار کو چھپانے میں بڑی مدد دیتی ہیں۔

(۴)

یہی وجہ ہے کہ روسی ووڈکا (شراب) کا ایک گلاس کھانے سے پہلے اور فرانسیسی "ایبسنتھی" یا انگریزی "پورٹ وائن" اور "پورٹر" یا جرمن "بیجر بیئر" کا ایک گلاس کھانے سے پہلے ضرور فرض کر لیا گیا ہے۔ اور اون کے ساتھ چینی افیون کا ایک حبہ اور پھر تمباکو کا استعمال صرف سرور کی خاطر اختیار کیا گیا ہے۔ اور یہ سمجھ لیا گیا ہے کہ ان کا کوئی اثر انسان کی چال چلن پر نہیں پڑتا۔ یہ خیال کیا گیا ہے کہ اگر معمولی نشہ کی حالت میں چوری، ڈاکہ، قتل وغیرہ قسم کے جرائم کا ارتکاب نہیں کیا جاتا۔ اور ان چیزوں کے استعمال سے طبیعت میں صرف معمولی اضمحلال ہی پیدا ہوتا ہے۔ تو اس قسم کے جرائم خود بخود ظہور پذیر ہوتے ہیں۔ اور یہ کہ شراب نوشی یا دیگر نشئی اشیاء کا ان میں کوئی دخل نہیں۔ یہ خیال کیا جاتا ہے کہ اگر ان لوگوں نے تعزیری قوانین کے خلاف کوئی جرم نہیں کیا۔ تو انہیں اپنی ضمیر کی آواز کو دبانے کی کیا ضرورت ہے اور یہ کہ ان لوگوں کی زندگی جو خود بخود اپنے آپ کو مخمور کرتے ہیں۔ نہایت ہی پاک و صاف ہے۔ اور اگر نشئی اشیاء کو استعمال میں نہ لائیں تو بھی ان کی زندگی ویسی ہی ہوگی۔ مسکرات کا مسلسل اور باقاعدہ استعمال ان کے ضمیر کو سیاہ اور تاریک نہیں بناتا۔

اگرچہ ہر ایک شخص تجربہ کی بناء پر جانتا ہے کہ انسانی دماغ کے سانچے میں شراب اور تمباکو کے استعمال سے فرق آجاتا ہے۔ اور یہ کہ ایک آدمی کسی محرک نشہ کی موجودگی میں اپنے ان افعال پر نادم نہیں ہوگا۔ جن پر ایسی چیز کی غیر موجودگی میں اسے بہت عار آئے گی۔ یعنی ضمیر کی ہر پھٹکار پر خواہ وہ کتنی ہی معمولی کیوں نہ ہو ایک شخص مسکرات پر ہی قناعت کریگا۔ نشہ کے باقاعدہ اور مسلسل استعمال سے وہی نتائج پیدا ہوں گے جو گاہے گاہے استعمال سے پیدا ہوتے ہیں۔ لیکن ان تمام حقائق کے باوجود وہ لوگ جو شراب اور تمباکو کا استعمال اعتدال سے کرتے ہیں۔ خیال کرتے ہیں کہ وہ منشیات کا استعمال ضمیر کی آواز کو دبانے کی خاطر نہیں

کرنے بلکہ سرور اور خوشی حاصل کرنے کی غرض سے کرتے ہیں۔

لیکن آدمی کو اس معاملہ میں سنجیدگی اور غیر جانب داری سے غور کرنا چاہیئے۔ اپنے آپ کو بے قصور ثابت کرنے کے لئے نہیں بلکہ اس بات کو سمجھنے کے لئے کہ اگر نشیات کا استعمال کبھی کبھی بڑی مقدار میں ایک آدمی کے ضمیر کو دباتا ہے۔ تو اون کے باقاعدہ استعمال کا بھی وہی اثر ہونا چاہیئے (شراب پینے سے پہلے تو انسانی دماغ کی ضمیری تیز ہوتی ہے اور پھر آہستہ آہستہ سست پڑ جاتی ہے) خواہ وہ بڑی مقدار میں ہو یا تھوڑی مقدار میں۔ دوسرے یہ کہ تمام نشیات انسانی ضمیر کی آواز کو دبانے کی قوت رکھتے ہیں۔ اور یہ طاقت ان کے اندر ہمیشہ موجود ہے۔ خواہ ان کے اثر کے اندر قتل۔ ڈاکہ اور خلاف قانون جرائم کا ارتکاب ہو۔ یا ان کے زیر اثر ایسے الفاظ بولے جائیں۔ یا ایسی باتیں سوچی جائیں جو ان کے بغیر ظہور میں نہ آتی ہوں۔ تیسرا یہ کہ اگر نشیات کا استعمال چوروں اور غارت گروں کو اپنی ضمیر کی آواز کو دبانے میں مدد دیتا ہے تو ایسے لوگوں کو بھی ان کے استعمال کی سخت ضرورت ہے جنھوں نے ایسے پیشے اختیار کئے ہوتے ہیں۔ جو اگرچہ دوسرے لوگوں کی نظروں میں معزز اور اچھے سمجھے جاتے ہوں لیکن درحقیقت ایسے نہیں ہوتے۔

مختصر یہ کہ یہ بات بالکل ناممکن ہے کہ ہم اس بات کو اپنے ذہن سے نکال دیں کہ مسکرات کا استعمال خواہ وہ تھوڑی مقدار میں ہو یا زیادہ۔ خواہ باقاعدہ ہو یا کبھی کبھی۔ خواہ سوسائٹی کے اعلیٰ طبقوں میں ہو یا نچلے طبقوں میں صرف ایک وجہ کی بنا پر ہے۔ اور وہ اپنے ضمیر کی آواز کو دباتا ہے تا کہ ہم اس جنگ سے بے خبر ہو جائیں۔ جو ہمارے اندر طریق زندگی اور ضمیر کے مقتضا کے مابین جاری ہے۔

از جناب وی۔ کے ریڈی صاحب

— [illegible] —

دکھانی اپنے پتی سے شراب کا بوتل چھینتے ہوئے) ناتھ اب پینے [illegible] [illegible] تھمہ
ابھاگنی پر دیا کیجئے۔ مان جائیے۔ ایشور کے لئے اسے [illegible] [illegible] [illegible] شراب
کا ایک گھونٹ بھی آپ کے جیون کے سماپت (خاتمہ) کے لئے کافی [illegible] ہاتھ جوڑتی
ہوں۔ منتی کرتی ہوں۔ اسے چھوڑ دیجئے (بچے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) [illegible] ننھی سی اس
بچے کی صورت دیکھیئے۔ جس کے منہ سے اب تک دودھ کی باس [illegible] [illegible] ننھے معصوم
کا خیال کیجئے۔ کیا اس چھوٹی سی جان کی ذمہ داری آپ پر نہیں۔ آپ اس طرح دامن چھڑانے
کی کوشش نہ کیجئے۔ پرماتما کے واسطے آپ اس آپ [illegible] [illegible] اپنے آپ کو نہ جلائیے یہ
بوتل نہیں ڈسنے والا خوفناک ناگ ہے۔ نہیں نہیں [illegible] ہوا شعلہ ہے۔ جو سارے
جسم کو جلاکر بھسم کر دیتا ہے۔ پتی دیو۔ یہ پانی طرح بوتل کا بند پانی کتنے ہی گھروں کو بہا دیا
گل سے ڈھکا ہوا یہ خاموش شعلہ بے شمار محلوں کو جلاکر خاکستر کر دیا۔ یہ میٹھا زہر۔ یہ سم
قاتل نوش جاں کرکے کون بچا۔ آپ نے پیا اور خوب پیا۔ پی پی کر اپنے گھٹیلے خوبصورت
بدن کو خشک اور کمزور کر دیا کہ چلنا پھرنا دوبھر ہوگیا۔ آپ ودوان ہیں۔ سمجھ بوجھ کے مالک
ہیں۔ نشہ کی برائیوں کو سمجھانا وہ بھی میں اور آپ کو۔ یہ کیسے ہوسکتا ہے۔ آپ کو سمجھانا
سورج کو چراغ دکھانا یا تان سین کو تان سکھانا ہے۔ کرپا کیجئے۔ اس بوتل کو چھوڑ دیجئے
میں کہتی ہوں چھوڑ دیجئے۔ چھوڑ دیجئے اسے۔ اس زہر نے اب تک جو کچھ کیا وہ بہت ہے۔ آپ
ہی سوچیئے کہ آپ کتنے تندرست کتنے بلوان۔ کتنے محنتی کتنے کما تو اور شانتی وان تھے
کہاں گئی وہ آپ کی تندرستی۔ کدھر ہے وہ آپکا بل۔ کہاں ہے وہ محنت پسندی اور وہ شانتی
(بوتل کی طرف انگلی دکھلاتے ہوئے) لمبے اس ڈاکو نے آپ کو لوٹ لیا۔ اس [illegible] نے آپ کو
خاک کر دیا۔ اس ظالم نے آپ کو تباہ کر دیا۔ اور پھر بھی آپ اسے ہی منہ لگاتا! [illegible] [illegible]

یہ نہ ہوگا نہ ہونے دونگی جب تک آپ کی یہ داسی زندہ ہے۔ جیتی پھرتی ہے۔ سانس لیتی
ہے۔ یہ نہ ہونے دے گی۔ اسے ہاتھ نہ لگانے دے گی۔

ساقی ساقی پینے دے مجھے۔ پینے دے۔ میرے دل کی پیاس بجھانے دے۔
مت روک اس بار پی کر پھر اسے ہاتھ نہ لگاؤنگا۔ ڈاکٹر دیوانہ ہے۔ وہ کیا جانے اس کا مزہ
اس کا لطف۔ اس کی قوت۔ اس کی گرمی اور اس کی تیزی تو اس کی باتوں میں نہ آ۔ اس کا
کہا نہ مان۔ مجھے پینے دے۔ وہ مجھ سے یہ بوتل چھین کر میری جان لینا چاہتا ہے۔ میری جان
جائے اس کی بلا سے۔ اس کو میری کیا پڑی۔ وید اور ڈاکٹر نہیں صحت کے یہ ٹھیکہ دار الٹی
سیدھی باتوں ہی سے تو وہ اپنا جیب بھرتے ہیں۔ مان میری بات۔ چھوڑ پینے دے نہیں چھوڑتی
اچھا تو لے یہ بوتل اور یہ گلاس۔ (دونوں دے دیتا ہے) انہیں توڑ۔ فرش پر پٹک انکے
ٹکڑے کر۔ تاکہ میرے دل کے بھی ٹکڑے ہو جائیں۔ مگر دیکھ سونے کے ٹکڑے جوڑنے
والے تو یہاں بہت ہیں لیکن دل کے ٹکڑوں پر جوڑ لگانے والا ابھی جنم نہیں لیا۔ ساقی تو
کتنی باؤلی ہے۔ ایک بے وقوف ڈاکٹر کے کہنے میں آکر میرے آرزوں کی دنیا کو ویران
کیا چاہتی ہے۔ موت ہاہاہا۔ (حقارت آمیز ہنسی ہنسکر) اری دیوانی مجھے اس کا ڈر نہیں۔
موت آتی ہے تو آنے دے۔ مرتیو کسے نہیں آتی۔ موت کے خونخوار پنجوں سے کون بچا اور
بچے گا۔ جب ایسا ہے تو مرنے کا ڈر ہی کیا ہے۔ نادان ہیں جو اس کے نام سے لرزتے ہیں
جیون (حیات) اور مرتیو (ممات) پر کس کا بس چلتا ہے۔ کہتے ہیں ؎

اپنی خوشی سے آئے نہ اپنی خوشی چلے
لائی حیات آئے قضا لے چلی چلے

میں کہتا ہوں کہ پینے میں مزہ ہے اور تو کہتی ہے کہ پینے میں موت ہے۔ اچھا تو موت
ہی سہی۔ مگر موت مزے کی ہوگی۔ . . . . . ہاں مزے کی موت ساقی میری۔ تو کتنی نادان
ہے۔ میرے دل کے صفحوں کو پڑھ۔ کلیجے کے داغوں کو گن سینے کے زخموں کی سرخی دیکھ۔
جگر کی تڑپ کا اندازہ لگا۔ میری کلفتوں کا جائزہ لے۔ پریشانیوں اور تفکرات کے بوجھ
کا خیال کو اور پھر سوچ کہ ایسی چیز جو مجھے ان مصائب سے چھٹکارہ دلاتی ہے۔ اسے مجھ
سے الگ کیا چاہتی ہے۔ نہ۔ ایسا نہ کر۔ لا مجھے پینے دے۔ پینے دے اور خوب
پینے دے۔ آپے سے باہر ہونے دے۔ اپنے آپ کو بھولنے دے۔ زمانہ کی ستم ظریفی کو

فراموش کرنے دے۔ کانتی پیاری کانتی۔ پینے دے۔ ایشور کے واسطے (یہ کہتے ہوئے وہ بوتل کی طرف جھپٹا اور غٹا غٹ غٹا غٹ پی کر اسے خالی کر دیا) تب تھوڑی دیر کے لئے اس کی آنکھیں چمک اٹھیں۔ تن میں تیزی نمودار ہوئی مگر کچھ دیر بعد۔ وہ بستر علالت پر بیہوش پڑ گیا۔ سانس پھولنے لگی۔ دل کی حرکت کمزور ہو گئی۔ جسم کی گرمی غائب ہونے لگی دیکھتے دیکھتے اس کی حالت کدھر کی کدھر ہو گئی۔

کانتی انتہائی افسوس اور پریشانی کے عالم میں الماری سے دوا لے آئی اور کہنے لگی۔ پران ناتھ۔ پران ناتھ آپ نے یہ کیا کیا۔ ہے ایشور مجھ پر دیا کر۔ اور انہیں بچا۔ (پھر شوہر کی طرف مخاطب ہوتے ہوئے) ادھر دیکھئے یہ لیجئے۔ منہ کھولئے۔ یہ دوا پی لیجئے۔ یہ پی کر آپ اچھے ہو جائینگے ناتھ منہ کھولئے۔ کھولئے تمہیں میری قسم ایک گھونٹ دوا کی اب پی جائیے میں آپ کو شام تک نہ ستاؤنگی۔ میری بات مان جائیے۔ میں آپ کی داسی ہوں۔ میں آپ کو دوا پلاؤں گی اور اچھے کر لونگی۔ لیجئے لیجئے۔ دیکھئے اسے پی لیجئے۔ اسے نہ پیجئے گا تو میں آپ سے نہ بولونگی کھولئے منہ کھولئے۔ ارے آپ تو خاموش ہیں۔ کیا سو گئے۔ نیند آ گئی۔ اتنی جلدی۔ نہیں آپ سوتے نہیں۔ آپ کو نیند نہیں آئی۔ آپ تو روٹھ گئے۔ خیر پرواہ نہیں۔ خفا ہو گئے ہوں تو مناؤنگی۔ برس گئے ہوں تو سمجھاؤنگی۔ مان جائیے۔ مان جائیے۔ سرتاج میرے۔ اٹھئے میں آپ کے چرن چھوتی ہوں۔ سنئے یہ دوا پی لیجئے۔ گھڑی نے ٹن ٹن بارہ بجا دئے ہیں۔ ڈاکٹر ٹھیک بارہ بجے دوا پلانے کو کہتا تھا۔ پی لیجئے۔ دیر ہو رہی ہے۔ بدنصیب کانتی۔ یہ کہتی جاتی تھی۔ اور زار زار روتی جاتی تھی۔ مگر وکرم خاموش تھا۔ آنکھ بند تھی۔ ہاتھ پاؤں ساکن تھے۔ جسم برف ہو گیا تھا۔ مگر کانتی بچاری دوا کی شیشی لئے ہوئے اصرار کئے جا رہی تھی کہ اس کا پتی دوا پئے۔ ہائے اسے کیا معلوم تھا کہ اس کا پران ناتھ اس کے جیون کا ساتھی اس کا چاہنے والا۔ اس کی زندگی کی نیا کو پار لگانے والا۔ اس مٹی کے جسم کو اس کے لئے چھوڑ چل بسا۔ وہ پینا چاہتا تھا۔ اور یہ پلانا چاہتی تھی۔ وہ بوتل مانگ رہا تھا اور یہ بوتل لئے کھڑی تھی۔ فرق صرف اس قدر تھا کہ وکرم دارو مانگ رہا تھا اور کانتی دوا دینا چاہتی تھی۔ وہ موت مانگ رہا تھا۔ یہ جیون (حیات) دینا چاہتی تھی۔ اس طرح موت و حیات کی کشمکش میں موت کی جیت ہوئی۔ وکرم کی روح کی پیچھے روتی ہوئی بیٹی اور بلبلاتے ہوئے نادان بچے کو چھوڑ کر دوسری دنیا کی سیر کو چلی کس قدر حسرت کا مقام ہے۔ وکرم غم غلط کرنے کو پیتا ہے۔ شراب ہے کہ خود اسے ہی پی کر حرف غلط کی طرح صفحہ ہستی سے مٹا دیا۔

طلباء و ترک

موہن اور اسکے خاندان کو کس نے فنا کیا

جناب محمد محی الدین طالبعلم جماعت نہم ب
گورنمنٹ ہائی اسکول چادرگھاٹ بلدہ حیدرآباد

— (۱) —

موہن مالگزاری کے دفتر میں چپراسی تھا۔ بیچارے کی تنخواہ اپنے خاندان کی پرورش کرنے کے لئے کافی نہ تھی۔ ایک دن وہ اپنے کمرہ میں بیٹھے کچھ اشلوک جپ رہا تھا کہ کوئی دھکا دیا۔ وہ اٹھا اور دروازہ کھولا۔

موہن ۔ نمستے بھائی ہری۔

ہری ۔ ڈنڈم بھیا ڈنڈم۔

موہن ۔ کہو بھیا کیسے آنا ہوا۔

ہری ۔ آپ دیکھتے نہیں یہ بھیا سوہن کانسٹبل ہوگئے ہیں۔

موہن ۔ بھگوان کی کرپا ہے۔

ترک

جناب محمد قمر الزماں صدیقی صاحب متعلم سکنڈ عام

تن کا سکھ چھنواتی ہے یہ سیندھی شراب
اعلیٰ کو ادنےٰ بنا دیتی ہے یہ
دولت و دہن لوٹ کر انسان کا
کیا کروں اوصاف کو اس کے بیاں

طالبات

مسکرات

مدرسہ وسطانیہ نارائن پیٹھ ضلع محبوب نگر

من کو دکھ پہنچاتی ہے سیندھی شراب
جس کے گھر میں جاتی ہے سیندھی شراب
دربدر پھرواتی ہے سیندھی شراب
ایک آفت ڈھاتی ہے سیندھی شراب

ہری ۔ ہم کو یہ آج جلسہ دے رہے ہیں۔ آپ بھی چلینگے۔

موہن ۔ ہاں بھیا ضرور چلینگے۔

موہن تیار ہوجاتا ہے سب چلنے لگتے ہیں تھوڑی دیر کے بعد سیندھی خانہ میں داخل ہوتے ہیں۔

موہن ۔ ارے بھائی یہ کیا سیندھی کا جلسہ دے رہے ہیں

ہری ۔ جی ہاں۔ پھر آپ کیا سمجھے تھے

موہن ۔ ارے بھائی میں سیندھی پینا نہیں چاہتا رام کی عبادت کرو۔ مخلوق کی خدمت کرو اور انکو خوش رکھنے کی کوشش کرو۔

ہری ۔ جی آپ کو تو پینا ہوگا۔

سوہن ۔ سیندھی پینے سے پاپ دھل جاتے ہیں۔

موہن ۔ میں تو نہیں پیونگا کچھ بھی ہو جائے۔

ہری - آپ نے خود کہا تھا کہ مخلوق کو ہمیشہ خوش رکھو اور اب آپ ہی ہمیں رنجیدہ کر رہے ہیں۔ آپ کو ضرور پینا پڑیگا۔

آخر کار سب کے مجبور کرنے سے موہن راضی ہو جاتا ہے۔ سیندھی لانے کے لئے کہا جاتا ہے۔ تھوڑی دیر میں سیندھی لائی جاتی ہے۔ سب ایک ایک لٹی اٹھا لیتے ہیں اور پینے لگتے ہیں۔

موہن - ارے بھائی کھٹی کھٹی ہے۔

سوہن - پہلے پہلے ایسی ہی معلوم ہوتی ہے۔

ہر ایک سیندھی پی چکتا ہے۔ چند نمکین چیزیں منگاتے ہیں اور کھا لیتے ہیں۔

موہن - مجھ کو چکر آ رہی ہے۔ پکڑو۔ پکڑو۔ گرا جاتا ہوں۔

ادھر موہن اور سوہن گالیوں پر گالیاں بکتے بیٹھے رہتے ہیں۔ اور ادھر بیچارے موہن کو قے ہو جاتی ہے۔ اور زمین پر بیہوش پڑا رہتا ہے۔ کتا آکر اس کو چاٹتا ہے اور مکھیاں بھن بھناتی ہیں ہری اور سوہن میں کشتم کشتی ہوتی ہے۔ ایک دوسرے کو زخمی کر لیتے ہیں ہر ایک کو ذرا ذرا ہوش آتا ہے۔ سب اٹھتے ہیں اور سیندھی خانہ سے باہر نکلتے ہیں۔ ہر ایک پر نشہ طاری رہتا ہے۔ تھوڑی دور آگے چل کر موہن ایک نالی میں گر پڑتا ہے۔ سوہن موٹر کی ٹکر کھا کر اپنی ٹانگ توڑ لیتا ہے۔ اور دواخانہ رجوع ہوتا ہے۔ ہری لڑھکتا ہوا نشہ کی حالت میں ہر ایک کو گالیاں دیتا ہوا اور بیہودہ بکواس کرتا ہوا اپنے گھر چلا جاتا ہے۔ موہن کو ذرا ہوش آتا ہے وہ اٹھتا ہے۔ اور نشہ کی حالت میں آخر کار گھر تک پہنچتا ہے۔ اور چوکھٹ کے پاس جا گرتا ہے۔ بیوی اندر سے آتی ہے۔ اپنے شوہر کو اس حالت میں دیکھ کر قسمت پر روتی ہے۔ اور گھسیٹتے ہوئے اندر لے جاتی ہے۔ اس کو پھر ذرا ہوش آتا ہے۔ اٹھ کر اپنی بیوی کو نشہ کی حالت میں خوب پیٹتا ہے۔ بچے دیکھ کر بلک بلک کر روتے ہیں۔ رات کٹ جاتی ہے۔ صبح کو سب اٹھتے ہیں۔

بیوی - اجی یہ تم کل کیا کر بیٹھے۔ کل تنخواہ کا دن تھا نا۔

موہن - کچھ نہیں کر بیٹھا۔ آج جاؤنگا اور تنخواہ لا ؤنگا۔

موہن ناشتہ کرکے کچہری جاتا ہے۔ تین بجے وہ تنخواہ لینے کے لئے سب چپراسیوں

کے ساتھ جاتا ہے ۔ چار تک تنخواہ مل جاتی ہے ۔ سب وہاں سے لوٹتے ہیں۔
راستے میں اس کا ایک دوست بندہ علی ملتا ہے ۔

موہن ۔ ارے بھائی بندہ علی کہاں جارہے ہو ۔

بندہ علی ۔ ارے بھائی آج تنخواہ ملی ہے ۔ کچھ سیندھی کا لطف اٹھانے جارہے ہیں۔

موہن ۔ چلو ہم بھی چل رہے ہیں۔

دونوں سیندھ خانے میں داخل ہوتے ہیں اور خوب ڈٹ کر سیندھی پیتے ہیں نشہ کی حالت میں باہر نکلنے میں پہلے جو کیفیت موہن کی ہوئی تھی ویسے ہی نالی میں گر پڑتا ہے ۔ بندہ علی سیندھ خانہ ہی میں بیہوش پڑا رہتا ہے ۔ موہن کے جیب میں سے جتنے پیسے سیندھی پینے کے بعد بچے تھے نالی میں گر گئے ۔ وہ نشہ کی حالت میں اٹھا اور سیدھا گھر کی راہ لیا ۔ گھر پہنچنے کے بعد بیوی بچوں کو خوب مارا ۔ رات کا کھانا تک نہ کھایا سو گیا ۔ بیچارے بیوی بچے تکلیف کے مارے کراہ رہے تھے ۔ آخر کار شب کٹی اور سورج نے اپنی کرنیں دنیا پر ڈالا اور روشن کیا ۔

بیوی ۔ (ڈرتے ڈرتے) اجی تنخواہ لائے ۔

موہن ۔ لایا رہی ۔ تجھے کیوں فکر ہو رہی ہے ۔

بیوی ۔ گھر میں چاول کا ایک دانہ نہیں ہے ۔ کچھ لے کر آؤ تو پکاؤں ۔

موہن جا کر جیب ٹٹولتا ہے ۔ پیسے رہتے تو ملتے بہت پریشان ہو جاتا ہے بیوی اپنی قسمت پر روتی ہے ۔ ڈیڑھ ایک تولہ کی چاندی کے جو کڑے تھے جا کر گرو رکھ کر کچھ اناج لاتی ہے ۔ جو دن بھر کے لئے کافی ہو جاتا ہے ۔ بلاناغہ کچھ نہ کچھ گرو رکھنا پڑتا ہے ۔ اور اناج لانا پڑتا ہے ۔ جب تمام ساز و سامان ختم ہو جاتا ہے تو لوگوں سے ادھار لے کر اپنی زندگی بسر کرتے ہیں ۔ مگر منحوس موہن اپنی بری عادت نہ چھوڑتا ۔ روز بلاناغہ ادھار سیندھی پیتا۔ آخر کار ادھار دینے والے ساہوکار نے ڈگری بھیجا کچھ تو تھا نہیں اور مہینے کی تنخواہ کے لئے ابھی پندرہ دن باقی تھے وہ ایک جھونپڑی جو تھی ہراج ہو گئی۔ اب بیچارے بیوی بچے بھیک مانگتے ۔ لوگوں کے سامنے ذلیل ہوتے اور اس منحوس کا پیٹ بھرنے اور خود بھی کچھ کھا لیتے ۔ بیچاری موہن کی بیوی اس

ذلت سے بہتر مرنا اچھا سمجھی اور خودکو سولی دے لی اور اس دنیائے فانی سے رخصت ہوگئی۔ بچارے بچے بھیک مانگ کر اپنا پیٹ بھر لیتے تھے۔ بچوں کو چھوڑ کر موہن تھوڑے دن تک دوستوں کے پاس رہا اور تنخواہ ملنے کے بعد پھر بلا ناغہ پینا شروع کیا۔ کچھہ عرصہ کے بعد اس کا معدہ اور جگر بالکل خراب ہوگیا اسکو دواخانہ میں رجوع کیا گیا۔ مرض لا علاج تھا آخرکار مرگیا۔

بقیہ صفحہ ۱۹۔ کی سندھو۔ آہ کال ساگر (زمانہ کا سمندر) سے جالی نہیں ہیں پاپی چانڈال سدھاکر کے ہاتھوں سے بنائی ہوئی شراب کے سمندر میں مل گئی۔ اس سدھا کی دنیا شراب کے ایک ہی پیالہ میں ڈوب گئی۔ آہ رام لال تیری تائی گئی اور میری مائی ہوئی مائی گئی۔ رام لال۔ رام لال تمام مظالم کی جڑ۔ میرا پیا ہوا پہلا ایک ہی پیالہ۔ یہ شراب آلودہ ناپاک ہونٹ اس دیوی کے خون سے۔ اس مجسم امرت سے دھو دیتا ہوں (خون کا چومنا) جس کی وجہ میرا پاپی جسم سورگ لوک کے قابل ہو جائیگا۔

رام لال -- اس طرح پریشان نہ ہو۔ گھبرانیکی کیا بات ہے۔ وہ پیالہ۔ اسے ٹھیک شاہراہ عام پر رکھ چھوڑ۔ اور ساری دنیا کو بتا۔ ہر آنے جانے والے کو۔ جاہل کو اور پنڈت کو۔ راجہ کو اور بھکاری کو اور چانڈال کو۔ بڈھے کو اور بچے کو۔ تیرے جانی دوست کو اور سات جنم کے دشمن کو بھی۔ ان تمام سے ہاتھ جوڑ کر التجا کر کہ سارے مظالم کی جڑ اور برائیوں کا منبع صرف یہ ایک ہی پیالہ ہے۔ اس کے شیطانی پنجہ سے بچتے رہیں۔ جو کوئی تجھ سے ملے اُن سے کہدے میں سندھو کے پاک خون کی قسم لے کر کہہ رہا ہوں۔ میں چلا کر نہیں کہہ سکتا۔ تو پکار پکار کر کہدے کہ ”دنیا میں جو چاہے پاپ کریں لیکن شراب کبھی نہ پئیں“ (مرنا سندھو کے قدموں پر)

رام لال - ہائے ہائے غضب ہے ایک دن میں تین جانیں تلف ہوگئیں بچہ مارا گیا۔ سندھو ستی ہوگئی اور سدھاکر نے خودکشی کی۔ آہ گھر کے ساتھ خاندان کا نام بھی اس شراب کے بھیانک سمندر میں ڈوب گیا۔ اب اس دنیا میں سدھاکر کا کیا باقی رہ گیا۔ صد ہزار افسوس یہ تین جان جس میں ڈوب مرے وہ ہے یہ ”ایک ہی پیالہ“

”ایک ہی پیالہ“

ایک ہی پیالہ
آخری منظر

ڈرامہ نگار
رام گنیش گڈکری مرحوم

مترجم
جناب نارائن راؤ صاحب اباغات
منصبدار

(مقام سدھاکر کا مکان۔ موجود: پدماکر۔ پولیس افسر۔ رام لال۔ بھگیرتھ سدھاکر۔ سندھو۔ وغیرہ)

پدماکر۔ دیکھئے راؤ صاحب اس معصوم کی نعش کو۔ ظالم نے اسے موت کے گھاٹ اتارا ہے۔ یہ دیکھئے میری بہن سندھو تائی کے کمزور جسم کی گت اس بدمعاش شرابی نے کیسی بنائی ہے لیجئے۔ اس کمینے پاجی کو حراست میں لیجئے۔

پولیس افسر۔ جناب صبر کیجئے۔ بائی صاحبہ کو ہوش میں آنے دیجئے۔ ان سے دریافت کرکے پنچنامہ مرتب کیا جائیگا۔

پدماکر۔ تائی ۔۔۔۔ سندھو ۔۔۔۔ تائی۔

رام لال۔ بھائی تھوڑی دیر صبر۔ سندھو تائی پر اس وقت غشی طاری ہے۔

پدماکر۔ میری بہن کی بیہوشی کا کارن یہی شرابی شیطان ہے۔ راؤ صاحب اس پاجی شرابی کو انصاف کے حوالے کیجئے۔ اس پر مطلق رحم نہ کیجئے۔ یہ میری بہن کا جانی دشمن ہے عبرتناک سزا دلوائیے۔

رام لال۔ بھائی سدھاکر پر خفا ہونا فضول ہے وہ اپنی حالت میں نہیں ہے۔

پدماکر۔ بھیا۔ میں سب کچھ جانتا ہوں۔ مجھے اب سمجھانے کی ضرورت نہیں ہے اس بدمعاش نے میری بہن کو ایک ایک دانہ کے لئے ترسایا لاٹھی اور پتھر برسایا۔ بدزبانی کی انتہا کردیا۔ جرائم پیشہ سے زیادہ مخرب الفاظ سے تائی کے کلیجہ پر ہمیشہ نشتر کرتا رہا۔ راؤ صاحب میں آپ سے التجا کرتا ہوں اس پر بالکل دیا نہ کیجئے۔ اس نے عمداً یہ گناہ کیا ہے۔ اسکو جیل خانہ بھجوائے اگر شراب پر دیوانہ ہے تو پاگل خانہ میں بند کروادیجئے۔ عقلمند گنہگار سمجھئے یا بے وقوف حیوان لیکن سزا ضرور دلوائیے۔ میری بہن دیوی ہے۔ شوہر

ٹھہرے ہوئے اس حیوان کو دل و جان سے پوجنے کی خاطر اس گھر میں ٹھہری ہے ۔
دیوتا مانے ہوتے اس پتھر کو کسی اندھیری باؤلی میں پھینک دینی چاہیئے ۔

پولیس ۔ یہ آپ کیا فرماتے ہیں کچھ تو صبر فرمائے ۔

پدماکر ۔ میری زبان کس طرح بند رہے گی ۔ اس واقعہ کو دیکھ کر اگر پتھر کا پتلا بھی ہوتا تو اپنی زبان فریاد کے لئے ضرور کھولتا ۔ میں تو انسان ہوں اس پر اسی سندھو کا بھائی پھر کس طرح چپ رہ سکونگا ۔ یہ دیکھیئے ۔ میری سندھو کے جسم کو کاٹنے سے قطرہ بھر خون نہیں ماشہ بھر گوشت نہیں ۔ اس بدمعاش شرابی نے شراب کے ایک ہی پیالہ کے ساتھ سندھو کا خون چوس لیا ۔ گوشت بھی ہضم کر ڈالا ہے ۔ چار گرنیوں کے مالک کی یہ لڑکی اسے اپنے پیٹ کی خاطر اس لکھے پڑھے شرابی نے چکی پسوائی ۔ ہمارے یہاں کتوں کے بچوں کو جو دودھ ملتا ہے ۔ نہیں ۔ نہیں ۔ پلاتے وقت جو نوکر لا پرواہی سے زمین پر گرا دیتا ہے اتنا بھی اس معصوم بچے کے لئے کبھی نصیب نہ ہوا ۔ اتنا کھانا بھی میری سندھو کو نصیب نہ ہوا جتنا کہ ہمارے ہاں کی داسی پھینک دیتی ہے ۔ راؤ صاحب صبر و برداشت کی انتہا ہوئی ۔ اب انتقام لینا ہی ہوگا ۔ اگر اس میں میری بہن کا سہاگ بھی جائے تو کچھ پرواہ نہیں تائی سندھو تائی اٹھ ۔

سندھو ۔ بھائی تو کب آیا ۔ میرے پتی کہاں ہیں ۔ بھیا اٹھ ان کو اشنان کروا کچھ کھلا دے ۔ کل سے ان کے پیٹ میں ایک دانہ تک نہیں ہے ۔

پدماکر ۔ اس پاجی کو کھلاؤں میں تو اس کے سر اور دھڑ کا ایک ہی نوالہ بنا کر یمراج (موت کے دیوتا) کے نذر کرنے کے لئے یہاں آیا ہوں بہن یہ دیکھ یہ پولیس افسر صاحب تیرا بیان قلمبند کرنے آئے ہیں ۔ اس خوبی شرابی نے جو کچھ تجھے دکھ پہنچایا ہے وہ پوری طرح ان سے بیان کر دے ۔ راؤ صاحب دریافت کیجئے ۔

پولیس ۔ بائی صاحبہ ۔ یہ ماجرا کیا ہے ۔ آپ پر سدھاکر نے کیا کیا مظالم کئے وہ تمام سنائے

سندھو ۔ یہ آپ سے کس نے کہا ۔ انہوں نے تو مجھ پر کچھ بھی ظلم نہیں کیا ۔

پولیس ۔ تو پھر بچہ کس طرح مر گیا ۔ اور آپ کی پیشانی پر زخم کیوں آیا ۔

سندھو ۔ میں دو دن کی بھوکی مجھ پر بار بار غشی طاری ہو رہی تھی ۔ بچہ کو گود میں لئے اوپر سے نیچے اتر رہی تھی کہ مجھ پر پھر غشی طاری ہوگئی اچانک نیچے گرنے سے میری پیشانی پر زخم آیا اور بچہ

میرے نیچے دب کر مرگیا۔ اس میں ان کا کوئی قصور نہیں ہے۔
پدماکر ۔ تائی۔ تائی۔ تو جھوٹ بول رہی ہے۔ سراسر جھوٹ۔ تو ہی بتا اس لاٹھی کو خون کیونکر لگا۔
سندھو ۔ لاٹھی کے سہارے خون آلود ہاتھوں سے میں یہاں تک آئی۔ اس میں کوئی تعلق نہیں ہے۔
پولیس ۔ بائی صاحبہ تمہارا یہ کہنا سچ ہے۔
سندھو ۔ سچ بالکل سچ۔ میرے بیان پر یقین کیجئے۔
پدماکر ۔ نہیں جناب یہ جھوٹ بیان دے رہی ہے۔ تجھے میری پتاجی کی تیرے پتی کی قسم ہے سچ سچ کہہ دے۔
سندھو ۔ بھیا تو میرے استقلال کا امتحان کیوں لے رہا ہے۔ میں نے جو کچھ کہا ہے بالکل ٹھیک کہا ہے۔
پدماکر ۔ یہ سراسر جھوٹ ہے۔ راؤ صاحب اب کیا کیا جائے۔
پولیس ۔ اب۔ اب کچھ بھی نہیں ہوسکتا۔ گو آپ کا غصہ کتنا ہی خوفناک کیوں نہ ہو۔ لیکن اس دیوی کے سامنے جو سراسر نیکی کا مجسمہ ہیں کسی کا بس نہیں چل سکتا۔ انصاف کا ہتھیار کیسا ہی تیز کیوں نہ ہو ایسے باصف پتی ورتا کی نیکی کے زیر سایہ رہنے والوں پر اپنا کام نہیں کرسکتا۔
پدماکر ۔ سندھو کے جھوٹے بیان پر کیا آپ اس شرابی بدمعاش کو چھوڑ دینگے۔
پولیس ۔ جناب گنگاجی میں تیرنے والوں کو آگ کس طرح جلاسکتی ہے۔
رام لال ۔ مرحبا سندھو تائی شاد باش۔ پدماکر اب جو ہونا تھا وہ ہوچکا سندھا کو معاف کردے سندھو تائی تو دھنیہ ہے۔ تجھہ جیسی پوتر دیویاں ابھی اس سرزمین پر موجود ہیں۔ اسلیئے آریہ ورت کے نام سے اس پوتر بھومی کو شوبھا آئی ہے یہ ہندوستان پتی ورتاؤں کی جنم بھومی ہے۔
سندھو ۔ بھیا آ میرے نزدیک بیٹھ۔ اپنے عزیز پر خفا ہونے سے کیا فائدہ۔ میرا آخری وقت قریب آچکا ہے۔ تیرے اور پتاجی کے سوا انکا کوئی عزیز نہیں ہے۔ اس انمول ہیرے کو تیرے ہی بھروسے پر چھوڑ رہی ہوں تجھے اب انکے دکھ بھرے دل کا علاج کرنا ہوگا تیری بہن کا یہ سہاگ اب تجھہ ہی کو سنبھال کر رکھنا ہوگا۔ یہ ہے میری سہاگ تلک جس کو میں تیرے حوالہ کئے جارہی ہوں۔
پدماکر ۔ (سندھا کر سے) سن او شرابی خونی شیطان سن سندھو تائی کا ایک لفظ سن ابھی تیری

آنکھوں پر غفلت کا پردہ پڑا ہوا ہے۔ سندھو تائی تجھے اور کہنا ہے کیا؟
سندھو - انسپکٹر صاحب کو جانے دو۔
پولیس - جناب اجازت دیجئے۔ اپنا استغاثہ کسی نہ کسی وقت واپس لے لیجئے۔
(پولیس انسپکٹر کو پہنچانے کے لئے رام لال اور یدماکر جاتے ہیں)
سدھاکر۔ کھل گئیں اب میری آنکھیں اچھی طرح کھل گئیں۔ لیکن اس دیوی کی بجھنے والی جیون جیوتی (شمع زندگی) کی روشنی میں سورگ کا راستہ اچھی طرح دیکھ رکھونگا۔ تاکہ اس روشنی کے گل ہونے یا میری آنکھیں ہمیشہ کے لئے بند ہونے پر بھی مجھے بھٹک جانیکا خوف باقی نہ رہے۔ زہر تو یہاں ہے۔ لیکن وہ کہاں ہے۔ جو میرے رگ رگ میں بسی ہوئی میرا سات جنموں (پشت) کی دشمن جان وایمان (شراب کا پیالہ بھرنا اور زہر ملانا)
سندھو - کیا آپ سُن رہے ہیں۔ تھوڑی دیر کے لئے میرے پاس بیٹھئے۔
سدھاکر۔ تمہارے پاس آوں کیا کام ہے۔ (قریب بیٹھنا)
سندھو - میرے سر کو اپنے گود میں لے کر آپ کا ہاتھ میرے ہاتھ میں دیجئے۔ (اس طرح کرنا)
سدھاکر۔ سندھو۔ سندھو۔ دیوتا سیرت سندھو یہ کیا تیری درگت سندھو تیرا ستیاناس اس شرابی چانڈال کے ہاتھوں سے ہوا۔ بدزبانی سے تیرا ایمان گیا۔ تجھے پیٹ بھر کھانا نہ دیا۔ اپنے پیٹ کی خاطر تجھ سے چکی پسوایا۔ تجھے سخت اذیت پہنچایا۔ پیارے بچے کو تیرے ہی سامنے بے دردی سے مار ڈالا۔ دیوی تو اس سنسار کے بن باس میں تجھے ایک ہی کپڑے پر رکھ کر توبہ توبہ کروایا۔ سندھو سندھو۔ شراب کے ایک شبد سے مجھے بھسم کر ڈال نیاض دل سندھو۔ اپنی نیکی خرچ کر کے مجھے کیوں زندہ رکھنا چاہتی ہے۔ تیری نیکی کے طفیل تو سورگ بھوگ سکتی تھی۔ لیکن (۸۴) جنم کے پاپ کی وجہہ سدھاکر کا شراب میں ڈبویا ہوا نام تیرے مقدر میں لکھا گیا۔ سندھو دیوی سندھو اس گنہگار سدھاکر کو معاف کردی۔
سندھو - ایسے دکھ بھرے شبد (الفاظ) زبان پر نہ لائیے۔ میں کس بات میں بدقسمت ہوں۔ آپ کے چرنوں میں مجھے موت آرہی ہے۔ اس سو بھاگیہ سے بڑھ کر اور کیا چاہیئے۔ لیکن آپ آنند سے رہیئے۔ آپ کو اس مرنے والی سندھو کے خون کی قسم ہے آپ آئندہ کبھی شراب کو ہاتھ نہ لگانا۔
دھاکر۔ نہیں سندھو نہیں ساری عمر تیرے پاک حکم کی نافرمانی میں گذارا اور اب بھی تیری اس

آخری خواہش کو پورا کرنے میں مجھ پاپی کو تامل ہے۔ میں ایسا خوش قسمت نہیں جو تیرے
آخری حکم کی تعمیل کر سکوں۔ ابھی مجھے ایک ہی پیالہ اور آخری ایک ہی پیالہ پینا باقی ہے۔
ائے بدبخت اور مایوس آتما کس لئے تو اس طرح میرے چہرے کو تک رہی ہے۔

سندھو - رام رام۔ ائے پرماتما مجھے جنم میں ابھی یہی پتی نصیب ہوں۔
سدھاکر - سندھو سندھو یہ کیا۔ رام لال دوڑ آ ——— آ۔
- (زہر بھرا پیالہ منہ سے لگاتا ہے) رام لال داخل ہو کر ہاتھ پکڑتا ہے) ظالم ایسے موقع پر ہاتھ نہ پکڑ (چھڑا کر پیتا ہے)
رام لال - سدھاکر تو نے یہ کیا پیا۔
سدھاکر - شراب۔ ایک ہی پیالہ۔
رام لال - ابھی تک شراب یہ جتنے مظالم کئے کیا وہی شراب۔؟
سدھاکر - ہاں رام لال وہی شراب۔ جس نے میرا مکان اپنے مظالم سے پھونک دیا وہی شراب چار دانگ عالم میں ظلم کی حکومت جس نے قائم کی ہے وہی شراب بھیم جیسی فولادی جسم کو بھی (۲) امراض کا دواخانہ بناتی ہے وہ شراب مہاپتی ورتا کو اپنے پتی کے ہاتھوں سر بازار لاکر بٹھاتی ہے وہ شراب برادرانہ محبت کو ناش کرنے والی شراب بیٹے کے ہاتھوں باپ کو اور باپ کے ہاتھوں بیٹے کو قتل کراتی ہے وہ شراب وہی شراب میں نے پی ہے۔ لیکن اب منہ نہ موڑ۔ مجھ سے خفا نہ ہو۔ تجھے ایک مرتبہ معلوم کرا دیا ہوں اور آج بالکل آخری مرتبہ واضح کئے دیتا ہوں کہ شراب کے پنجہ سے نجات حاصل کرنے کا صرف ایک ہی موقعہ ہے وہ ہے پہلا ایک ہی پیالہ۔ پینے سے پہلے آئندہ شرابی کا ہاتھ روکنے سے کچھ فائدہ ہو سکتا ہے! لیکن جس نے ایک ہی پیالہ پی لیا۔ اوس کو آخری اس طرح کا ایک ہی پیالہ پینا پڑیگا - شرابی شراب سے ہی مریگا۔ اس کو اس ایک ہی پیالہ میں ڈوب مرنا ہوگا۔
رام لال - اف اس پیالہ میں رس کافور۔ خوفناک۔ قاتل زہر۔ سدھاکر کیا تو زہر پی گیا۔
سدھاکر - زہر نہ پیتا تو کیا کرتا۔ یہ دیکھ یہ دیوی مجھے چھوڑ کر چل بسی۔ اب میرے لئے دنیا میں رکھا ہی کیا ہے
رام لال - ہائے کیا سندھو بائی چل بسی (اس کے قریب آکر رونا)
سدھاکر - ہاں رام لال وہ گئی۔ میری سندھو گئی۔ میری سندھو گئی۔ خنک ہو گئی میری زیبائی سندھو۔ پریم کی

باقی صفحہ ۲۰ پر ملاحظہ

عالم ترک مسکرات بلدہ و مضافات

نواب صدرالمہام بہادر سیاسیات کی صدارت میں جلسۂ عام

نواب صدر نشین صاحب بہادر صدر انجمن ترک مسکرات کی عالمانہ تقریر

زیر اہتمام انجمن طلبائے قدیم سینٹ جارجز گرامر اسکول بصدارت عالیجناب نواب مہدی یار جنگ بہادر صدرالمہام تعلیمات و سیاسیات مورخہ ۱۲ مہر سنہ ۱۳۵۱ف شام کے ساڑھے تین بجے جمنازیم ہال میں ایک جلسہ عام منعقد کیا گیا۔ طلباء اساتذہ و طلبائے قدیم کی کثیر تعداد شریک جلسہ تھی۔

عالیجناب نواب مرزا یار جنگ بہادر پریزیڈنٹ جوڈیشل کمیٹی و صدر نشین صدر انجمن ترک مسکرات نے بعنوان ترک مسکرات عالمانہ تقریر فرمائی۔

جسمانی۔ اخلاقی۔ معاشی اور سماجی حیثیت سے نشہ بازی کے عیوب پر روشنی ڈالتے ہوئے نواب صاحب معز نے فرمایا کہ سارے خوفناک جرائم اور خطرناک حادثات کا پس پردہ سبب نشہ کا بھوت ہی ہوا کرتا ہے اسی سے نشہ باز کی کارکردگی میں تخفیف اور قوت احساس میں انحطاط پیدا ہوتا ہے۔ انگلستان و یورپ کے طبی مشہور ماہرین کی رائے کا حوالہ دیتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ جنگ عظیم کے فوراً بعد ہز مجسٹی کے ایما پر رائل کمیشن نے یہ تحقیقات کی ہے کہ الکحل نہ تو غذا اور نہ کوئی دوا ہے۔ بلکہ اس کا استعمال انسان میں ان تمام برائیوں کو جمع کر دیتا ہے جس سے ایک سنجیدہ انسان بچنا چاہے گا۔ نواب صاحب معز نے جسمانی امراض اور اخلاقی نقائص کے نقشے بتلا بتلا کر نشہ بازی کے عیوب اور مضر اثرات کو نہایت ہی اثر پذیر طریقہ پر واضح فرمایا کہ کس طرح الکحل کے اثر سے شرح اموات شدید ہوتی جاتی ہے۔ اپنی تقریر کے آخر میں نواب صاحب معز نے اساتذہ سے اپیل کی کہ وہ نشہ بازی کے تمام مذموم و قبیح اثرات سے واقف ہو کر طلباء پر واضح کریں "تاکہ ہونہار قوم اس خطرناک درندے سے نفرت کرنے لگے۔

نواب مہدی یار جنگ بہادر نے اپنی صدارتی خطبہ میں فرمایا کہ ہر شہری کا فرض ہے کہ وہ نشہ بازی کے محاذ پر اس شیطان سے جنگ کرنے میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ دوش بدوش صف آرا

ہو جائے ۔ آپ نے نہایت ہی مذاحیہ انداز میں فرمایا کہ جب سے آپ موٹر میں پٹرول کے بجائے الکحل استعمال کر رہے ہیں بے جان موٹر کے کل پرزے بھی چڑھاؤ پرا پنا اپنا کام بھول جاتے ہیں بالکل اسی طرح جس طرح انسان نشہ میں اپنے فرائض کو انجام دینے کے لائق نہیں رہتا ۔ ریورنڈ فلپ کے شکریہ پر جلسہ کا اختتام ہوا ۔

نمائش ترکِ مسکرات

بتقریب سری کرشن جنم اشٹمی یادو یوتھ لیگ حیدرآباد کے سالانہ اجلاس راجہ پرتاب گیر جی کی کوٹھی (سلطان بازار) میں بتواریخ ۲۸ ، ۲۹ مہر ۱۳۵۱ ف منعقد ہوئے جناب معتمد صاحب یوتھ لیگ کی خواہش پر منجانب صدر انجمن نمائش کا انتظام کیا گیا ۔ کوٹھی کے ایک وسیع ہال میں فرمان مبارک رنگین تصاویر ۔ زرین اقوال اور مختلف چوبی نمونے قرینے سے رکھے گئے جن کے ذریعہ نشہ بازی کے عمرانی اثرات واضح ہو رہے تھے ۔ اس پر آشوب زمانہ جنگ میں جبکہ اشیائے مایحتاج نہایت گراں ہیں اپنی کمائی کو نشہ پر صرف کرنے سے زبردست معاشی نقصان ہوتا ہے ۔ اس امر کو ذہن نشیں کروانے کے لئے ایک ایک سیندھی و شراب کی بوتل کی قیمت میں چاول ۔ جوار ۔ دال ۔ دودھ ۔ دہی ۔ مکھن ۔ جیسے اشیاء بازاری نرخ سے خرید کر رکھی گئی تھیں ۔ سیندھی شراب کا ایسی اشیاء کے ساتھ مقابلہ ناظرین پر بہت اثر کیا ۔

ایک اور چیز جو ناظرین پر اثر کی وہ پلاسٹر آف پیرس کے نمونے تھے جن میں شرابی اور پاک لب کے اعضائے جسمانی کا اصلی روپ ظاہر ہو رہا تھا ۔ رات کے آٹھ بجے تک مسٹر مانک راؤ اور مسٹر لکشمن راؤ ناظرین کو تفہیم کر رہے تھے ساڑھے آٹھ سے دس بجے تک مسٹر مانک راؤ نے اسی ہال میں میجک لیانٹرن کے ذریعہ ایک دلچسپ قصہ کا مظاہرہ کیا ۔ لٹریچر تقسیم کیا گیا ۔ اس طرح یہ پروگرام رات کے دس بجے نہایت کامیابی کے ساتھ ختم ہوا ۔

سوماجی گوڑہ ۔ بھولک پور

۱۳ مہر ۱۳۵۱ ف کو سوماجی گوڑہ میں اور ۱۹ مہر ۱۳۵۱ ف کو بھولک پور (بھوئی واڑہ) میں معتمد انجمن کی جانب سے تحریک کی اشاعت کا انتظام کیا گیا ۔ مسٹر مانک راؤ نے میجک لیانٹرن کے ذریعہ نشہ بازی کے نقصانات کو واضح کیا ۔

سکندرآباد

باپ کا اپنے بچوں کو قتل کرنا اور خود خودکشی

کس طرح ایک بدنصیب نے مالی پریشانیوں سے تنگ آکر اپنے دو بچوں کو قربان کر دینا پسند کیا ۔ اور اپنی بھی جان دینے تیار ہوگیا تھا ۔ یہ دلدوز واقعہ اس وقت منکشف ہوا جب کہ اس شخص کو پولیس نے بچوں کی جان لینے اور خودکشی کا اقدام کرنے کے الزام میں سکنڈ مجسٹریٹ کے اجلاس پر پیش کیا ۔ پولیس کے بیان کے مطابق مسٹر فرانک بیکر جو محکمہ برقی سرکار عالی میں آپریٹر تھے ۔ اکثر و بیشتر مسکرات کا استعمال اور گھوڑ دوڑ وغیرہ جیسی قمار بازی کیا کرتے تھے ۔ اپنی بیوی کے انتقال کے بعد رہی سہی دولت پھونک دی ۔ انہوں نے اسی بے اعتدالی کی زندگی میں کوئی ایک ہزار کا قرضہ بھی کر لیا ۔ ۹ شہریور م ۵ ا جولائی کو ان کی تنخواہ ملی جو انہوں نے اسکو گھوڑ دوڑ میں کھپا دی ۔ اس کے بعد جب انہوں نے دیکھا کہ اب کہیں روپیہ پیسہ نہیں مل سکتا ۔ تو دس روپیہ کی افیون خرید لی اور باور کیا جاتا ہے کہ اپنے دونوں بچوں کو ایک لڑکی کلاوتی معمر ۹ سالہ اور دوسرا لڑکا ہیری معمر ۶ سالہ کو افیون کھلا دیا اس کے بعد یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ بیکر نے خود بھی افیون کھالی ۔ دونوں بچے تھوڑی دیر بعد مر گئے ۔ اطلاع ملنے پر پولیس مسٹر بیکر کے مکان قطبی گوڑہ پہنچی اور دواخانہ عثمانیہ میں رجوع کیا ۔ وہاں افیون نکالی گئی بعد چند دنوں بعد مسٹر بیکر کو صحت حاصل ہوئی ۔ (ا ۔ پ)

اضلاع و دیہات

ضلع نلگنڈہ

نشہ کو چھوڑنے اور چھڑانے سے ثواب حاصل ہوگا

دیورکنڈہ میں ۸ ۲ مہر ۱۳۵۱ ف کو جاترا منائی گئی جس میں ہزارہا اشخاص شریک تھے اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے جناب بیا صاحب وکیل معتمد انجمن ترک مسکرات نے اشتہارات تقسیم کروائے اور تقریر فرمائی ۔ بعض استفسارات کا جواب دیتے ہوئے جناب معتمد صاحب نے زائرین کو یقین دلایا کہ خود نشہ کا استعمال ترک کرنا اور دوسروں کو ترک مسکرات کی ترغیب دلانا بلا شبہ

سار نیک ہے اور اس عمل سے ضرور ثواب حاصل ہوگا۔

یکم مہر ۱۳۵۱ف کو جناب ۔ ایس ۔ بھوپتی ریڈی صاحب یکے از قومی کارکن نے موضع گوراشی پلی تعلقہ جنگاؤں میں ترک مسکرات پر تقریر فرمائی چنانچہ بعض اصحاب نے اقرار کیا کہ آیندہ نشہ کا استعمال نہ کرینگے ۔

ضلع اطراف بلدہ

منگلارم کلاں تعلقہ شاہ آباد

۹ مہر ۱۳۵۱ف ۔ اس موضع کی خانہ شماری پانچ سو اور مردم شماری (۱۷۰۰) ہے جناب برنابا لنگم صاحب معتمد آندھرا کانفرنس تعلقہ شاہ آباد کی دعوت پر صدر انجمن ترک مسکرات کی جانب سے مسٹر بی ۔ راگھوینیدراؤ پروپگنڈسٹ اور مسٹر جوکا ریڈی منگال بغرض اشاعت روانہ کئے گئے ۔ گاؤں میں لٹریچر تقسیم کیا گیا ۔ بڑے بڑے پوسٹرس نمایاں مقامات پر چسپاں کئے گئے ۔ جناب راج ریڈی صاحب پولیس پٹیل نے میجک لیانٹرن پروگرام کے متعلق گاؤں میں منادی کرادی ۔ بوقت آٹھ ساعت شب وسط آبادی قریب چاوڑی جلسہ عام بصدارت گوپال ریڈی صاحب صدر انجمن آندھرا کانفرنس تعلقہ شاہ آباد منعقد کیا گیا ۔ حاضرین کی تعداد تقریباً چھ سو تھی ۔

جناب جوکا ریڈی صاحب کے پرارتھنا سے کارروائی جلسہ کا آغاز ہوا ۔ پروپگنڈسٹ موصوف نے صدر انجمن سے پبلک کو تعارف کراتے ہوئے انجمن کی کارگزاری کو ظاہر کیا من بعد میجک لیانٹرن کے ذریعہ مسکرات کے نقصانات کو ظاہر کرنے والے موثر تھا ۔ یہ تبلاتے ہوئے حاضرین سے اپیل کی کہ نشیات سے پرے رہکر دوسروں کے لئے قابل تقلید نمونہ بنیں ۔ مسٹر جوکاریڈی اور جناب صدر نے بصیرت افروز تقاریر کیں ۔ آخر میں جناب صدر نے صدر انجمن ترک مسکرات کا شکریہ ادا کیا ۔ اس سلسلہ میں جناب سیتا نارائن ریڈی صاحب اور سرینواس راؤ صاحب اور ترمل راؤ صاحب دلیپانڈیہ نے بھی کافی امداد بہم پہنچائی معلوم ہوا کہ اس موضع کی آبکاری آمدنی تقریباً (۱۱) گیارہ ہزار ہے اور مالگزاری تقریباً (۷) سات ہزار ہے یہ امر اہلیان موضع کے قابل توجہ ہے ۔

دیگر مواضعات کندی واڑہ اور ریلگوگٹہ تعلقہ جنوبی ضلع اطراف بلدہ میں بھی ترک مسکرات کا لٹریچر تقسیم کیا گیا ۔

سیندھی شراب کے بدلے دودھ اور دہی

منگال (دھوبی پیٹھ) میں ۲ مہر ۱۳۵۱ف کو جنم اشٹمی کے سلسلہ میں جلسہ منایا گیا۔ حاضرین کی (۲۰۰) سے زائد تعداد تھی۔ جناب یم۔ وینکٹ رام راؤ صاحب وکیل ہائیکورٹ صدر آندھرا کانفرنس پٹی منگال نے سری کرشن جی کی سوانح حیات بیان کرتے ہوئے حاضرین کو تلقین کی کہ وہ زیادہ گائے پالیں۔ انکی حفاظت کریں اور سیندھی شراب کے بدلے انکا دودھ دہی استعمال کریں جس میں فائدہ وہی فائدہ ہے مویشیوں سے تو فیر زراعت ہوتی ہے اور دودھ دہی سے جسم میں توانائی آتی ہے۔ جس سے ہماری کارکردگی بڑھ جاتی ہے۔ اس تقریر کے اثر سے (۶۰-۷۰) طلبا نے اقرار کیا کہ آئندہ کبھی سیندھی و شراب استعمال کرینگے۔ جناب جو کا ریڈی صاحب نے حاضرین میں لٹریچر تقسیم کیا۔

ضلع گلبرگہ

پدیل جنگاؤں

جناب شنکر موہن لال صاحب تاجر کو تحریک ترک مسکرات سے خاص دلچسپی ہے۔ ایک عرصہ کر وہ صدر انجمن سے لٹریچر حاصل کرتے اور نہ صرف پدیل میں بلکہ اطراف مواضعات میں بھی تقسیم کرتے ہیں۔ چنانچہ آپکی خواہش پر صدر انجمن کی جانب سے مٹرمانک راؤ روانہ کئے گئے جنہوں نے بمعیت شنکر موہن لال صاحب ۲۷ امرداد ۱۳۵۱ف کو پدیل میں اور ۲۸ امرداد ۱۳۵۱ف کو جنگاؤں میں میجک لینٹرن کا مظاہرہ کیا۔ اور حاضرین پر نشہ بازی کے نقصانات واضح کیا۔

وقار آباد

یہ متھوڈسٹ مشن کا مرکز ہے۔ عام طور پر ماہ اگسٹ میں گرمائی جماعت دو ہفتوں تک کھولی جاتی ہے۔ جس میں دیہاتی مشنریز درس لینے کے لئے آتے ہیں۔ اس سلسلہ میں جناب سپرنٹنڈنٹ صاحب مشن کی خواہش پر صدر انجمن کی جانب سے مٹرمانک راؤ ۴ ا مہر ۱۳۵۱ف روانہ کئے گئے جنہوں نے حیدرآباد میں تحریک ترک مسکرات کی ابتداء اور رفتار ترقی کا حال تبلایا۔ صدر انجمن کے معاون بننے اور شاخ قائم کرنے کے طریقوں سے آگاہ کیا اور تعاون عمل کی پرزور اپیل کی۔ حاضرین کے کئی ایک سوالات اور اعتراضات کا مناسب جواب دیتے ہوئے اور عملی مشکلات کا حل تبلاتے ہوئے صدر انجمن کی پالیسی کو ذہن نشین کروایا۔

رات میں آٹھ سے دس بجے تک میجک لینٹرن کے ذریعہ موثر تصاویر تبلائے اور نشہ کی برائیاں واضح کیں اس جلسہ میں مشنریز کے علاوہ اہالیان قصبہ وقار آباد کی کثیر تعداد بھی شریک جلسہ تھی۔

ضلع کریم نگر

جناب ۔ ایس ۔ بھوتی ریڈی صاحب بیکے از قومی کارکنان نے ماہ مہر ١٣٥١ف میں تین مواضعات میں تحریک کی اشاعت فرمائی ۔ (جن میں سے ایک ضلع نلگنڈہ کا موضع ہے)

١٠؍ مہر ١٣٥١ف کو موضع راجا ورم تعلقہ سرسلہ میں اشتہارات تقسیم کئے گئے اور باشندگان موضع کو تفہیم کی گئی کہ سیندھی شراب کے استعمال سے باز آئیں ۔

١٣؍ مہر ١٣٥١ف کو موضع مستاباد تعلقہ سرسلہ میں بصدارت ایم ۔ ایس راج لنگم صاحب بی ۔ ایس ۔ سی ہریجن بستی میں جلسہ منعقد کیا گیا ۔ صدر انجمن کے ٹ ۔۔۔ بڑے اشتہارات اور تصاویر کا مظاہرہ کرتے ہوئے حاضرین پر واضح کیا گیا کہ نشہ ہر طرح نقصان پہنچاتی ہے اس جلسہ کا حاضرین پر کافی اثر ہوا اور کئی اصحاب نے ترک مسکرات کا اقرار کیا ۔

کیا آپ نے کبھی
غور کیا ؟
کہ
حیدرآباد
میں
خوش بہ تماکی ہی شیوہ
الوالعزمی ہے انسان
تمام آلام و مصائب میں گرفتار ہو لیکن جب اچھے
لباس پر نظر پڑتی ہے تو فرحت و انبساط کی ایک لہر دوڑ جاتی ہے
آپ کو
جب نیو فیشن مختلف ڈیزائن پارچہ جات کی ضرورت پڑ جائے تو
پتھر گٹی کی اس مشہور دوکان پر تشریف لے آئیے جہاں ہر ضرورت کا
ردی و زنانی پارچہ بہ یک وقت دستیاب ہو جائیگا ناممکن ہے کہ آپ ایسے
عظیم الشان تازہ اسٹاک کو ملاحظہ فرمائیں اور پسند نہ کریں قیمتیں بھی نسبتاً بازار سے کم ۔
آر پنٹوجی
کلاتھ مرچنٹ
پتھر گٹی حیدرآباد دکن
R. PENTOJI
CLOTH MERCHANT
Pathergatti Hyderabad Dn
फ़ون
۲۷۶۹
یاد رکھیے
ٹویڈ، سلک، شرٹنگ کا واحد شاندار مرکز

(دکن لا رپورٹ پریس)

صدر نشین

عالیجناب نواب مرزا یار جنگ بہادر صدر نشین جوڈیشل کمیٹی

نائب صدر نشین

عالیجناب دیوان بہادر ریس۔ آراوامدوا اینگار ایم' بی' اے' ای' اڈوکیٹ

ارکان

جناب راجہ بہادر وینکٹ رام ریڈی او' بی' ای — جناب سی۔ سی۔ پال صاحب او' بی' ای

جناب ریورنڈ ریف۔ سی۔ سیاکٹ — جناب راجہ بہادر شنیشر ناتھ

جناب نواب یسین جنگ بہادر — جناب نواب مہدی نواز جنگ بہادر

جناب مولوی سید محمد حسین صاحب جعفری

فہرست مضامین

رسالہ ترک مسکرات

جلد ۶ نمبر ۸

ماہ تیر ۱۳۵۱ ف

سنہری باتیں

زار (شہنشاہ روس)

الکحل میری رعایا کو لوٹتا ہے۔ برباد کرتا ہے۔

اڈمرل جیلی کو

نشہ نشانہ لگانے کی مہارت کو بقدر ایک تہائی کے گھٹاتا ہے۔

لارڈ وولزلی

بمقابلہ اُن تمام جدید ہتیاروں کے جو کہ جنگ میں استعمال کی جاتی ہیں۔ نشہ زیادہ سپاہیوں کو موت کے گھاٹ اتارتا ہے

سالانہ رپورٹ صدر انجمن ترک مسکرات

بابتہ ۱۳۵۰ف

صدر انجمن ترک مسکرات حیدرآباد دکن کی یہ
چھٹویں سالانہ رپورٹ ہے

۱۳۴۹ف کی کارگزاری کا سرسری خاکہ

سنہ ۱۳۴۹ف کی کارگزاری کا سرسری خاکہ اجمالاً یہ ہے کہ :-
رسالہ ترک مسکرات چار زبانوں میں یعنے اردو ۔ تلنگی ۔ مرہٹی اور کنڑی میں شایع کیا گیا۔ محکمہ آرایش بلدہ کے ڈی کلاس مکانات کی نو آبادی موتوعہ ملے پلی میں بہ گنجایش چندہ معطیہ عالیجناب نواب کمال یار جنگ بہادر ٹمپرنس ہال تعمیر کیا گیا ۔ نمایش ترک مسکرات کا اہتمام کیا گیا ۔ جو حیدرآباد میں اپنی نوعیت کا پہلا ہے ۔ عوام کی توجہ نشہ بازی سے ہٹانے کے لئے دو کھیل میدان قائم کیئے گئے اور عوام میں ترک مسکرات کی ذہنیت پیدا کرنے کیلئے عرسوں، جاتراؤں، میلوں اور کانفرنسوں میں طلسمی فانوس مظاہروں کے ذریعہ تحریک کی اشاعت کی گئی ۔

اشاعت

(۱) ڈرامہ ترک مسکرات

سال زیر رپورٹ میں چوبیسویں اسفندار کو زیر اہتمام صدر انجمن ترک مسکرات و زیر سرپرستی و بحضوری آنریبل راجہ دھرم کرن بہادر صدر المہام تعمیرات

ایک ڈرامہ ترک مسکرات موسومہ "پینے کے بعد" بزم اداکاران" کی جانب سے ساگر ٹاکیز میں اسٹیج کیا گیا۔ تھیٹر ناظرین سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ بانہیر رضاکار اور پیشہ ور اداکاروں نے اپنے اپنے کردار کو خوبی کے ساتھ ادا کیا اور ناظرین سے خراج تحسین حاصل کیا۔ وقفہ میں عالیجناب نواب مرزا یار جنگ بہادر نے اپنی مختصر تقریر میں صدر انجمن کی کارگزاری کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہوئے اس امر پر زور دیا کہ بلدہ حیدرآباد کے ہر محلہ میں ایک ٹمپرنس ہال تعمیر کیا جائے تا کہ وہ غرباء کی دل بہلائی کا مرکز بن سکے۔ زاں بعد نواب صاحب موصوف نے یہ اعلان فرمایا کہ آنریبل راجہ دھرم کرن بہادر جو اس تقریب کی سرپرستی فرما رہے ہیں۔ ایک ٹمپرنس ہال کی تعمیر کے لئے تین ہزار روپیہ کا گراں قدر عطیہ منظور فرمایا ہے۔ اس اعلان کا ناظرین نے پرجوش استقبال کیا۔ چنانچہ ناظرین میں عہدہ داران سرکار عالی۔ معزز تجار اور محترم وکلاء شامل تھے۔ نواب صاحب موصوف نے جناب مہر علی فاضل سپرنٹنڈنگ انجنیر آرائش بلدہ سے خواہش فرمائی کہ ایک ایسی نوآبادی تجویز کریں جہاں "راجہ دھرم کرن بہادر ٹمپرنس ہال" تعمیر کیا جا سکے چنانچہ انجنیر صاحب موصوف کی تجویز پر یہ طے پایا کہ یہ تیسرا ٹمپرنس ہال آرائش بلدہ کی ڈی کلاس نوآبادی (گوتی پورہ) میں تعمیر کیا جائے۔

ٹمپرنس ریورس۔ صدر انجمن کی کوششوں کا نتیجہ ہے کہ ضوابط و قواعد متعلقہ فروخت منشیات میں یہ اضافہ کیا گیا ہے کہ ۱۶ سال سے کم عمر والے افراد سیندھی یا شراب خانوں میں داخل نہ ہوں۔ یہ جانچنے کے لئے کہ کہاں تک اس شرط کی پابندی سیندھی، شراب فروخت کرنے والوں سے ہوتی ہے عالیجناب نواب مرزا یار جنگ بہادر نے بہمراہی عالیجناب نواب امین جنگ بہادر جناب سی سی۔ پال او بی ای اور معتمد انجمن بلدہ کی چند دوکانوں کا اچانک معائنہ فرمایا۔ ہر معائنہ میں نہایت افسوس کے ساتھ یہ دیکھا گیا کہ قانون کے خلاف عمل ہو رہا ہے۔ ۱۶ سال سے کم عمر والے لڑکے

لڑکیاں نہ صرف کمپونڈ میں پائے گئے۔ بلکہ بعض کو تو ماں باپ واقعتاً بلا رہے تھے۔ اتنا ہی نہیں۔ کمپونڈ کے اندر اور باہر بیٹھے ہوئے گاہکوں کو سیندھی، شراب کی سربراہی کا کام چھوٹے چھوٹے بچوں سے لیا جا رہا تھا۔ کمپونڈ کے اندر رہنے والے ان واقعات کی جانب سیندھی شراب کے فروشندوں کی توجہ مبذول کراتے ہوئے عالیجناب نواب مرزا یار جنگ بہادر نے انکی اور نونہالان ملک کی بہبودی کے مد نظر نصیحت فرمائی کہ خود آبکاری کے قواعد وضوابط کی پوری پوری پابندی کریں اور رشتہ باز والدین سے کہیں کہ وہ کمپونڈ کے اندر اپنے لڑکوں اور لڑکیوں کو نہ لائیں جن کی عمر ۱۶ سال سے کم ہے۔ صدر انجمن نے یہ محسوس کیا کہ دوکانات سیندھی و شراب کا مسلسل معائنہ ضروری ہے۔ لہٰذا یہ طے پایا کہ رضا کاروں کی ایک جماعت تشکیل دی جائے۔ تاکہ دوکانات سیندھی و شراب کا اچانک معائنہ کرکے اعداد و شمار حاصل کئے جاسکیں۔ تقریباً ایک درجن طلباء نے رضاکارانہ خدمات کو پیش کیا۔ چونکہ ان میں سے اکثر قبل ازیں تربیت یافتہ کشاف تھے۔ صدر انجمن نے یہ مناسب خیال کیا کہ ایک کشاف جماعت ہی کیوں نہ قائم کیجائے۔ جو مہم ترک مسکرات میں کئی طرح ممد و معاون ثابت ہو۔ چنانچہ رضاکاروں کو کشافی وردی صدر انجمن کی جانب سے مہیا کی گئی۔ کوئی دو ہفتوں تک ترک مسکرات کی اشاعت و تبلیغ کے بارے میں تربیت دی گئی۔ عالیجناب نواب یسین جنگ بہادر جناب بی۔ ین۔ گروڈ اچاری صاحب نائب ناظم آبکاری۔ جناب شری کھنڈے صاحب بی اے۔ ال ال بی وکیل ہائیکورٹ معتمد چادر گھاٹ بوائے اسکوٹ اسوسی ایشن۔ ڈاکٹر رام مورتی صاحب اسسٹنٹ ہلتھ افسر جناب علی موسیٰ رضا صاحب نائب ناظم بوائے اسکوٹس۔ جناب سداپورکر صاحب مدرس اور جناب مانک راؤ صاحب (صدر انجمن ترک مسکرات) نے تحریک کشافہ اور تحریک ترک مسکرات کے بارے میں

رضا کاروں کو ضروری معلومات بہم پہنچایا گیا۔ جماعت کشافان ترک مسکرات کی کارگزاری کی نگرانی و رہنمائی کے لئے مندرجہ ذیل انجمن کی تشکیل عمل میں آئی۔

صدر۔ عالیجناب نواب مرزا یار جنگ بہادر
نائب صدر۔ عالیجناب راجہ بہادر وینکٹ راما ریڈی او،بی،ای
معتمد۔ جناب وی ایس گوپالن صاحب بی اے

ارکان

عالیجناب نواب یسین جنگ بہادر
جناب وی ایس وازناسی صاحب
جناب بی۔ین۔ گروڑاچاری صاحب
جناب ایس۔ین۔ سدانورکر صاحب
جناب ڈی۔ وی۔ شری کھنڈے صاحب
جناب مانک راؤ صاحب
جناب شنکر راؤ صاحب چو سالکر وکیل جماعت کشافان ترک مسکرات کے رہنما مقرر کئے گئے۔

سال زیر رپورٹ کی ۲۹ ویں خورداد کو صدر انجمن ترک مسکرات اور انجمن کشافان ہذا کے ارکان کی ایک منتخب اجلاس کے روبرو جناب علی اکبر صاحب نائب ناظم تعلیمات وڈسٹرکٹ کمشنر بوائے اسکاوٹس نے جماعت کشافان ترک مسکرات کا معائنہ فرمایا۔ اور رجسٹریشن کی رسم ادا فرمائی۔ پرچم آصفی کی سلامی کے بعد جناب موصوف نے اپنی مختصر سی تقریر میں اس انجمن کی مفید خدمات کو گنایا اور تحریک ترک مسکرات کا تحریک۔ کشافہ سے تعلق پیدا کرنے کے اس نادر طریقہ کار کی تعریف کی۔ اور کہا کہ ملک کی خدمت کرنے کے لئے اور بہت سی خانگی جماعتوں (کشافیہ) کی ضرورت ہے۔ کشافوں کو نصیحت فرمائی کہ وہ ہر ممکنہ موقع سے فائدہ اٹھائیں۔ نیز اس عظیم الشان ادارہ کے

شایان شان کارہائے نمایاں انجام دیں جس سے کہ اب انکا تعلق ہو چکا ہے۔ اور امید ظاہر کی کہ رکشانوں کی تعداد روز بروز بڑھتی جائیگی آخر میں عالیجناب نواب مرزا یار جنگ بہادر نے مناسب الفاظ میں جناب علی اکبر صاحب کا شکریہ ادا فرمایا۔ چائے نوشی کے بعد مجلس برخاست ہوئی۔

کلپاک میں جلسہ عام :- کلپاک جو عالیجناب نواب تراب یار جنگ بہادر کا جاگیری موضع ہے" میں صدر انجمن کی ایک شاخ قائم کی گئی۔ شاخ ہذا کے کارکناں کی زبردست خواہش تھی کہ وہاں پر جلسہ عام منعقد ہوا۔ جناب تعلقدار صاحب جاگیر کا کسی بھی قسم کے جلسوں کے انعقاد کی اجازت دینے سے متواتر انکار کرنے سے مقامی انجمن کی یہ خواہش اور مضبوط ہوگئی۔ اور جلسہ ترک مسکرات کے انعقاد کی اجازت دینے سے انکار کرنیکی اطلاع مقامی (شاخ کی) جانب سے صدر انجمن کو دی گئی۔ اس پر صدر انجمن نے عالیجناب نواب تراب یار جنگ بہادر کو مشورہ دیا کہ اپنی جاگیر میں ایک جلسہ عام (وہ بھی ترک مسکرات کے بارے میں) کے انعقاد کی اجازت نہ دینا آپ جیسے روشن خیال اور اعلیٰ حیثیت رکھنے والوں کے شان کے شایان نہیں ہے۔ اور رسال زیر رپورٹ کی ۱۲ ویں آبان کو جلسہ کی تاریخ مقرر کر کے نواب صاحب موصوف کو اطلاع دی گئی۔ اور خواہش کی گئی کہ جلسہ کو کامیاب بنانے میں صدر انجمن سے تعاون عمل کرنے کے لئے تعلقدار صاحب جاگیر کو ہدایت فرمائیں۔ صدر انجمن کے فیصلہ کے مطابق ۱۲ آبان کو جلسہ منعقد کرنے اور اس کو کامیاب بنانے کی مقامی شاخ نے کافی سعی کی چنانچہ اطراف مواضعات میں کافی تشہیر کی گئی نتیجہ کے طور پر وقت مقررہ پر تقریباً (۴۰۰) افراد صبر کے ساتھ جین مندر کے سامنے والے میدان میں پروگرام کا انتظار کرتے پائے گئے۔ دیہاتیوں کی دلچسپی اور کثیر اجتماع کا اندازہ کرتے ہوئے صدر انجمن نے اپنے خرچ سے آلات مکبر الصوت کا اہتمام کیا

تاکہ مقررین کی آواز دور دور تک سنائی دے سکے۔ عالیجناب نواب یسین جنگ بہادر کی صدارت میں شام کے ساڑھے ۶ بجے کارروائی جلسہ کا آغاز ہوا۔ جناب ماڈی پاٹی ہنمنت راؤ صاحب، جناب کنڈا وینکٹ رنگاریڈی صاحب اڈوکیٹ اور جناب کیشوراؤ صاحب وکیل جو منجانب صدر انجمن بطور خاص مدعو کئے گئے تھے بزبان تلنگی علی الترتیب حاضرین سے مخاطب ہوئے۔ نشہ بازی کے نقصانات کو واضح کرتے ہوئے فاضل مقررین نے کہا کہ حاضرین میں سے ہر ایک کو چاہیئے کہ مسکرات کو ترک کرے۔ نہ صرف خود کے لئے بلکہ اپنے اہل و عیال کی بھلائی اور بہبودی کی خاطر ترک مسکرات ازبس ضروری ہے صدر انجمن کی ان کوششوں کا جو منشیات کی کھپت کو گھٹانے کے لئے کی گئی ہیں ذکر کرتے ہوئے فاضل مقررین نے حاضرین سے اپیل کی کہ وہ منزل مقصود کے پہنچنے تک ہر طرح صدر انجمن سے تعاون عمل کریں۔ اپنی اختتامی تقریر میں عالیجناب نواب صاحب ممدوح نے فرمایا کہ حکامان جاگیر کے چند شکوک کو دور کرنے کے لئے اور یہ واضح کرنے کے لئے کہ تحریک ترک مسکرات کی اشاعت سررشتہ آبکاری ملک سرکار عالی کی پالیسی کے خلاف نہیں ہے۔ یہ جلسہ منعقد کیا گیا۔ باوجود اس امر کو واضح کرنے کے صدر انجمن ترک مسکرات کی کارگزاری کے نتیجہ کے طور پر آبکاری کی آمدنی تھوڑی بہت متاثر ہوتی ہے۔ حکومت سرکار عالی سالانہ دس ہزار روپیہ صدر انجمن کے لئے منظور فرمائی ہے۔ اعلحضرت بندگانعالی کے زبان مبارک کا حوالہ دیتے ہوئے جناب صدر نے حکامان جاگیر کو جتلایا کہ وہ خوف کھائیں اور نہ شبہ کریں۔ بلکہ صدر انجمن کے اس نیک کام میں حتی الامکان ہاتھ بٹائیں آخر میں جناب صدر نے صدر انجمن کی جانب سے فاضل مقررین کا ان کے اس عملی تعاون کا جو کہ تہ دل سے کیا گیا ہے۔ شکریہ ادا کیا۔

اس طرح کارروائی جلسہ اختتام کو پہنچی۔

تبلیغی دورے

اشیائے نشی کی کھپت میں اضافہ کی ایک وجہ نشہ بازی کے نقصانات سے عوام کی عدم واقفیت ہے۔ لہذا اس خصوص میں صدر انجمن نے ہر ممکنہ کوشش کی۔ گو صدر انجمن کے شاخہائے ذیلی دیہات و قصبات میں ترک سکرات کی تبلیغ کیا کرتے ہیں تاہم صدر انجمن کے ناشروں نے سال زیر رپورٹ میں بہ چین دورہ مندرجہ ذیل مقامات پر طلسمی فانوس کا مظاہرہ کیا

۱۔ گولے پلی ۔ ۲ ۔ ناگارم ۔ ۳ ۔ ابراہیم پٹن ۔ ۴ ۔ آر وٹلہ ۔ ۵۔ ہریج لنگال ۔ ۶ ۔ راوی رال ۔ ۷ ۔ پلاتے پلی ۔ ۸ ۔ شنکر پلی ۔ ۹ ۔ نرسائے پلی ۔ ۱۰ ۔ دودیال ۔ ۱۱ ۔ مدیرا ۔ ۱۲ ۔ رائے رائو پیٹھ ۱۳ ۔ جمیلہ پیٹھ ۔ ۱۴ ۔ منگالہ (دھوبی پیٹھ) ۱۵ ۔ دیورکنڈہ ۱۶ ۔ سنگاریڈی ۔ ۱۷ ۔ کریم آباد ۔ ۱۸ ۔ منھکنڈہ ۔ ۱۹ ۔ ویلواڑہ ۲۰ ۔ نرملائے پلی ۔ ۲۱ ۔ ٹین چیرو ۔ ۲۲ ۔ ہیرگہ ۔ ۲۳ ۔ پرتور ۔ ۲۴ سداشیو پیٹھ۔

منتظمان اتحادی میلہ جات پٹنچرو اور ہیرگہ کا صدر انجمن شکریہ ادا کرتی ہے کہ انھوں نے ناشروں کو ایسے میلوں میں شرکت کی دعوت دی جن میں ہزارہا افراد شریک تھے۔ صدر انجمن نہایت خوشی کے ساتھ اس امر کا اظہار کرتی ہے کہ ہر جگہ ناشرین کی آمد پر گرم جوشی دکھائی گئی اور آؤ بھگت کی گئی۔ مقامات مندرجہ بالا کے رہنے سہنے والوں کا جوش و خروش صدر انجمن کے لئے باعث طمانیت ہے۔ الغرض عہدہ داران دیہی (پٹیل پٹواریاں) کا دلی تعاون عمل ہمارے تبلیغی دوروں کو کامیاب بنانے میں بہت کچھ ممد و معاون ثابت ہوا۔

حیدرآباد میں طلسمی فانوس کے مظاہرے

منجانب صدر انجمن سال زیر رپورٹ میں کوئی ۲۸ طلسمی فانوس کے مظاہرے مختلف محلہ جات میں کئے گئے۔ جو ذیل میں درج کئے جاتے

ہیں۔ ان میں سے اکثر اہلیان محلہ کی خواہش پر کیے گئے۔
۱۔ کاچی گوڑہ۔ ۲۔ املی بن چادر گھاٹ۔ ۳۔ اندرون گولی پورہ
۴۔ اعظم پورہ۔ ۵۔ چیک ٹپلی۔ ۶۔ ملے پلی (جاگیردار گیٹ)
۷۔ ہنومان ٹیکری۔ ۸۔ گولی گوڑہ (مانکھالی مندر) ۹۔ باغ لنگم پلی۔
۱۰۔ پھسلبنڈہ۔ ۱۱۔ رام کوٹ۔ ۱۲۔ پوسلابستی۔ ۱۳۔ سلطان بازار (موتی سنگھ گلی) ۱۴۔ ترپ بازار۔ ۱۵۔ جام باغ۔ ۱۶۔ جین دھرم شالہ ہنومان ٹیکری۔ ۱۷۔ چار محل۔ ۱۸۔ رام کوٹ۔ ۱۹۔ کاچی گوڑہ۔ ۲۰۔ سلطان بازار۔ ۲۱۔ سعید آباد۔ ۲۲۔ سبزی منڈی
۲۳۔ گولکھڑکی۔ ۲۴۔ عیسیٰ میاں بازار۔ ۲۵۔ شاہ علی بنڈہ
۲۶۔ عمدہ بازار۔ ۲۷۔ گولی گوڑہ چمن۔ ۲۸۔ ٹپہ چبوترہ۔

کانفرنسوں میں کشر

سال زیر رپورٹ میں منتظمین کانفرنس کی دعوت پر ہمارے ناشرین نے مندرجہ ذیل کانفرنسوں کے کھلے مقاموں کو مخاطب کیا اور طلسمی فانوس مظاہرے کیے۔ یہ ظاہر کرتے ہوئے خوشی ہوتی ہے کہ ممالک محروسۂ سرکار عالی میں منعقد ہونے والے کانفرنسوں کے منتظمین کی جانب سے ترک مسکرات کی اشاعت کرنے میں صدر انجمن کو ہر طرح کی سہولت بہم پہنچائی جاتی ہے۔

کانفرنس اساتذہ	منعقدہ ۹ ہ۔ ۱۰ اسفندار	بمقام ورنگل
تعلیمی کانفرنس	" ۲۱ ہ ۲۲ "	" "
پدما شالی "	" ۵ ہ خورداد	" محبوب آباد
تعلیمی کانفرنس رعایا سرکار عالی	" ۷ ہ "	" پربھنی
ناڈہبہ (کرناٹک)	" ۲۳ ہ آبان	" شوراپور

حسب عمل درآمد بہادر اچلم اور دیلواڑہ جاتراؤں میں اور گلبرگہ شریف وموالعلی اور رنگم پلی عرسوں میں تحریک کی اشاعت کی گئی۔

شاخہائے صدر انجمن کا قیام

ہمارے ناشرین بہ حین دورہ جس کسی مقام پر جاتے ہیں اس امر کی کوشش کرتے ہیں کہ وہاں پر صدر انجمن کی ایک شاخ قائم کیجائے

چنانچہ سال زیر رپورٹ میں مندرجہ ذیل مقامات پر شاخہائے صدر انجمن کا قیام عمل میں آیا۔

۱۔ ریمٹ چرلہ۔ ۲۔ رائے راؤپیٹھ۔ ۳۔ جمیدہ پیٹھ۔ ۴۔ ویلہ گنٹے ۵۔ سنگاریڈی۔ ۶۔ محبوب آباد۔ ۷۔ زنگنائی پیٹھ۔ ۸۔ لنگسگور

صدر انجمن سے مراسلت کو بڑھانے کے لئے ہر ایک شاخ کو نہ صرف ضروری صادر مہیا کیا گیا ہے۔ بلکہ اخراجات ٹپہ کے بار سے سبکدوش کرنے کے لئے تجارتی کارڈ و لفافے بھی مہیا کئے گئے ہیں۔

رسالہ جات

سال زیر رپورٹ میں اردو۔ تلنگی۔ مرہٹی اور کنڑی زبانوں میں رسالہ ترک مسکرات کی اشاعت جاری رہی تخفیف موازنہ کی وجہہ سررشتہ تعلیمات۔ نے صرف سال زیر رپورٹ کے تئے حسب معمول ایک ہزار کی بجائے پانچ سو رسالہ جات کی خریداری قبول فرمائی۔ ہم سررشتہ مذکور کے تہ دل سے مشکور ہیں کہ ایسے وقت بھی جبکہ موازنہ میں اخبارات ورسائل کی خریداری کے مدمیں تخفیف ہوئی ہے تحریک سے دلچسپی رکھی اور صدر انجمن سے تعاون عمل کیا۔ ریورنڈ۔ ایف۔ سی۔ سیاکٹ (رکن صدر انجمن) نے (۵۰) رسالہ جات تلنگی کی خریداری کو حسب سابق جاری رکھا۔ سررشتہ امور مذہبی کی جانب سے بھی (۲۵) رسالہ جات اردو کی خریداری حسب سابق جاری رکھی گئی۔ حسب عمدرآمد ان مواضعات کے عہدہ داران دیہی (ڈیٹیل پٹواری) کو جہاں کے ٹپہ خانہ ہیں بلامعاوضہ مقامی زبانوں میں رسالہ ترک مسکرات مہیا کیا جاتا رہا۔ صدر انجمن کی ہمہ جہتی کارگزاریوں کو بلا روک ٹوک جاری رکھنے کے لئے ضرورت ہے کہ عوام زیادہ سے زیادہ تعداد میں رسالہ کی خریداری قبول کرکے مالی امداد بہم پہنچائیں۔ صدر انجمن کی یہ عین خواہش ہے کہ ریاست ابد مدت کے ہر خواندہ حضرات وخواتین کا اسم گرامی جو طبقہ اعلیٰ یا متوسط سے تعلق رکھتے یا رکھتی ہوں۔ رسالہ ترک مسکرات کی فہرست خریداری میں

شامل ہوجائے ۔ تاکہ غریب اور ضرورت مند حضرات و خواتین کو ہم اپنا رسالہ مفت مہیا کرسکیں ۔ نیز صدر انجمن عوام سے درخواست کرتی ہے کہ وہ اس کے اغراض و مقاصد کو معلوم کریں ۔

ادب ترک مسکرات

سال زیر رپورٹ میں اعلیحضرت بندگانعالی مدظلہ العالی کے فرمان مبارک کی لاکھوں کاپیاں طبع و تقسیم کروانیکا شرف حاصل کیا گیا ۔ جس میں تحریک ترک مسکرات کو پوری تائید حاصل ہونے اور حکومت سے مناسب اعانت ملنے کا ارشاد مبارک ہوا ہے ۔
علاوہ اس کے صدر انجمن کے طریقہ عمل کو واضح کرنے والے بیانات اور عوام سے عملی تعاون حاصل کرنے کی درخواستیں بہ تعداد کثیر طبع و تقسیم کی گئیں ۔

مالی موقف

سال زیر رپورٹ میں صدر انجمن نے سالانہ گرانٹ حسب معمول حاصل کیا جسکی تعداد دس ہزار ہے ۔ اور ۱۳۴۹ف کی بابت روپیہ پیہ پیوپ کی مد میں مبلغ دو ہزار نوسو اہتر روپیہ پندرہ آنے حاصل کیا ۔
چندہ رسالہ ترک مسکرات ۔ رکنیت صدر انجمن ترک مسکرات وغیرہ کے ذریعہ صدر انجمن کو مبلغ پانچ ہزار نو روپیہ تین آنے کی آمدنی ہوئی ۔ اور جہاں تک اخراجات کا تعلق ہے سال زیر رپورٹ میں صدر انجمن کو مبلغ سترہ ہزار چھبیس روپیہ چھ آنے سات پائی کا بار اٹھانا پڑا ۔ تفصیلی آمدنی و خرچ بہ شکل ضمیمہ منسلک رپورٹ ہذا ہے ۔

اشیائے نشی کی کھپت

۱۳۴۸ف میں سیندھی و تاڑی کے تلے ہوئے درختوں کی تعداد میں معتدبہ کمی ہونے کے باعث سیندھی و تاڑی کی کھپت میں خاطر خواہ کمی ہوئی ہے ۔ چنانچہ ۱۳۴۷ف میں (۳۳۲،۳۵،۲) درخت تاسے گئے ہیں ۔ اور ۱۳۴۸ف میں (۲۹،۶۸۸۹) تاسے گئے ہیں ۔
صدر انجمن کو یہ ظاہر کرتے ہوئے خوشی ہوتی ہے کہ افیون ۔ گانجہ اور بھنگ کی کھپت بمقابلہ ۱۳۴۷ف کے ۱۳۴۸ف میں بہت حد تک گھٹ گئی ہے اور بلاشبہ یہ ہماری موثر اشاعت کا نتیجہ ہے ۔ ادنی

طبقہ انجمن ہذا کی آواز پر لبیک کہا ہے اور جہاں تک متوسط اور اعلیٰ طبقہ کا تعلق ہے فی الوقت ترک مسکرات کی تبلیغ سے کچھ زیادہ متاثر نہیں ہوا ہے ۔ لیکن امید واثق ہے کہ چند سال میں حقیقت سے روشناس ہو جائیں گے ۔ بمقابلہ سال گزشتہ سنہ ۱۳۴۸ف میں بدیسی شراب کی کھپت میں جو غیر پسندیدہ اضافہ ہوا ہے صدر انجمن اس امر کی جانب سررشتہ آبکاری کی توجہ مبذول کرانا چاہتی ہے ۔

سنہ ۱۳۴۷ف میں درآمد شدہ (۹۹۶۳) گیلن شراب اور درآمد شدہ (۷۱۸۱۸) گیلن بیر کی کھپت ہوئی تھی تو سنہ ۱۳۴۸ف میں درآمد شدہ (۱۰۰۵۷) گیلن شراب اور درآمد شدہ (۹۴۳۰۴) گیلن بیر کی کھپت ہوئی ہے ۔

علاوہ مندرجہ بالا بدیسی شراب و بیر کے جو کہ درآمد کی گئی تھی ۔ (۲۷۱۸۷۳) گیلن دیسی شراب کی بھی سنہ ۱۳۴۸ف میں کھپت ہوئی ۔ صحت عامہ کی نقطہ نظر سے یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ بدیسی شراب زیادہ مضرت رساں ہے اور یوں بھی بدیسی شراب کی کھپت کی زیادتی نہ صرف عوام کے بلکہ حکومت کے معاشی نقصان کا مترادف ہے اور جبکہ دیسی شراب کی کھپت میں خاصی کمی واقع ہو بدیسی شراب کی کھپت کے اضافہ کو گوارا کرنا معاشی نقطہ نظر سے پسند نہیں کیا جا سکتا ۔ اور بجائے اسکے کہ اضافہ کھپت کی تائید میں کچھ کہنے کی کوشش کی جائے ضرورت اس امر کی ہے کہ متعلقہ سررشتہ کی جانب سے فوراً بدیسی شراب کی کھپت پر قابو حاصل کیا جائے ۔

اختتامیہ

صدر انجمن کو اس امر کا اظہار کرتے ہوئے مسرت ہوتی ہے کہ لگاتار کوشش کی وجہ مسکرات کے بارے میں عوام میں ایک عام بیداری پھیل گئی ہے ۔ یہاں تک کہ "پکے نشہ باز" بھی

استعمال مسکرات سے ہونے والے نقصانات کو خوب سمجھ چکے ہیں
اور ترک مسکرات کی کوشش میں ہیں۔ اور ممکن ہے اس کی وجہ
ایک حد تک معاشی پستی بھی ہو۔ لیکن ہمارے ناشرین بہ عین دورہ
جس کسی موضع کو جاتے ہیں عوام انکا گرم جوشی کے ساتھ خیر مقدم
کرتی ہے۔ الغرض یہ کہتے ہوئے ہمیں خوشی ہوتی ہے کہ صدر انجمن
کو ایک موثر ادارہ کی حیثیت حاصل ہو چکی ہے۔ کام کرنے کیلئے
پھر بھی ایک وسیع میدان ہے اور صدر انجمن کو قوی امید ہے کہ
عوام کے بڑھتے ہوئے تعاون عمل سے ترک مسکرات کے
مشعل کو اس ریاست ابد مدت کے گوشہ گوشہ میں منور کیا جائیگا۔
جہاں تک استعمال ترک مسکرات کا تعلق ہے۔ ریاست حیدرآباد
بری طرح متاثر ہے۔ اُن حضرات کو جن کے دل میں حب وطن کا
جذبہ ذرہ برابر بھی کیوں نہ ہو اس کلنک کے ٹیکہ کو دیکھ کر برداشت
نہیں کرنا چاہیئے۔ جو کہ نشہ بازی کے عنوان سے حیدرآباد
کے ماتھے پر لگایا گیا ہے۔ انکا اولین فرض ہوجاتا ہے کہ اس
بدنامی کو مٹانے کی صدق دل سے اور مستقل مزاجی سے کوشش
کریں اور کوشش کا سلسلہ اس وقت تک جاری رکھیں جب تک
کہ کامل نتیجہ حاصل نہ ہو۔ وہ دن دور نہیں جبکہ حیدرآباد
"پاک لب" بطور اصل "پاک لب" ہو جائیگا۔ اور
یہ عمل عوام کی مستقل قوت ارادی کے نتیجہ کے طور پر نہ کہ جبر و تشدد
یا قانون کے اثر سے ہوگا۔

ضمیمہ آمدنی و خرچ کیلئے ملاحظہ ہو صفحہ ۲۴

عالم ترک مسکرات ممالک محروسہ سرکار عالی

بلدہ و مضافات

زمستان پور میں مکالمہ اور طلسمی فانوس کا مظاہرہ

کارکنان گنگا پترا سنگھم نے زمستان پور میں ایک جلسہ ترک مسکرات کا انتظام کیا۔ رات کے ۸ بجے جناب ونکٹ رامیا صاحب جوشی مشیر آباد کی صدارت میں کارروائی جلسہ کا آغاز ہوا۔ مسٹر مانک راؤ نے طلسمی فانوس کا مظاہرہ کرتے ہوئے تلقین کی بس وہی معاشرہ زندہ رہ سکتا ہے جس میں کم سے کم خامیاں ہوں۔ چونکہ شراب ام الخبائث ہے اس لئے وہ گروہ مشکل سے راہ ترقی پر گامزن ہوسکتا ہے۔ جس کے ارکان غم غلط کرنے کے لئے اپنی گاڑھی کمائی کو اس کے نذر کر دیتے ہیں ایک سبق آموز قصہ کا مظاہرہ کرتے ہوئے ترک مسکرات کے فوائد کو حاضرین کے ذہن نشین کروایا۔ اس کے بعد تحریک سے متعلق ایک مکالمہ کو چند نوجوانوں نے جنکا تعلق طبقہ ماہی گیروں سے ہے پیش کیا۔ جو نہایت مقبول رہا۔ جناب صدر نے جو اس حلقہ کے پردہت ہیں اپنی انتہائی مسرت کا اظہار کیا کہ ماہی گیروں کا طبقہ ترک مسکرات کے معاملہ میں پیش پیش ہے۔ اور کہا کہ ہر فرد بشر کو اور ہر طبقہ کو چاہیئے کہ وہ اپنے سے مہذب طبقہ کے دوش بدوش چلنے کے قابل بنے۔ اور ایسا کرنے کا فطری حق تمام کو حاصل ہے۔ سماج میں اونچ نیچ کو جانچنے کا معیار اعمال ہونے چاہیئے۔ اور نیک اعمال کے لئے ترک مسکرات لازمی ہے۔ شکریہ پر جلسہ برخاست ہوا۔ صدر و دیگر معززین جلسہ کی تواضع کی گئی۔

سلطان بازار میں لیانٹرن شو

۱۱ خورداد ۱۳۵۱ف۔ رات کے ۸ بجے ڈاورسے پرائمری اسکول سلطان بازار

میں ترک مسکرات کا ایک جلسہ منعقد کیا گیا۔ ٹمپرنس روورس مسز کشن راؤ۔ پانڈورنگ راؤ پٹور دہن۔ وسنت راؤ۔ کھاربس واڈکر اور گرراج راؤ نے صبح کو محلہ میں اشتہارات تقسیم کئے اور شام میں حاضرین کو جمع کرنے کی کامیاب کوشش کی۔

تلنگی، اور ہندی میں حاضرین کو مخاطب کرتے ہوئے مسٹر مانک راؤ نے میاں جادو لیا مٹرن کا مظاہرہ کیا۔ تقریباً ایک گھنٹہ تقریر فرمائی۔ ایک باعزت اور متمول خاندان کی تباہی کا حال موثر پیرایہ میں بتلایا۔ جس کی واحد وجہ بزرگ خاندان کی شراب خواری تھی۔ آخر میں حاضرین سے اپیل کی کہ وہ اس مہم میں صدر انجمن کا ہر طرح ہاتھ بٹائیں۔

اضلاع و دیہات

تعلیمی جلسہ میں ترک مسکرات کا پرچار

قصبہ کنگ گری ضلع رائچور میں مدرسہ تحتانیہ کی ایک شاخ برائے طلباء پست اقوام قائم کی گئی۔ جو جناب بڈن گوڑا صاحب مقدم کو توالی۔ جناب راگھو بھٹ صاحب پٹواری اور ریپیا صاحب مددگار مدرس کی کوششوں کا نتیجہ ہے۔

مدرسہ کا یکم اردی بہشت ۱۳۵۱ف کو افتتاح کیا گیا۔ اس تقریب میں بصدارت جناب شیشا چاری صاحب ایک عام جلسہ منعقد کیا گیا۔

طلباء وردی پہنے ہوئے اور پرچم آصفی لئے ہوئے آبادی میں گشت لگائے جناب نرہری صاحب صدر مدرس نے تعلیم کے فوائد پر تقریر کی۔ اور افراد پست اقوام کو مخاطب کرتے ہوئے نشہ بازی سے باز آنے کے لئے موثر پیرایہ میں نصیحت کی۔ دعائے سلامتی پر جلسہ برخاست ہوا۔

کرناٹک کانفرنس میں ترک مسکرات کا پرچار

شورا پور ضلع گلبرگہ شریف کا ایک بڑا تعلقہ ہے۔ مستقر ڈویزن ہے۔ اور ایک مشہور تاریخی مقام ہے۔ ۲ تا ۴ اردی بہشت ۱۳۵۱ف کو یہاں پر کرناٹک کانفرنس

ملک سرکار عالی کا تیسرا اجلاس بصدارت جناب انا راؤ صاحب بی اے ال ال بی منعقد ہوا۔ تقریباً دس ہزار کا مجمع تھا۔ جناب معتمد صاحب مجلس استقبالیہ کانفرنس مذکور کی دعوت پر صدر انجمن کی جانب سے مسٹر بیل۔ ڈھل راؤ کو بغرض پرچار روانہ کیا گیا۔

چنانچہ مسٹر موصوف نے کھلی میتعات میں تقریر کرتے ہوے اعداد و شمار کی روشنی میں واضح کیا کہ نشہ بازی سے اہل ملک کا دس کروڑ روپیہ ضائع جارہا ہے۔ اور اخلاقی۔ معاشی اور سماجی نقصانات کو تفصیل سے بیان کیا۔ جو اکثر و بیشتر شراب وسیندھی خواری کا نتیجہ ہوا کرتے ہیں۔ ازاں بعد حاضرین سے اپیل کی کہ وہ صدر انجمن ترک مسکرات سے تعاون عمل فرمائیں اور رسالہ ترک مسکرات کی خریداری قبول فرمائیں۔

کانفرنس میں شریک ہونے کے لئے اطراف واکناف کے سربرآوردہ عہدہ داران وبھی تشریف لائے تھے۔ اس اجتماع سے فائدہ اٹھاتے ہوے مسٹر ڈھل راؤ نے ان سے بالمشافہ تبادلہ خیالات کیا۔ صدر انجمن کے اغراض و مقاصد کو واضح کیا۔ اور درخواست کی کہ اپنے اپنے مواضعات میں انجمن کی شاخ قائم کریں اور رسالہ کے لئے چندہ دار فراہم کریں۔ بوقت شب میاجک لیانٹرن کا انتظام کیا گیا۔ معتمد صاحب کانفرنس نے صدر انجمن کا شکریہ ادا کیا اور امید ظاہر کی کہ آیندہ بھی اسی طرح تعاون عمل کیا جاتا رہے گا۔

(۴۳) افراد نے پینے کی عادت چھوڑنیکا اقرار کیا

موضع کاورم بیٹھ تعلقہ جڑچرلہ ضلع محبوب نگر سے جناب انبو راؤ صاحب وغیرہ کا ایک مراسلہ ۱۴ ہرار دی بہشت ۱۳۵۱ف دفتر پر وصول ہوا ہے۔ جس کے ساتھ صدر انجمن ترک مسکرات کا مجوزہ فارم اقرار ترک مسکرات بھی منسلک ہے۔ جس پر (۴۳) افراد کی دستخطیں وابہام انگشت ہیں۔ ہم جناب انبو راؤ صاحب اور ان کے رفقائے کار جناب دامودہر صاحب پٹنگے۔ جناب رام چندر راؤ صاحب جناب بالا رام صاحب۔ جناب بال کشٹیا صاحب اور جناب رام چندر صاحب کو مبارکباد

دیتے ہیں کہ انہوں نے (۳۴) افراد کو "نہیں" (۳۴) خاندان کو نشہ بازی کے مہلک اثرات سے بچالیا اور انہیں یقین دلاتے ہیں کہ صدر انجمن اس تحریک کی اشاعت کے سلسلہ میں ہر طرح تعاون عمل کرنے ہمیشہ تیار رہے گی

(۱۲) افراد نے نشہ بازی سے مجتنب رہنے کا اقرار کیا

جناب نارائن صاحب مقدم کوتوالی قصبہ وائی تعلقہ کنوٹ ضلع عادل آباد نے صدر انجمن ترک مسکرات کا مجوزہ فارم اقرار ترک مسکرات کو تکمیل کر کے روانہ کیا ہے جو ۵ ہر اردی بہشت سنہ ۱۳۱۵ف کو دفتر یہ وصول ہوا ہے۔ جس پر (۱۲) افراد کے ابہام انگشت ہیں۔ ہم جناب موصوف کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ ان کی کوششوں سے (۱۲) افراد نے نشہ بازی سے مجتنب رہنے کا اقرار کیا۔ نیز انکے (۱۲) خاندان کو جنکا ان سے تعلق ہے ام الخبائث کے دردناک اثرات سے پناہ ملی۔ امید کہ قوم کا درد رکھنے والے حضرات وخوانین قصبات کا ورم پیٹھ اور وائی کی مثالوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے اس قسم کے فارم صدر انجمن سے حاصل کریں اور عوام میں اقرار ترک مسکرات کرنے کی تلقین کریں اور ان سے بعد افہام وتفہیم اقرار ناموں پر دستخطیں یا ابہام انگشت لے کر صدر انجمن کو روانہ کریں۔

دیورکنڈہ میں نوجوانوں نے ترک مسکرات کا حلف اٹھایا

جناب یلیا صاحب وکیل معتمد مقامی انجمن ترک مسکرات کا مراسلہ نشان (۴۲) مظہر ہے کہ ۱۰ ہر اردی بہشت سنہ ۱۳۱۵ف کو روبروئے دیول سری رام چندرجی ایک جلسہ عام منعقد کیا گیا۔ جس میں ترک مسکرات سے متعلق تقریریں ہوئیں۔ اس کا عوام پر اتنا گہرا اثر ہوا کہ حاضرین میں سے چند نوجوانوں نے جرأت کے ساتھ اعلان کیا کہ "ہم آج سے مسکرات کا استعمال نہیں کرینگے" اور مندر میں داخل ہو کر ترک مسکرات کا حلف اٹھایا۔ اس واقعہ نے خاص کر حاضرین میں اور عام طور پر آبادی میں ایک سنسنی پیدا کر دی ہے۔ جناب معتمد صاحب انجمن ترک مسکرات دیورکنڈہ کا ایک اور مراسلہ ۲۶ ہر اردی بہشت سنہ ۱۳۱۵ف مظہر ہے کہ بتاریخ ۲۶ ہر اردی بہشت سنہ ۱۳۱۵ف بروز جمعہ

شام کے ۸ بجے روبرو دیول ایک عام جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں عیسائی مبلغین نے بطور خاص شرکت فرمائی۔ اور تلنگی زبان میں تحریک سے متعلقہ گیت گائے جنکو حاضرین نے پسند کیا۔ جناب معتمد صاحب کی تقریر کے بعد دعائے سلامتی پر جلسہ برخاست ہوا۔

ترک مسکرات کا ڈرامہ

جناب صدر مدرس صاحب مدرسہ تحتانیہ ماسائی پیٹھ تعلقہ و ضلع میدک اطلاع دیتے ہیں کہ :۔

بتاریخ ۲۶ فروردی ۱۳۵۱ف مدرسہ ہذا کا سالانہ جلسہ منعقد کیا گیا۔ اس تقریب میں مدارس تحتانیہ مکاراج پیٹھ۔ یلدرتی۔ دونتی۔ چندم پیٹھ شنکرم پیٹھ۔ وڈیارم اور ناگل پلی کے اساتذہ و طلبا شریک تھے۔

صبح ترانہ دکن پڑھتے ہوئے طلبا نے آبادی میں گشت لگایا۔ اسپورٹس کے بعد تقریری مقابلے ہوئے۔ رات میں کیمپ فائر ترتیب دیا گیا جس میں ترک مسکرات کا ڈرامہ کامیابی کے ساتھ پیش کیا گیا۔

ایک جاگیری موضع میں انجمن ترک مسکرات کا قیام

جناب۔ پی۔ ایس۔ شاستری صاحب معتمد انجمن ترک مسکرات مقامی کی ایک رپورٹ دلچسپی کی مظہر ہے لہ۔

۲۹ اردی بہشت ۱۳۵۱ف کو یابرلہ (ضلع محبوب نگر) میں یوم ترک مسکرات شاندار پیمانہ پر منایا گیا۔ بغرض قیام انجمن مقامی مدرسہ کی عمارت میں بصدارت جناب ویر راگھویا صاحب صدر مدرس ایک جلسہ ترتیب دیا گیا۔ جناب پی۔ ایس شاستری صاحب نے صدر انجمن کے اغراض و مقاصد کو واضح کرتے ہوئے فرمان مبارک کو پڑھ کر سنایا اور قیام انجمن کی ضرورت و اہمیت کو تبلایا۔ ان کے بعد جناب ملا معصوم صاحب نے قیام انجمن کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ ہر مذہب و ملت نے نشہ بازی کو حرام گردانا ہے۔ محترم صدر نے ہر دو اصحاب کے خیالات

سے اتفاق کیا اور حاضرین سے درخواست کی کہ انجمن کے لئے موزوں اشخاص کا انتخاب فرمائیں۔ چنانچہ حسب ذیل انجمن کا قیام عمل میں آیا۔

صدر۔ جناب پی۔ راگھویا صاحب صدر مدرس
معتمد۔ جناب پی۔ ایس شاستری صاحب
نائب معتمد۔ جناب رنگوڑ نکھمیا صاحب
ارکان۔ جناب راگنا صاحب۔
جناب سرکملا کنٹنا صاحب
جناب ملا معصوم صاحب
جناب گنڈور وینکٹ شیشن شرما صاحب
جناب سوڈی پلا ریڈی صاحب
جناب اتیلہ چندر تیکشر شاستری صاحب
جناب پلکشمی نارائن شرما صاحب

انتخاب کے بعد مندرجہ ذیل تحریکیں پیش و منظور کی گئیں

(۱) اس انجمن کا نام "انجمن ترک مسکرات یاپرلہ" ہوگا اور اسی موضع کی حدتک تحریک کی اشاعت کرے گی

(۲) یہ انجمن صدر انجمن ترک مسکرات حیدرآباد کے تحت کام کرے گی اور اس کے قوانین نافذہ۔ قواعد مرتبہ اور احکام جاریہ کی پابندی اس پر پوری طرح لازمی ہوگی۔

یاپرلہ میں یوم ترک مسکرات دو
جلوس اور دو جلسے
(۴۰) سے زاید افراد نے ترک مسکرات کا اقرار کیا

یاپرلہ جاگیر ضلع محبوب نگر ۲۹ اردی بہشت ۱۳۵۱ف

اتفاق سے ۲۹ اردی بہشت (یوم ترک مسکرات) ہفتہ واری بازار کا دن تھا۔

جسکی وجہہ اطراف واکناف مواضعات کے باشندے بغرض خرید وفروخت یا پرلہ آئے ہوئے تھے۔ اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے جلوس جز مدرسہ سے نکلا تھا۔ بازار سے ہوتے ہوئے جلسہ گاہ پہنچا۔ بازار میں لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ اور گیت گائے گئے۔ حاضرین کی تعداد تقریباً (۴۰۰) تھی۔ جناب پی ایس۔ شاستری صاحب معتمد انجمن نے نہایت تفصیل کے ساتھ نشہ بازی کے مضر اثرات کو بیان کیا چند ایک تقریروں کے بعد حاضرین میں لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ تقاریر کے اثرات سے چند اشخاص نے اقرار ترک مسکرات کیا۔ جلسہ برخاست کرنے کے بجائے حاضرین جلسہ بشکل جلوس پھر ایک مرتبہ ترک مسکرات کے گیت گاتے ہوئے آبادی میں گشت لگاتے۔ جوں جوں یہ جلوس بڑھتا گیا جلوسیوں کی تعداد میں بھی اضافہ ہوتا گیا۔ بالآخر ایک مقام پر جناب ویر راگھویا صاحب صدر مدرس کی صدارت میں جلسہ عام منعقد کیا گیا۔ خوش الحان گیت گائے گئے۔ اور موثر تقریریں کی گئیں۔ زاں بعد صدر جلسہ نے ایک پر اثر تقریر فرمائی۔ چنانچہ بعض حضرات نے نشہ بازی سے توبہ کی۔ اور صدر انجمن کے مجوزہ اقرار ناموں پر دستخطیں کیں اور بعض نے انگشت ابہام لگایا۔ جن کی مجموعی تعداد (۴۰) سے زائد ہے۔ بہرحال ایک جاگیری موضع کا یہ جلسہ نہایت ہی کامیاب رہا۔

ایدول آباد میں انجمن کا قیام

حسب درخواست مسٹر سدرشنم اور مسٹر جی وشوناتھم ساکنان ایدول آباد اشاعت تحریک کے لئے مسٹر مانک راؤ صدر انجمن کی جانب سے روانہ کئے گئے۔

ایدول آباد تعلقہ مشرقی ضلع اطراف بلدہ کا ایک بڑا موضع ہے۔ جو اسٹیشن گھٹ کیسر سے تقریباً (۴) میل کے فاصلہ پر ہے۔ یہاں پر ونجاری کی بڑی تعداد آباد ہے جنکا پیشہ پرورشی ونکاسی مویشی اور رقمی لین دین ہے۔

۶ خورداد ۱۳۵۱ف شام کو ذریعہ منادی آبادی میں لیانٹرن شو کا اعلان کیا گیا۔ نمایاں مقامات پر پوسٹرس چسپاں کئے گئے۔ اور کافی تعداد میں اشتہارات تقسیم کئے گئے۔ علاوہ اس کے داعیان جلسہ نے اطراف مواضعات کو بھی جلسہ کی اطلاع کر دی تھی۔ چنانچہ رات کے ۸ بجے تک جناب گایر وشوناتھم صاحب کے

مکان کے سامنے نہ صرف ساکنان ایدول آباد بلکہ اطراف مواضعات جیسے ونیکرال بھونگیر راوی رال، بلائے پلی وغیرہ سے بھی عوام ومعززین کافی تعداد میں شریک جلسہ ہوئے۔
مسٹر سدرشنم ساکن ایدول آباد نے ادب ترک مسکرات (تلنگی) سے چند گانے گاتے ہوئے اس کا مطلب سمجھایا۔ مسٹر گنڈہ وجی رنگاداس ساکن راوی رال نے دیہاتی زبان میں اور دیہی طرز پر خود کے لکھے ہوئے دو گیت پڑھے جو بہت مقبول ہوئے۔ اسکے بعد مسٹر لکشمی نرسمہوان ریڈی صاحب وکیل وصدرنشین انجمن ترک مسکرات کلنپاک نے صدر انجمن سے عوام کو تعارف کرواتے ہوئے اس کے اغراض ومقاصد پر روشنی ڈالی اور مقامی شاخ کے قیام کی اپیل کی۔ ازاں بعد مسٹر مانک راؤ پر وپگنڈسٹ نے عام فہم تلنگی میں مسکرات کے استعمال سے ہونے والے نقصانات کو ہر پہلو سے سمجھایا میجک لیانٹرن کے ذریعہ اپنی تقریر کو دلچسپ بنانے کی کوشش کی۔ شکریہ پر جلسہ ختم ہوا۔
پولیس کا معقول انتظام تھا۔ بعد برخاست جلسہ ایک خصوصی میٹنگ طلب کی گئی جس میں مسٹر مانک راؤ اور مسٹر لکشمی نرسمہوان ریڈی نے قیام انجمن کے بارے میں حاضرین کو تفہیم دلائی۔ چنانچہ حسب ذیل ارکان پر مشتمل انجمن ترک مسکرات کا قیام عمل میں آیا۔

صدر۔ جناب جی وشوا ناتھم صاحب
معتمد۔ جناب سدرشنم صاحب
ارکان۔ جناب بن۔ اوداجی راؤ صاحب
جناب پرتاب ریڈی صاحب
جناب کوونڈ رام ریڈی صاحب
جناب ایل۔ لنگیا صاحب
جناب ویرائے پلی ویرا ریڈی صاحب
جناب گنڈہ وجی رنگاداس صاحب
جناب بسیا صاحب

بھونگیر میں تحریک ترک مسکرات کی اشاعت

باہمی اتحاد واتفاق۔ اشاعت تعلیم اور معاشرتی برائیوں کے انسداد کی مقصد سے

بھونگیر میں " میترا منڈلی " (بزم احباب) کے نام سے ایک انجمن قائم کی گئی ہے ۔ جس کی افتتاحی رسم عالیجناب راجہ وینکٹ راما ریڈی بہادر او، بی، ای رکن صدر انجمن ترک مسکرات نے ۲۲ خورداد ۱۳۵۱ ف کو انجام دی ۔ اس موقع سے فائدہ اٹھانے کے لئے صدر انجمن کی جانب سے مسٹر مانک راؤ بغرض اشاعت تحریک ترک مسکرات بھونگیر روانہ کئے گئے ۔ جناب لکشمی نرسمہوان ریڈی صاحب وکیل و صدر انجمن ترک مسکرات شاخ کلنپاک اور کامریڈ مولوی سید عالم صاحب کی تقاریر کے بعد مسٹر مانک راؤ نے معاشرتی برائیوں کے انسداد کی ضرورت تبلاتے ہوتے جو کہ " میترا منڈل " کے مقاصد میں سے ایک ہے ترک مسکرات کی اہمیت کو واضح کیا ۔ اور تبلایا کہ شراب نوشی ایک معاشرتی برائی ہے جس کے انسداد کے لئے اولین فرصت میں کوشش کرنی چاہیئے ۔ تقریر کو ختم کرتے ہوتے اپیل کی کہ تحریک کی اشاعت جاری رکھنے کے لئے ایک مقامی شاخ قائم کرنے میں بلا لحاظ مذہب و ملت امداد فرمائیں ۔

راجہ بہادر (صدر جلسہ) نے کُل تقاریر پر تبصرہ کرتے ہوتے فرمایا کہ نشہ بازی ہماری قوم کو ایک گھن کی طرح لگی ہوئی ہے ۔ اکثر و بیشتر یہ جرائم کی وجہہ تحریک ہوا کرتی ہے ۔ ایک شرابی خاندان کا عبرت ناک نقشہ پیش کرتے ہوتے راجہ بہادر نے درد بھرے الفاظ میں اپیل فرمائی کہ کم از کم بڑھے ماں باپ اور ننھے بچوں کی خاطر نوجوان نشہ بازی کو ترک کریں تا کہ جملہ افراد خاندان ہنس کی زندگی گزار سکیں ۔ اگر ہر نشہ باز اپنی گھریلو زندگی کو استوار کرلے تو یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ ساری ریاست حیدرآباد میں آئے دن کے گھریلو جھگڑے مٹ جائیں گے ۔ افلاس و نکبت بہت حد تک دور ہو جائے گا ۔ نیز زیر سایہ ہمایونی رعایا برایا خوشحالی کی زندگی بسر کرسکینگے ۔ آخر میں راجہ بہادر نے کارکنان میترا منڈلی کو ان کے اس اقدام پر مبارک باد دی ۔ شکریہ پر جلسہ برخاست ہوا ۔ راجہ بہادر کے اعزاز میں ایک پر تکلف عصرانہ ترتیب دیا گیا ۔ اور فوٹو کا انتظام کیا گیا ۔

ایک اور جلسہ

دوسرے دن مسٹر مانک راؤ نے مقامی معززین سے ملاقات کی کئی حضرات نے

اس تحریک سے گہری دلچسپی کا اظہار کیا اور مقامی شاخ کے قائم کرنے میں تعاون عمل کا وعدہ کیا۔ چنانچہ جناب مولوی حافظ غلام احمد حسین صاحب وکیل جو تحریک امداد باہمی کے علمبردار ہیں صدارت کی ذمہ داری قبول فرمائی۔ اور جناب لکشمی نرسمہوان ریڈی صاحب نے خدمت معتمدی کو انجام دینے کا وعدہ کیا۔ جناب علیم الدین صاحب وکیل۔ جناب سلطان محی الدینصاحب وکیل اور جناب کاچم سیویا صاحب وگیال ویریا صاحب نے رکنیت قبول فرمائی۔

آصف آباد میں ترک مسکرات کا پرچار

تباریخ ۱۲ خورداد ۱۳۵۱ف شام کے ساڑھے چھ بجے سرکاری دواخانے کے احاطہ میں ایک جلسہ عام جناب پنڈت ترل راؤ صاحب مہتمم تعلیمات (وظیفہ یاب) منعقد کیا گیا۔ مقامی عہدہ دار۔ وکلاء اور معززین اور طلباء کے علاوہ عام رعایا بھی بہ کثیر تعداد شریک جلسہ تھی۔ جناب صدر نے تمہیدی تقریر میں جناب بی راگھویندر راؤ صاحب پروپگنڈسٹ صدر انجمن ترک مسکرات کا حاضرین سے تعارف کروایا اور جلسہ کے اغراض و مقاصد بیان کئے۔ جناب پنڈت رام چندر راؤ صاحب بیکاجی دیسکھ وکیل ہائیکورٹ نے عام فہم تلنگی میں مقامی حالات کا جائزہ لیتے ہوے موثر تقریر فرمائی اور حاضرین سے اپیل کی کہ نشہ بازی کو خیر باد کہیں اور خوشحال زندگی بسر کریں۔ جناب راگھویندر راؤ صاحب پروپگنڈسٹ نے حاضرین کو مخاطب کرتے ہوتے تحریک ترک مسکرات کی اہمیت کو ظاہر کیا۔ اور تفصیل سے بیان کیا کہ اس ریاست ابد مدت میں سالانہ دس کروڑ روپیہ کس طرح برباد ہوتا ہے۔ زاں بعد میجک لینٹرن کے ذریعہ سبق آموز تصاویر کا مظاہرہ کیا اور عوام سے اپیل کی کہ منشیات کو ترک کرکے اپنے آپ کو اشرف المخلوقات ثابت کریں۔ جناب صدر نے تقاریر پر تبصرہ کرتے ہوئے بصیرت افروز تقریر فرمائی۔ جلسہ میں صدر انجمن کا لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ جلسہ شکریہ پر برخاست ہوا۔

تباریخ ۲۳ خورداد ۱۳۵۱ف شام کے ساڑھے سات بجے آصف آباد

(محلہ برہمن واڑی) میں جناب کشن راؤ صاحب کی صدارت میں جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں جناب بی۔ راگھویندر راؤ صاحب ناشر صدر انجمن ترک مسکرات نے میجک لینٹرن کے ذریعہ تصاویر کا مظاہرہ کرتے ہوئے مسکرات کے نقصانات کو واضح کیا۔ جناب صدر نے موثر تقریر کی حاضرین کافی تعداد میں شریک تھے۔ جلسہ دعائے سلامتی پر برخاست ہوا۔

ضمیمہ آمدنی وخرچ بابتہ ۱۳۵۰ف

حصۂ آمدنی

مد	رقم	
سلک گزشتہ	الـ۱۶ہولہ	۱۲/۳
امداد منظورۂ سرکار ۱۳۵۰ف (دس ہزار) ...	عـــہ	
روپیہ منظورہ سرکار بابتہ ۱۳۴۸ف	اعـ۱۲لعہ	۱۰/
۱۳۴۹ف	اعـ۱۲لعہ	۱۵/
آمدنی اشتہارات	۱مدلعہ	۸/
فیس شرکا	لہ سہ	
چندۂ رسالہ	الـ۱۲سہ	۷/
متفرق آمدنی	۸امدلہ	۴/
میزان	لعـ۱۶لے	۷/۳/۴

حصہ خرچ ملاحظہ ہو برصفحۂ ٹائٹل اندرونی ص۳

رسالہ ترک مسکرات

دشمن ہے نشہ آبرو و جان و مال کا ؛ پس اِس بلا کو چھوڑ چھڑا کر رہینگے ہم

ماہ خورداد سنہ ۱۳۵۱ ف
جلد ۶
نمبر

بقیہ صہ ۲۵

نرسمہدر جی کے زمانے کا بنایا ہوا ۔ راجیشور سوامی جی کا قدیم مندر ہے ۔ ہر سال بہ تقریب مہاشیو راتری راجیشور سوامی جی کا اچھوا اعلیٰ پیمانے پر ہوا کرتا ہے ۔ ہزارہا زائرین سوامی جی کے درشن کے لئے دور دور سے یہاں آتے ہیں یہ ہندوؤں کا متبرک مقام اور مشہور تیرتھ گاہ ہونے کے علاوہ آندھرا زبان کے مشہور و مایہ ناز شاعر "بھیما کوی" کا جنم بھومی ہے ۔

اس سال بھی حسب سابق صدر انجمن ترک مسکرات کی جانب سے پروپگنڈہ کا انتظام کیا گیا ۔ چنانچہ مسٹر پی ۔ رامکھو پنیدر راؤ پروپگنڈسٹ و جوگا ریڈی صاحب (متوطن منگال) نیز برائے پروپگنڈہ بتاریخ ۱۰ فروردی ۱۳۵۱ف روانہ کئے گئے راؤ موصوف نے عوام میں راجیشور ٹروپ اور دلاور ٹروپ (بوائے سکوٹس) و جوگا ریڈی صاحب کی امداد سے لٹریچر تقسیم کیا میجک لینٹرن شو کے لئے عہدہ داران اسٹیٹ نے از راہ کرم برقی روشنی کا انتظام فرمایا تباریخ ۱۱ و ۱۲ فروردی ۱۳۵۱ف بوقت ۸ ساعت شب پر آر تھنا کے بعد پرچارک موصوف نے میجک لینٹرن کے ذریعہ مسکرات کے نقصانات کو واضح کیا ۔ اور فرمان خسروی سنانے کی سعادت حاصل کرتے ہوئے اس بلا سے بچنے کی تلقین کی ۔ جوگا ریڈی صاحب نے موثر پیرایہ میں گانے سنائے اور مسکرات پر تقریر کی جلسے شکریہ پر ختم ہوئے ۔ زائرین اس پرچار سے بہت متاثر ہوئے اور نیک تمناؤں کے ساتھ واپس ہوئے

مختلف دیہات میں پرچار

منگالہ (دھوبی پیٹھ)

جناب جوگا ریڈی صاحب متوطن منگالہ (دھوبی پیٹھ) ضلع اطراف بلدہ نے مندرجہ ذیل مواضعات میں پرچار کیا ۔ عوام کو صدر انجمن ترک مسکرات کے اغراض و مقاصد سمجھاتے ہوئے انجمن کی پالیسی پر عمل لانے اور منشیات کو ترک کرکے ملک و مالک کی خدمت بجالانے کی ترغیب دی گئی

۱ ۔	اواخر فروردی ۱۳۵۱ف	بلاکنڈہ جاترا ضلع وقار آباد پائیگاہ
۲ ۔	۱۳ اردی بہشت ۱۳۵۱ف	تقریب اوگادی موضع منگلہ ضلع اطراف بلد
۳ ۔	۲۹ ” ” ”	بلارم بازار بمکان نارائن ریڈی صاحب

صدر نشین

عالیجناب نواب مرزا یار جنگ بہادر صدر نشین جوڈیشل کمیٹی

نائب صدر نشین

عالیجناب دیوان بہادر سی۔ آر۔ اوامد وانیگار یم' بی' ای اڈوکیٹ

ارکان

جناب راجہ بہادر وینکٹ راما ریڈی او' بی' ای — جناب سی۔ سی۔ پال صاحب او' بی' ای

ریورنڈ لیف۔ سی۔ سیاکٹ — جناب راجہ بہادر شیشر ناتھ

جناب نواب یٰسین جنگ بہادر — جناب نواب مہدی نواز جنگ بہادر

جناب مولوی سید محمد حسین صاحب جعفری

فہرست مضامین

نظم

از جناب ابوالاشرف مجید آغائی ابوالعلائی

کہو اہلِ وطن ہم سے یہ کیسی مے پرستی ہے ÷ تمہاری مے پرستی خود ہی وجہِ فاقہ مستی ہے
تمہارے حالِ ناگفتہ پہ دنیا آج ہنستی ہے ÷ یہ ذلت کیسی ذلت ہے یہ پستی کیسی پستی ہے

کوئی مدہوش کہتا ہے شرابی کوئی کہتا ہے
وفورِ نشہ میں تم کو ذرا بھی ہوش رہتا ہے؟

غضب ہے رات دن مر مر کے جو دولت کماتے ہو ÷ اور اس کو خواہشاتِ نفس کی خاطر لٹاتے ہو
عوض کھانے کے اپنے گھر میں رنج و غم کھلاتے ہو ÷ جلاتے ہو کبھی بیوی کو بچوں کو رلاتے ہو

خدا کا خوف ہے تم کو نہ پاسِ قوم و ملت ہے
یہ کیسی بھول ہے کیسا ستم ہے کیسی غفلت ہے

کوئی نشہ ہو کیوں ہو ترک کر دو چھوڑ دو عادت ÷ ہے جان و مال کا نقصان اس میں اور ہے ذلت
اگر ہے ہر قدم پر رنج تو ہر گام پر آفت ÷ بچا لو جائیداد اپنی رکھو اسلاف کی عزت

تمہارے عیش و عشرت کی جو ایسی ہی رہی حالت
تو پھر اچھی نہ ہوگی دیکھنا اولاد کی حالت

یہی ہے اے مجید ارشادِ آصفِ سابع کا ÷ یہی ہے سر مہاراجہ کشن پرشاد کا منشا
جو "مرزا یار جنگ صدر" ذی عزت نے فرمایا ÷ لٹانا اس طرح دولت کا نشہ میں نہیں اچھا

سنو اہلِ وطن دل سے سنو یہ بات اچھی ہے
تمہارے دن پھر اچھے ہیں تمہاری رات اچھی ہے

سنہری باتیں

اس کی پہلی نادان حرکت ۔ اس کا پہلا غلط اقدام ۔ اس کی پہلی بھول ۔ نیز اس کا پہلا "ایک ہی پیالہ" ذمہ دار ہے اس کے اور اس کے متعلقین کے بڑھتے ہوئے مصائب کا نہ کہ ان جام ہائے شراب کا جو کہ بعد کو پیئے گئے ۔

سوامی یوگیشور آنند

جیسا کہ ایک نیک فعل وجہ تحریک ہوا کرتا ہے اُسی قبیل کے کئی افعال کا۔ اسی طرح ایک فعلِ بد بہت سارے بداعمالیوں کی جڑ بن جاتا ہے ۔

سوامی یوگیشور آنند

ایک جھوٹ کو نبھانے کے لئے سو جھوٹ گھڑنے پڑتے ہیں ۔ بالکل اسی طرح شرابی کے صرف ایک ہی پیالہ کی خاطر جام ہائے شراب کے لاانتہا ہی سلسلہ کو قائم رکھنا پڑتا ہے

تحریک ترک مسکرات

از عالیجناب نواب حسین جنگ بہادر۔ رکن صدر انجمن ترک مسکرات

شراب خواری اور سیندھی کے استعمال اور دیگر اشیاء نشہ آور کی وجہ سے جو نقصانات مالی بنی نوع انسانی کے ہوتے ہیں اور اخلاق انسانی پر جو اثر ہوتا ہے ان کو تفصیل کے ساتھ بیان کرنے کی چنداں ضرورت نہیں ہے۔ ان برائیوں کا احساس محترم اراکین باب حکومت کو چند سال پہلے ہوا اور معزز باب حکومت نے پیشگاہ خسروی میں قیام انجمن ترک مسکرات کا معروضہ پیش فرمایا۔ اور ہمارے محبوب القلوب بادشاہ ذی جاہ نے جن کو اپنے رعایا برایا کے فوز و فلاح کا ہمیشہ خیال رہتا ہے اور جن کا یہ اصول رہا ہے کہ

آصف کو جان و مال سے ہرگز نہیں دریغ
گر کام آئے خلق کی راحت کے واسطے

فرمان حکمت ترجمان صادر فرمایا جس کے الفاظ حسب ذیل ہیں۔

تجاویز پیش کردہ کونسل کی رائے کے مطابق منظور کئے جائیں اور عام طور پر یہ اعلان کیا جائے کہ تحریک انسداد مے نوشی کو میری پوری تائید حاصل ہے۔ اور مجھے توقع ہے کہ اس کام میں عہدہ داران سرکار عالی سے ہر قسم کی اعانت ملے گی۔

اس فرمان عطوفت نشان کی تعمیل میں بتاریخ ۲۹ فروردی سنہ ۱۳۴۵ف م ۲ مارچ سنہ ۳۶ء نہ صرف صدر انجمن ترک مسکرات کا قیام عمل میں آیا۔ بلکہ مختلف اضلاع و تعلقات وسیع مملکت آصفیہ میں انجمن ہائے ترک مسکرات رفتہ رفتہ قائم ہو چکے ہیں۔ اور یہ انجمن بلا تخصیص مذہب و

ملت مختلف طریقوں سے بغیر کسی جبر و تشدد کے افہام و تفہیم کے ذریعہ اس کی اشاعت
کر رہی ہیں۔ تاکہ ان اشخاص پر جو اس قبیح عادت میں مبتلا ہیں انکشاف ہو جائے کہ کیا
کیا برائیاں شراب خانہ خراب اور نشہ آور چیزوں کے استعمال سے پیدا ہوا کرتی
ہیں۔ خواہ کسی زمانہ میں مئے کشی و مے نوشی اچھی سمجھی جاتی ہو لیکن فی زمانہ کوئی سوسائٹی
ایسی نہیں ہے جو اس کو برا نہ سمجھتی ہو۔ کوئی ملک ایسا نہیں ہے جو اس کے نام سے کانوں
پر ہاتھ نہ دھر لیتا ہو۔ اور کوسوں بھاگنے کی فکر میں نہ ہو۔ سرد ممالک کے لوگ اس کے
بہت کچھ عادی تھے۔ اور سرد ممالک میں اس کی ایک حد تک بڑی ضرورت بھی تھی۔
لیکن اس کی برائیوں اور نقصانات سے آگاہ ہو کر امریکہ اور یورپ جیسے سرد ممالک
کے لوگ بھی اب بہت کچھ بیدار ہو گئے ہیں اور جو نقصانات عظیم اس سے پیدا ہوتے
ہیں انکا پورا احساس ممالک متذکرہ بالا کو ہو چکا ہے جس کے باعث متعدد انجمنیں
قائم ہو رہی ہیں۔ اور کوشش بلیغ اس امر کی جاری ہے کہ نشہ کی بلائے بے درماں
سے بنی نوع انسان کو نجات دلائی جائے۔ اور یہ امر بھی آپ پر بخوبی واضح ہو چکا ہے
کہ انسان جو اشرف المخلوقات ہے سرشار و مخمور ہونے کے بعد کس درجہ ذلیل
ہو جاتا ہے اور بہائم سے بھی اس کی حالت بدتر ہو جاتی ہے۔ اور دل و دماغ اور جگر مختلف
آلام و امراض کا شکار ہو جاتے ہیں۔ ان خرابیوں سے اپنی رعایا کو بچانے کے لئے
ہمارے آقائے ولی نعمت خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ نے کثیر مالی نقصانات کا بار بھی اپنے سر
لیا ہے۔ چنانچہ انجمن ہذا کی اعانت و معاونت کے لئے سالانہ دس ہزار کا مستقل گرانٹ
منظور فرمایا ہے۔ رپورٹ ہائے آبکاری کے ملاحظہ سے واضح ہوتا ہے کہ سنین سابقہ
میں شراب جو استعمال کی جاتی تھی اس کے مقابلہ میں ۱۳۴۸ف میں (۲۵) فی صدی کی
کمی واقع ہو گئی ہے۔ درختان سیندھی جو تا سے جاتے تھے انکی تعداد پانچ سال پہلے
زاید از ۹ لاکھ تھی مگر آخری رپورٹ محکمہ آبکاری سے جو سنہ ۴۸ف کی ہے۔ اس سے عیاں
ہے کہ تقریباً دو لاکھ درختوں کی کمی ہوئی ہے۔ یعنی یہ کہ ۸ لاکھ سے بھی کم درخت تا سے
جاتے ہیں۔ ان اعداد و شمار جو مختصراً بیان کئے گئے ہیں آپ پر منکشف ہو جائیگا کہ شراب
سیندھی کے استعمال میں معتد بہ کمی واقع ہو رہی ہے۔ رعایا کے سود و بہبود کے لئے
و مالی نقصان سے بچانے کے لئے نیز خوش اخلاق بنانے کے لئے ان کی صحت و

عافیت اچھی رکھنے کے لئے ان کے بال بچوں کو خوشحال اور فارغ البال بنانے
کے لئے انکا روپیہ جو اشیاء منشی کے خرید میں اور استعمال میں صرف ہوتا ہے وہ
روپیہ بچاکر ان کو پیٹ بھر روٹی کھلانے اور انکی ستر پوشی کے لئے کپڑا میسر آنے کے
لئے جبکہ ہمارے آقائے نامدار ظل سبحانی کے یہ خیالات ہوں اور حکومت آصفیہ
اس کوشش میں ہمہ تن مصروف ہو رعایا کو بھی چاہیے کہ وہ خود بھی انکے نقش قدم پر
گامزن ہو اور وہی مسلک اختیار کرے۔ جو ہمارے ظل اللہ کا اور حکومت کا ہے۔
پس میری صلاح و مشورہ یہ ہے کہ ہر شخص اپنے حلقہ کے ان بدنصیب بھائیوں کو جو
اس بلائے مے کشی اور مے نوشی اور اشیاء منشی کے استعمال میں مبتلا ہیں۔ نرمی
و نیت سے گفتگو کریں اور نصیحت وقتاً فوقتاً کرتے جائیں۔ اور بتدریج ان کو راستہ
پر لانے کی کوشش بلیغ کریں۔ یہ بہت ممکن ہے کہ بعض صورتوں میں آپ کے نصائح
سے وہ ناراض ہوں۔ لیکن انکی ناراضی کی ہم کو پرواہ نہ کرنی چاہیئے۔ بلکہ افہام و تفہیم
و مفاہمت کا سلسلہ ہم کو چاہیے کہ برابر جاری رکھیں۔ کیونکہ بفضل ایزد متعال آج
نہیں تو کل ان کے قلوب متاثر ہونگے۔ اور ایک آدمی بھی اگر راستہ پر آگیا تو ہم کو
یہ سمجھنا چاہیئے کہ ایک خاندان اصلاح پذیر ہوگیا۔ اور اس خاندان کا سلسلہ جب تک
جاری رہیگا اس کے مختلف افراد تا بقائے خاندان رو بہ اصلاح رہیں گے۔

میں اس سے زیادہ سر دست کچھ لکھنا نہیں چاہتا اور میرے اس مختصر مضمون
کو ختم کرنا چاہتا ہوں کہ خدائے قدیر ہمارے آقائے ولی نعمت خسرو دکن کو
سلامت باکرامت رکھے اور انکے عمر و اقبال میں دن دونی رات چوگنی ترقی عطا
فرمائے اور جملہ شاہزادگان بلند اقبال اور صاحبزادیان خوش خصال بہجت ابتہاج
کی نیک زندگی بسر کریں اور ہم سب رعایا برایا کو زیر سایہ ہمایونی امن چین کی زندگی
نصیب ہو اور ہمارے بادشاہ ذی جاہ کے دشمن مقہور ہوں اور ان کے جملہ بہی خواہ
ہمیشہ مسرور و شاد ماں رہیں۔ بہ محمد و آلہ الامجاد۔

ایک ہی پیالہ

بسلسلہ گزشتہ

ڈرامہ نگار
رام گنیش گڈکری

مترجم
نارائن راؤ صاحب باغات بنمیدار

باب ۳ منظر ۲

(مقام دار و منڈل۔ منڈل کے ارکان موجود ہیں۔ تلی رام بستر پر ہے)

ویدیا ۔ لفظی تکرار سے کیا نتیجہ ۔ میرا دعویٰ ہے کہ یہ دوائیں معمولی نہیں ہیں ۔ آنکھیں بندکر کے انہیں استعمال کرنا چاہیئے ۔

تلی رام ۔ یعنے استعمال کے بعد ہمیشہ کے لئے آنکھیں بند ہوجاتی ہیں ۔

جنو ۔ وہ تو ہر حالت میں ہمیشہ کے لئے بند ہوجاتی ہیں ۔ راجہ کے لئے پکائے ہوئے کھانے کا مزہ پہلے باورچی کو جس طرح چکھنا پڑتا ہے ۔ اسی طرح اگر بیمار کے ساتھ ویدیا کو دوا کھلانے کا رواج ہوتا تو یہ جان لیوا دوائیں بناتے وقت ویدیا اپنی سلامتی پیش نظر رکھتے ۔

تلی رام ۔ خدا جانے یہ دوائیں ہیں یا زہر ۔

ویدیا ۔ ویدیا پر اس طرح شک کرنا اچھا نہیں ہے ۔ ویدیا تو بیمار کا دوست ہوتا ہے ۔

تلی رام ۔ کیوں نہ ہو ۔ اگر یہ بات نہ ہوتی تو بیمار کے ساتھ کوئی ہمدردی کرتا ؟

ڈاکٹر ۔ سونیا بابو ۔ یہ علاج ہے یا بچوں کا کھیل ۔ ویدیا کی دوا سے بھی بیمار کو صحت ہوئی ہے ؟ انکی دوائی سے تو باپ دوا لے تو بیٹا صحت یاب ہوتا ہے ۔

ویدیا ۔ آپکا فرمانا ایک حد تک درست ہے ۔ ویدیا کی دوا سے بیٹا زندہ رہ بھی سکتا ہے لیکن ڈاکٹر کی دوا سے باپ تو مر ہی جاتا ہے ۔ لیکن بیٹا ڈاکٹر کے بل کے خوف سے جان چھوڑ دیتا ہے ۔

شاستری ۔ دوستو ۔ آیورویدا اور ڈاکٹری ان ناموں پر تم دونوں کا لڑنا فضول ہے ہوا کے جھونکے سے دنیا کا نقشہ بدل جائے تو دنیا میں زلزلہ پیدا نہیں ہوتا ۔

جب یہاں تک آئے ہو تو مل جل کر تلی رام کا علاج کرو۔ اور ہنسی خوشی اپنے گھر کا راستہ لو۔ تلی رام انکو نبض دکھاؤ۔ ڈاکٹر صاحب آپ مریض کے دائیں طرف امتحان کیجئے۔ ویدجی آپ بائیں جانب غور سے معائنہ کیجئے۔

ویدیا۔ افسوس شاستر سے تو مریض کے سیدھے طرف دیکھنا چاہیئے۔

ڈاکٹر۔ اچھا اپنی زبان باہر نکالو۔

ویدیا۔ شاستری مہاراج آپ ڈاکٹر کو زبان دیکھنے سے روک دیجئے۔ ابھی اس کا تصفیہ نہیں ہوا کہ زبان نجس کے حصہ میں ہے۔ اگر بیمار کو دو زبان ہوتے تو کوئی ہرج نہ ہوتا۔ اب زبان کے معاملہ میں ہم دونوں کی زبان بند ہے۔

ڈاکٹر۔ نبض کی رفتار بالکل سست ہے۔

ویدیا۔ نبض بہت تیز چل رہی ہے۔

ڈاکٹر۔ سردی کے اثر سے ہاتھ پیر ٹھنڈے ہیں۔

ویدیا۔ بخار سے جسم تنور بنا ہوا ہے۔

ڈاکٹر۔ نیند نہیں آتی۔

ویدیا۔ غنودگی دور نہیں ہوتی۔

ڈاکٹر۔ خون کا دوران کم ہو گیا ہے۔

ویدیا۔ خوں کے ابلنے کی نوبت آگئی ہے۔

ڈاکٹر۔ مقوی غذا سے خون کی مقدار بڑھانے کی ضرورت ہے۔

ویدیا۔ خون خارج کرنا چاہیئے۔

ڈاکٹر۔ ورنہ دق سے تپ دق کا اندیشہ ہے۔

ویدیا۔ ورنہ ورم بڑھ جانیکا خوف ہے۔

تلی رام۔ یہ تشخیص ہے یا دل لگی۔ ایک کہتا ہے زمین تو دوسرا کہتا ہے آسمان شاستری مہاراج مجھے مارنے کے لئے کیا ایک کافی نہیں تھا۔ جو دونوں کو بلا یا گیا ہے۔

ڈاکٹر۔ بات یہ ہے کہ جسم میں سیدھا بایاں حصہ تو ہوا ہی کرتا ہے۔ آدھے سر کی تکلیف میں درد ایک طرف ہوتا ہے۔ اسی طرح ایک آنکھ سے آشوب دور

ہوتے ہی دوسری آنکھ میں اس کا اثر پیدا ہو جاتا ہے
ویدیا۔ ہم دونوں کے علاج مختلف ہوتے ہیں یہ ظاہر ہے لیکن ہم دونوں کا اتفاق اختلاف میں ہی ہوا کرتا ہے۔
تلی رام۔ آپ اصحاب کی مرضی اس جسم کی گت آپ جو بنانا چاہیں بنائیں ایک حصہ دق سے متاثر تو دوسرے حصہ میں چربی کی زیادتی میں صحت ور حصہ کی طرف سے اچھا ہوں۔ اگر بیمار حصہ کی جانب سے مر بھی جاؤنگا تو اپنے آدھے جسم کا مردہ صحت ور حصہ سے اٹھا کر لیجانے کی ہمت باقی ہے۔ چلئے علاج شروع کر دیجئے۔
ڈاکٹر۔ اگر معقول علاج کیا جائے تو صحت ممکن ہے۔
ویدیا۔ مرض لاعلاج ہو گیا ہے۔
ڈاکٹر۔ دوا اور پرہیز سے مریض اچھا ہو جائیگا۔
ویدیا۔ امرت بھی پلائے جاں بر نہ ہو سکیگا۔
شاستری۔ بحث بند کیجئے۔ دوا ہونے دیجئے۔
ڈاکٹر۔ (خود) اب اس وید کو تو ضرب دار دہوکہ دینا چاہیئے۔ (ظاہر) میرے ساتھ کسی کو کر دیجئے دوا تیار کر کے بھجواتا ہوں۔ دوا شراب کے ساتھ روزانہ تین وقت پلائیے اور دوا پر صرف شراب ہی دینا ہوگا۔
ویدیا۔ یہ ہماری دوا ہے دن کو ایک مرتبہ استعمال کروائے شراب سے قطعی پرہیز ایک قطرہ بھی حلق سے نہ اترے۔
تلی رام۔ کیا کہا شراب کا ایک قطرہ نہ پینا چاہیئے۔ شاستری جی میں ایسے الفاظ سننا نہیں چاہتا۔ نکالو اس بدشعور کو (ویدیا سے) چلو اپنا منھ کالا کرو (ڈاکٹر سے) دوا بھیجئے تشریف لیجائیے۔ اس کو کہتے ہیں قسمت کا کھیل دوا کے طور پر شراب پینا شروع کیا تھا۔ اور آج شراب کی خاطر دوا پینے کی نوبت پر آگیا ہوں۔ خدا بخش کچھ بھی جو بھی موجود ہے لے آؤ۔
باقی

عالم ترک مسکرات

بلدہ و مضافات

جانرا میں ترک مسکرات کا پرچار

فتح دروازہ۔ حیدرآباد ۱۰ اردی بہشت ۱۳۵۱ف

جناب ڈسٹرکٹ جلم صاحب وکیل ہائیکورٹ و معتمد دیول بالاجی سوامی فتح دروازہ کی خواہش پر جناب بی راگھویندر راؤ صاحب پروپیگنڈسٹ صدر انجمن ترک مسکرات بغرض پرچار روانہ کئے گئے۔ صاحب موصوف نے میاجک لیانٹرن مظاہرہ کرتے ہوئے ترک مسکرات سے متعلق نصیحت آمیز تصاویر بتلائے۔ زائرین کو تلقین کی کہ ود نشیات کو ترک کر کے نہ صرف خود بلکہ آئندہ آنے والی نسلوں کے بھی خواہ بنیں۔ چونکہ ترک مسکرات میں دینی و دنیوی بہبودی مضمر ہے اسلئے نشیات کو ترک کر کے امن و امان کی زندگی بسر کریں۔ زائرین کی کافی تعداد تھی۔ لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ اور جلسہ شکریہ پر برخاست ہوا۔

محلہ رام کوٹ میں لیانٹرن شو

حیدرآباد ۲۴ اردی بہشت ۱۳۵۱ف

زیر اہتمام صدر انجمن ترک مسکرات محلہ رام کوٹ میں میجک لیانٹرن شو کا انتظام کیا گیا۔ مسٹر رامیا۔ مسٹر کلکرنی۔ اور مسٹر مہاگاؤں کرنے ایک روز قبل ... ترک مسکرات کا لٹریچر تقسیم کرتے ہوئے جلسہ کی اطلاع دی اور بروز ... نہ صرف حاضرین کو جمع کیا بلکہ جلسہ میں نظم برقرار رکھنے میں مصروف رہے رات کے ۸ بجے مسٹر مانک راؤ نائب معتمد صدر انجمن نے حاضرین کو عام فہم تلنگی میں مخاطب کیا ... لیانٹرن کے ذریعہ سبق آموز قصہ کا مظاہرہ کرتے ہوئے ... تقریر فرمائی

انجمن ترک مسکرات کا مستحسن اقدام

ماہی گیروں کے چودھریوں کو چائے پر دعوت

حیدرآباد ۳۰ ارادی بہشت ۱۳۵۱ ف

صدر انجمن ترک مسکرات کی جانب سے کل شام ساڑھے پانچ بجے شہر کے ماہی گیروں کے چودھریوں کو چائے پر مدعو کیا گیا تھا کہ انکے تعاون عمل سے طبقہ میں مسکرات کے استعمال کو روکنے کی تعمیری و اصلاحی تحریک آغاز کی جا... ان چودھریوں کو ایسے مشورے دئے جائیں جن پر عمل کر کے وہ اپنے طبقہ کو ... بچا سکیں۔ وقت مقررہ پر (۷۰) سے زاید چودھری دفتر تشریف لائے۔

نواب مرزا یار جنگ بہادر صدر نشین انجمن نے حاضرین کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ انجمن ترک مسکرات حضرت اقدس و اعلیٰ کے فرمان مبارک کی تعمیل میں قائم کی گئی ہے۔ اس انجمن کی نیز حکومت کی پالیسی یہ ہے کہ بغیر جبر و زیادتی افہام و تفہیم کے ذریعہ لوگوں سے نشیات چھڑائی جائیں۔ آپ چودھریوں کا فرض ہے کہ بحیثیت صدر برادری اپنے طبقے کی بھلائی کے خاطر اس کو راہ راست پر لانے کے لئے نشیات سے باز رکھیں۔ بنی نوع انسان سب ایک ہیں امیر و غریب کا امتیاز نہیں ہونا چاہیئے۔ اور اگر کوئی فرق ہوتا ہے تو اوصاف کی خوبی و بلندی کا جس پر فرد اور طبقہ کی نیک نامی کا انحصار ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر مہاتما گاندھی ہی کو لیجئے جو اپنے اوصاف و عادات کی وجہہ ساری دنیا میں مشہور ہیں۔ اس لئے بنی نوع انسان کے ہر فرد کا فرض ہے کہ اپنے عادات و اخلاق اور اطوار کو سنوارے۔ اس لئے آپ کا فرض ہے کہ اپنے طبقہ میں ایسے رسم و رواج کو جگہ نہ دیں جن سے عادات و اخلاق بگڑیں۔ سنا جاتا ہے کہ آپ کے طبقہ میں شادی بیاہ موت و زیست کے موقع پر نشیات پر کچھ نہ کچھ پیسہ صرف کیا جاتا ہے۔ جو درست نہیں ہے۔ اس سرمایہ پر صرف کرنے کے بجائے قوم کی فلاح و بہبود کے لئے تعمیری کاموں میں ...

کیا جاسکتا ہے۔ جس کی وجہ سے آپکا طبقہ دوسروں کے لئے قابل تقلید بن سکتا ہے۔ اور ساتھ ہی ملک کو ترقی کے اوج کمال پر پہنچایا جاسکتا ہے۔

تقریر جاری رکھتے ہوئے عالیجناب صدرنشین صاحب بہادر نے فرمایا کہ منشیات کے اثرات روزمرہ آپ کو سیندھی یا شراب خانوں کے باہر نظر آئینگے ان سے پتہ چلتا ہے کہ مسکرات کے استعمال سے نہ صرف خود استعمال کرنے والا برباد ہوتا ہے۔ بلکہ وہ اپنی آیندہ نسلوں کی تباہی کا باعث ہوتا ہے۔ مسکرات سے نہ صرف روپیہ اور وقت ضائع ہوتا ہے بلکہ ہر استعمال کرنے والے کی اخلاقی اور جسمانی حالت معیار سے بری طرح گر جاتی ہے۔ صوبہ مدراس کے امتناع مسکرات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ وہاں کی مالی، جسمانی اور اخلاقی حالت پہلے سے اب زیادہ بہتر ہوگئی ہے۔

تقریر ختم فرماتے ہوئے نواب صاحب نے چودھریوں سے اپیل کی کہ اپنے طبقہ میں ترک مسکرات کی مہم کا آغاز کر کے ملک و مالک کی خدمت کریں۔

نواب تحسین جنگ بہادر رکن انجمن ترک مسکرات نے بھی چودھریوں کو ترک مسکرات کی برائیوں سے آگاہ کرتے ہوئے اپیل فرمائی کہ منشیات میں جو روپیہ صرف ہوتا ہے اگر وہ قوم کی تعلیم و تربیت اور بہلائی میں صرف کیا جائے تو بہت فائدہ ہو سکتا ہے۔ آپ کا طبقہ سماجی اور معاشی حیثیت سے پست ہے اور یقین ہے کہ ترک مسکرات سے معیار بلند ہوگا۔ اور اس کے وقار میں اضافہ ہوگا۔ ورنہ "یکے نقصان مایہ دیگر شماتت ہمایہ" کا مصداق ہوگا۔

ان تقاریر سے متاثر ہو کر پھمیا چودھری شیخ پیٹھ۔ مدنال چلمیا وگا نڈلہ بابیا چودھریان کنڈیکل۔ چیر کا پنٹیا چودھری شیر آباد۔ مٹوتیا چودھری ڈھول پیٹھ مدنال نرسمیا چودھری خریت آباد۔ بیرو راج ملیا چودھری بھوسکا۔ پورم جلیل نرسیا نائب چودھری سلطان شاہی۔ سندر بالیا چودھری اکبر جاہ بازار نے عالیجناب نواب مرزا یار جنگ بہادر سے وعدہ کیا کہ آیندہ سے وہ شادی بیاہ غم و خوشی کے مواقع پر مسکرات پر کوئی رقم صرف نہیں کرینگے۔ بجائے اس کے وہ رقم قوم کے تعمیری کاموں میں صرف کی جائے گی۔

ممالک محروسہ سرکار عالی کی اضلاع و دیہات میں

یوم ترک مسکرات کے شاندار جلسے و جلوس

کئی انجمنیں قایم ہوئیں۔ کئی افراد نے اقرار ترک مسکرات کیا

مستقر ضلع محبوب نگر میں یوم ترک مسکرات

حاضرین کی تواضع شربت اور فواکہات سے کی گئی

جناب معتمد صاحب انجمن ترک مسکرات محبوب نگر اطلاع دیتے ہیں کہ بتاریخ ۹ فروری بوقت ۵ ساعت شام مولوی حسن علی مرزا صاحب صدر انجمن وکلاء و معتمد انجمن ترک مسکرات کے مکان میں شاندار طریقہ پر منایا گیا۔ پانچ بجے طلباء کی ایک کثیر تعداد نے ترک مسکرات کے خوشنما جھنڈیاں لیئے ہوئے بشکل جلوس تمام آبادی کی گشت لگایا۔ اور ساڑھے ۶ بجے جلوس جلسہ گاہ پہنچا۔ بصدارت جناب مولوی عبدالرحیم صاحب ناظم عدالت جلسہ منعقد ہوا۔ جناب معتمد صاحب انجمن نے فرمان اقدس و اعلیٰ اور اپیل نواب مرزا یار جنگ بہادر پڑھ کر سنائی۔ مولوی محمد عبدالرزاق خانصاحب مولت وکیل۔ پنڈت نرسہوان راؤ صاحب وکیل و عبدالرزاق صاحب طالب علم کی تقریریں ہوئیں! جس کے بعد صدر جلسہ نے پرجوش تقریر کی۔ بعد ختم جلسہ شرکا کی جو عہدہ داران مقامی و وکلاء و معززین عام رعایا و طلباء پر مشتمل تھے۔ شربت اور فواکہات سے تواضع کی گئی۔

قصبہ بادے پلی (ضلع محبوب نگر) میں یوم ترک مسکرات

چند اشخاص کا اقرار ترک مسکرات

جناب کاشی رام صاحب شرما معتمد مقامی انجمن ترک مسکرات بذریعہ مراسلہ (۲۵) مورخہ ۳۰ فروری ۱۳۵۱ف اطلاع دیتے ہیں کہ ایک ہفتہ قبل ہی وال پوسٹرس چسپاں کیئے گئے اور آبادی میں اشتہارات تقسیم کیئے گئے۔ ۲۹ فروری ۱۳۵۱ف کو شام کے ساڑھے پانچ بجے بصدارت جناب ... صاحب مارکٹ جلسہ عام منایا گیا۔ جناب ... ایس۔ رام راؤ صاحب، جناب جے۔ سیتا نارا ینا صاحب، جناب کاشی رام شرما صاحب، جناب چکرا پانی صاحب منیجر سیل سوسائٹی اور جناب کمنڈے راؤ صاحب کی تقریریں ہوئیں۔ ان کے بعد صدر جلسہ نے عوام کو مسکرات کے استعمال کو ترک کرنے کی تلقین ... چنانچہ چند اشخاص نے ترک مسکرات کا اقرار کیا۔ اور اقرار ناموں پر دستخطیں بھی کیئے۔

لکشٹی پیٹھ ضلع آصف آباد۔ رسالہ کی خریداری

جناب منصف صاحب عدالت لکشٹی پیٹھ ضلع آصف آباد کا ایک مراسلہ مظہر ہے کہ ... یوم ترک مسکرات شاندار پیمانے پر منایا گیا۔ مقامی عہدہ داران و معززین نے ... باب بنانے میں کافی حصہ لیا۔ چنانچہ تحصیلدار صاحب تعلقہ لکشٹی پیٹھ نے ذریعہ ... ن و عہدیداران دیہی اشتہارات کے تقسیم کرنے اور تشہیر کرنے کا انتظام فرمایا جناب تول راجنا صاحب وکیل جناب بچنا صاحب دوکاندار عوام کو جلسہ و جلوس ... ہونے کی ترغیب دیتے رہے اور صدر مدرس صاحب نے نظم و نسق برقرار ... اساتذہ و دیگر کارکنان ترک مسکرات گیت گاتے ہوئے آبادی میں ... گئے۔ اور وکلفنڈ کے باغ میں یہ جلوس ٹھہر گئے۔ جہاں جناب مولوی خواجہ ... نی صاحب منصف تعلقہ لکشٹی پیٹھ کی صدارت میں جلسہ عام منعقد ہوا مولوی ... ل صاحب پیشکار تحصیل اور مولوی عبدالحمید خاں صاحب صدر مدرس کی اردو

اور جناب تول راجا صاحب وکیل کی تلنگی تقریریں ہوئیں۔ ازاں بعد صدر جلسہ نے زبان مبارک حضرت اقدس واعلیٰ اور تقریر دلپذیر ہز ہائینس جنرل والا شان پرنس آف برار کو حاضرین کو سنانے کی عزت حاصل فرمائی۔ یہ امر باعث مسرت ہے کہ بعض اصحاب نے رسالہ ترک مسکرات کی خریداری کا وعدہ فرمایا ہے۔

سرپور میں یوم ترک مسکرات

مراسلہ از محکمہ تحصیل تعلقہ سرپور ضلع عادل آباد مظہر ہے کہ:۔

شام کے وقت ایک جلوس ترتیب دیا گیا۔ طلباء و عہدیداران مقامی اور رعایا شریک جلوس تھی۔ شراب نوشی کے نقصانات کو ظاہر کرنے والے اشعار و اقوال اردو و تلنگی زبانوں میں لکھے ہوئے کپڑے کو طلباء لئے ہوئے تھے جلوس کی واپسی پر منقد ولد بازار میں بصدارت جناب یوسف الدین صاحب ایچ۔ سی۔ ایس۔ دوم تعلقدار جلسہ عام منعقد کیا گیا جس میں اردو و تلنگی زبانوں میں موثر تقریریں کی گئیں۔ اور طلباء نے نظمیں سنائیں۔

مستقر تعلقہ یادگیر ضلع گلبرگہ شریف میں عظیم الشان جلسہ

کئی نشہ بازوں کا تحریری اقرار ترک مسکرات

جناب تحصیلدار صاحب کی دلچسپی

۲۹ فروردی ۱۳۵۱ف بوقت ۶ بجے شام بمقام یادگیر یوم ترک مسکرات نہایت دھوم سے منایا گیا۔ اس قدر کامیاب جلسہ شاید ہی یادگیر کی تاریخ میں ہوا ہو۔ بہ تعمیل اپیل و اعلان صدر انجمن ترک مسکرات حیدرآباد جناب ونکوب راؤ صاحب بی۔ اے تحصیلدار یادگیر نے بتاریخ ۲۵ فروردی ۱۳۵۱ف بہ طلبی جمیع عہدیداران مقامی و وکلاء و معززین و ارکان لوکل بورڈ و ارد کمشنران انتظامات جلسہ کی نسبت ایک کمیٹی کا انعقاد فرمایا جس میں جلوس و انتظام تقاریب وغیرہ کی ضمن میں تفصیلی پروگرام ترتیب دیا گیا۔ حسب پروگرام بتاریخ ۲۹ فروردی ۱۳۵۱ف ٹھیک ۵ بجے جمیع عہدیداران مع اسٹاف

وصدر مدرس صاحبان مدرسہ فوقانیہ و مرکزی و تحتانیہ معہ اسٹاف وطلباء و وابستے اسکوٹس عمارت فوقانیہ عثمانیہ میں جمع تھے ۔ مولوی سید حسین صاحب وکیل و انعام دار نگمت گڑہ کے زیر جلوس کے انتظامات تفویض تھے ۔ صاحب ممدوح کے زیر ہدایات اہل اسلام و ہنود کے رضا کاران بھی اپنی خدمات ہمدردانہ و اتحاد عمل کے ساتھ سرگرم انتظام تھے پولیس کا بھی معقول انتظام تھا ۔ ٹھیک چھ بجے جناب تحصیلدار صاحب و مددگار صاحب مہتمم کوتوالی کے تشریف لاتے ہی یہ پرشان جلوس معصوم طلباء مدرسہ کے " چھوڑو جناب چھوڑو ۔ سیندھی شراب چھوڑو " ترانہ کے ساتھ پوری آبادی میں گشت کرتا ہوا عام جلسہ یعنی میدان بازار روبرو دفتر منتظم کوتوالی پہنچا ۔ جو زیر اہتمام پیشکار صاحب سینٹری انسپکٹر صاحب تحصیل کافی فرش و فرنیچر کے علاوہ مختلف قطعات و رنگ برنگ کے جھنڈیوں سے آراستہ کیا گیا تھا ۔ جناب صدر مدرس صاحب مدرسہ فوقانیہ عثمانیہ کی صدارت میں جلسہ کا آغاز قرأت سے ہوا ۔ مدرسہ کے بچوں نے اردو نظمیں سنائیں ۔ بعد مسٹر کشن راؤ مددگار مدرس فوقانیہ و مسٹر ملکارجن مالی پٹیل کندکور نے بزبان کنڑی موثر تقریر فرمائی ۔ مولوی محمد اسمعیل صاحب وکیل نے مختلف مقدس آیات قرآنی کا حوالہ دیتے ہوئے ایک بسیط فاضلانہ تقریر فرمائی ۔ مولوی محمد علی صاحب ناشر امداد باہمی نے اپنے خاص انداز میں مے خواری کی برائیوں کا اظہار فرمایا ۔ و نیز موجودہ نازک حالات حاضرہ کا اظہار کرتے ہوئے مقامی رعایا سے سرکار کی ہر اصلاحی و فلاحی پالیسی سے تعاون و اشتراک عمل کی اپیل کی ۔ زاں بعد ڈاکٹر حکیم محمود حسین خان صاحب منتظم کوتوالی اسٹیشن موزیا دگیر نے نہایت ہی دلچسپ پیرایہ میں مسکرات کی برائیوں اور اس کے اجتناب کے طریقوں کو ظاہر فرمایا ۔ زاں بعد حاضرین میں سے بعض اشخاص نے موثر نظمیں بھی سنائی ۔

مختلف اشخاص نے تحریری وعدے و اقرار ترک مسکرات کئے ۔ حاضرین میں سے سائبیا بینڈر جو عادی نشہ باز تھا ۔ استادہ ہوکر اوسی وقت جلسہ عام میں اپنی عملی ترک مسکرات کا اقرار کیا جس پر تحصیلدار صاحب نے اوسی وقت ایک شملہ عطا فرمایا جس سے بڑی حد تک حاضرین متاثر ہوئے ۔

زاں بعد مقامی انجمن ترک مسکرات کی تشکیل حسب ذیل اعلان کیا گیا ۔

(۱) صدر . . . . جناب ونکوب راؤ صاحب بی اے تحصیلدار
(۲) نائب صدر . . . . . . پنڈت سنور رود ریا صاحب
(۳) معتمد . . . . جناب مولوی محمد رضا صاحب وکیل
(۴) نائب معتمد . . . . . . جناب مولوی محمد عبدالرحیم صاحب وکیل
(۵) ارکان . . . . . . مولوی حاجی محمد خواجہ صاحب سوداگر
پنڈت بھیم سین راؤ صاحب وکیل
مولوی سید عبدالقادر صاحب پیر ساہو
جناب گوندیا صاحب کومکل ساہو
جناب حاجی محمد قاسم صاحب احمد
جناب رام ناتھ صاحب ساہو
مولوی سید حسین صاحب وکیل
پنڈت پیر نواس راؤ صاحب ولیپاڈر یہ یادگیر

جناب صدر کے مختصر خطبہ کے بعد مولوی محمد رضا صاحب جدید منتخبہ معتمد انجمن ترک مسکرات یادگیر نے حاضرین و جمیع رفقاء کار کا شکریہ ادا کرتے ہوئے حضور پرنور اعلیحضرت بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی وخانوادہ آصفی کے ازدیاد عمر و اقبال کے لئے دعا کی۔

جناب تحصیلدار صاحب نے اپنی جانب سے عام پبلک کے لئے لیموشربت کا خاص انتظام فرمایا تھا۔ علاوہ ازیں صاحب ممدوح نے ہر دو رضاکاران اہل اسلام و ہنود کی بہ عطائے اک اک تمغہ نقرہ حوصلہ افزائی فرمائی۔

کشٹگی میں شاندار جلسہ
ایک شرابی مدرس صاحب کی آپ بیتی

جناب معتمد صاحب مقامی انجمن ترک مسکرات کی رپورٹ سے ظاہر ہے کہ کشٹگی میں یوم ترک مسکرات کامیاب طریقہ پر منایا گیا۔ تقریباً ۵ بجے سکوٹس اور

طلباء کا ایک جلوس لٹریچر تقسیم کرتے ہوئے آبادی میں گشت لگایا۔ طلباء ترک مسکرات سے متعلقہ نصیحت آمیز جملے جلی حروف میں لکھے ہوئے تختیاں لئے ہوئے تھے۔

مدرسہ وسطانیہ کی بازی گاہ پر بصدارت جناب بلونت راؤ صاحب گھاٹے منصف جلسۂ عام منعقد کیا گیا۔ جس میں عہدیدار و وکلاء صاحبین کے علاوہ تجارت پیشہ اور خوش باش حضرات بھی کافی تعداد میں شریک تھے۔

جناب صدر کی افتتاحی تقریر کے بعد جناب بھیما چاری صاحب وکیل چلگرہ نے سال گزشتہ کی رپورٹ پڑھ کر سنائی جو باتفاق آراء منظور کی گئی۔ جناب کے نارائن راؤ صاحب وکیل نے سرکار عالی کی پالیسی کا اظہار کرتے ہوئے عوام سے اپیل کی کہ رسالہ ترک مسکرات کی خریداری قبول کریں اور ٹمپرنس ہال کی تعمیر کے لئے فراخ دلی سے چندہ دیں۔ جناب مدھوا چاری صاحب نے ایک مختصر ڈرامہ پڑھ کر سنایا جو خاص طور پر اس موقع کے لئے لکھا گیا تھا۔

جناب یچ۔ کے۔ جوشی صاحب وکیل اور ایم سہا دیویا صاحب مددگار مدرس کی تقریریں بزبان کنڑی ہوئیں۔ جناب سری پت راؤ صاحب اول مددگار نے اردو میں حاضرین کو مخاطب کیا۔ ازاں بعد جناب محمد اسمٰعیل صاحب بخاری مدرس نے موثر انداز میں ذاتی حالات کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ ایک زمانہ میں بہت مالدار تھے۔ ان کے کارخانہ میں سینکڑوں کام کرتے تھے۔ لیکن سیندھی شراب کی عادت نے انہیں تباہ و برباد کر ڈالا۔ تمول ان کے لئے اب ایک خواب سا رہ گیا ہے۔ دولت کے ساتھ صحت جو ہزار نعمتوں کے مماثل ہے۔ بھی جاتی رہی۔ لیکن شکر ہے جناب عبدالرزاق صاحب مدرس کا کہ بروقت ترک مسکرات کی تلقین کر کے دوستی کا فرض ادا کیا۔ چنانچہ کچھ عرصہ ہوا کہ جناب محمد اسمٰعیل صاحب بخاری صاحب نے مئے خواری کو خیر باد کہا ہے۔ جناب شیام راؤ صاحب وکیل نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ منشیات کی دوکانیں آبادی سے قریب نہ رکھی جائیں۔ ازاں بعد جناب سجاد حسین صاحب رزاقی تحصیلدار تعلقہ کشٹگی نے پرجوش تقریر فرمائی جو پر از معلومات تھی۔

جناب صدر نے اپنی اختتامی تقریر میں فرمایا کہ ہم کو عوام کے جذبات سے اپیل کرتی ہے چونکہ یہ کام تعلیم یافتہ طبقہ کا ہے اور وہ اسی وقت عوام کو نصیحت کرنے کے مستحق ہونگے جبکہ وہ خود اپنی اصلاح کریں۔

جناب سری پت راؤ صاحب نگرانکار صدر مدرس نے صدر و حاضرین جلسہ کا شکریہ ادا کیا اور اون طلبار کو جنھوں نے اس پروگرام میں حصہ لیا تھا۔ انعامات تقسیم کرنے پر جلسہ رات کے ۹ بجے برخاست ہوا۔

قصبہ ہنڈے بلی میں یوم ترک مسکرات

(۳۰) افراد نے مسکرات کو ترک کرنیکا اقرار کیا

جناب ایم بسوا راجیا صاحب معتمد اطلاع دیتے ہیں کہ بصدارت جناب محمد عبدالقیوم صاحب صدر مدرس مدرسہ تحتانیہ قصبہ بڑا جوش و خروش کے ساتھ جلسہ یوم ترک مسکرات منایا گیا۔ تقریباً ایک ہزار کا مجمع تھا۔ اور (۱۶) حضرات نے حاضرین کو مخاطب کیا۔ ترک مسکرات سے متعلقہ لٹریچر کافی مقدار میں تقسیم کیا گیا۔ کارروائی جلسہ کا اتنا اثر ہوا کہ جلسہ کے اختتام پر (۳۰) افراد نے مسکرات کو استعمال ترک کرنیکا وعدہ کرتے ہوے اقرار ناموں پر دستخطیں کیں۔

مستقر تعلقہ عالم پور میں جلسہ یوم ترک مسکرات

مراسلہ محکمہ تحصیل تعلقہ عالم پور ضلع رائچور نشان (۴۲۶) مورخہ یکم اردی بہشت ۱۳۵۱ف منظہر ہے کہ:۔

بتاریخ ۲۹ فروردی ۱۳۵۱ف مستقر تعلقہ عالم پور میں یوم ترک مسکرات منایا گیا جملہ دفاتر کے عہدیدار اساتذہ۔ طلبار اور عوام نے بہ تعداد کثیر حصہ لیا۔

جلسہ عام میں نشئی اشیاء کے استعمال کی خرابیاں بیان کی گئیں زاں بعد مجمع بہ شکل جلوس اشتہارات وغیرہ تقسیم کرتے ہوے گشت لگایا۔ بازار میں دو مقامات پر جلسے منعقد کئے گئے۔ جہاں اثر آفرین تقریریں کی گئیں۔ عوام پر صدر انجمن کے اغراض و مقاصد بطور احسن ظاہر کئے گئے۔ بطور مجموعی یوم کامیاب رہا۔

مستقر ضلع بیڑ میں یوم ترک مسکرات کا شاندار جلسہ

جناب سید انیس الدین احمد صاحب معتمد انجمن ترک مسکرات بیڑ کا مراسلہ مظہر ہے کہ:۔

یوم ترک مسکرات کے سلسلہ میں ایک جلسہ طلب کیا گیا جسمیں مستقر کے سربرآوردہ ہندو و مسلم اشخاص کی متفقہ رائے کے بموجب طے کیا گیا کہ مستقر پر یوم ترک مسکرات منایا جائے چنانچہ نظام العمل ترتیب دیا جاکر طبع کیا گیا۔ انجمن اسلامیہ کے طلباء و مدرسین کا جو خاص وردی میں ملبوس تھے۔ جلوس ترتیب دیا گیا۔ جلی حروف میں "انجمن ترک مسکرات" لکھا ہوا ایک بڑا کپڑا جلوس کے سامنے رضاکار پکڑے ہوئے تھے۔ اس کپڑے پر فرمان مبارک۔ شہزادہ والا شان پرنس آف برار کی تقریر اور سنہ ۱۳۴۰ف سے سنہ ۱۳۵۰ف تک صدر انجمن کی جد و جہد کو واضح کرنے والے تصاویر بھی چسپاں کئے گئے تھے۔ تمام طلباء کے ہاتھ میں زرد کپڑے کی چھوٹی چھوٹی جھنڈیاں دی گئی تھیں جس پر "جلوس ترک مسکرات" لکھا ہوا تھا۔ حسب نظام العمل یہ جلوس ایک بجے قلعہ سے نکل کر نظم پڑھتے ہوئے محبوب گنج پہنچا۔ جہاں پر مدرسہ فوقانیہ کے اسکوٹس باجے کے ساتھ شریک جلوس ہوئے۔ جیسے جیسے جلوس آگے بڑھتا گیا عوام اس میں شریک ہوتے رہے۔ سیندھی خانہ سے کچھ فاصلہ پر جلوس ٹھہر گیا اور پوری نظم پڑھ کر آگے بڑھا۔ اس طرح یہ جلوس ۴ بجے سینما ہال پہنچا۔ پولیس کا خاص انتظام تھا۔ جلوس کے پہنچنے تک ہی سینما ہال حاضرین کر کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ وقت مقررہ پر عالیجناب مولوی سید کلیم الدین صاحب قادری اول تعلقدار ضلع بیڑ کی صدارت میں قرأت اور پیرا تحفنا سے کارروائی جلسہ کا آغاز ہوا

جناب پرشوتم راؤ صاحب وکیل نے بزبان مرہٹی تقریر کی اور ایک نظم بھی پڑھی۔ جناب بشیر الدین احمد صاحب مدرس کی اردو نظم خوانی کے بعد جناب ہیرالال صاحب کوٹیچہ نے ہندوستانی میں تقریر کی۔ جناب حافظ سید انوار الحسن صاحب ہاشمی نے رپورٹ کارگزاری سناتے ہوئے تقریر فرمائی۔ زاں بعد صدارتی تقریر ہوئی۔ عام جلسہ میں یہ طے پایا کہ ہفتہ میں دو مرتبہ طلباء کے جلوس کا انتظام کیا جائے۔ جس میں طلباء نظم پڑھتے آبادی میں گشت کریں۔ حاضرین سے ٹمپرنس ہال کی تعمیر کے لئے چندہ اور مواضعات میں اس تحریک کو چلانے کے لئے امداد دینے کی استدعا کی گئی۔

حاضرین جلسہ نے باواز بلند یہ عہد کیا کہ وہ خود مسکرات سے مجتنب رہینگے اور اپنے بھائیوں میں بھی اجتناب کی تلقین کرینگے۔

سال رواں کے لئے حسب ذیل حضرات پر مشتمل ایک مجلس منتخب کی گئی۔

صدر . . . . . عالیجناب مولوی سید کلیم الدین صاحب قادری ایچ سی ایس
نائب صدر . . . . . جناب حکیم محمد یوسف صاحب نیر
معتمد . . . . . جناب سید انیس الدین احمد صاحب وکیل
اراکین . . . . . جناب محمد صفدر علی صاحب دیشمکھ وکیل
جناب پرشوتم راؤ صاحب
جناب عزیز محمد خانصاحب منتظم پولیس (وظیفہ یاب)
جناب ہیرالال صاحب کونٹیچہ
جناب بیان کنور صاحب
جناب حاجی محمد جمال الدین صاحب
جناب خواجہ سید محمد الدین صاحب وکیل

آخر میں جناب سید محمد حسین صاحب قادری مہتمم صدر خزانہ ضلع بیڑ نے خانوادہ آصفی کی عمر و اقبال کی ترقی کے لئے دعا مانگی - شاہ عثمان زندہ باد کے فلک شگاف نعرے بلند کرتے ہوئے حاضرین جلسہ برخاست ہوئے -

متعلقہ تعلقہ پاٹودہ (ضلع بیڑ) اور دیہات میں یوم ترک مسکرات کے باقاعدہ انتظامات

تاریخ مقررہ (۲۹ فروردی ۱۳۵۱ف) پر یوم ترک مسکرات جوش و خروش کے ساتھ منانے کیلئے تعلقہ ہذا کے دیہات کے چار حلقے کئے جاکر ہر حلقہ پر جن جن اشخاص کا انتخاب کیا گیا تھا - جو حسب ذیل ہے - ان اصحاب کو لکھا گیا کہ ایک روز قبل اپنے اپنے حلقہ احباب میں پہنچکر اپنے حلقہ کے اطراف و اکناف کے مواضعات کی رعایا اور اہلیان دیہی کو طلب کر کے تاریخ مقررہ پر یوم ترک مسکرات کی کمیٹی منعقد کی جاکر متعلقہ ادب مذکورہ بالا کے جو کاپیاں موصول ہوئے تھے - وہ رعایا میں تقسیم کرنے کے لئے انکے ساتھ دے گئے اور انکو تاکید کی گئی کہ یوم ترک مسکرات کے فوائد کو بخوبی ذہن نشیں کرائیں

(۱) حلقہ پاڈلی . . . . . گرداور صاحب

(۲) حلقہ پونڈول . . . . . . جناب محمد حسین صاحب صیغہ دار
(۳) حلقہ مانور . . . . . . جناب منتظم صاحب کوتوالی آبکاری مانور
(۴) حلقہ سونابڑہ . . . . . . جناب گوبند راؤ صاحب محرر رجسٹری

اور خود مستقر پر ایک حلقہ قائم کرکے اطراف واکناف کی رعایا اور عہدیداران دیہی کو طلب کرکے تاریخ مقررہ ۲۹ ہر فروردی ۱۳۱۵ف کے روز جوش وخروش کے ساتھ جلسہ منعقد کیا گیا۔ بموجب پروگرام جناب راجیندر راؤ صاحب اہلکار نرسنگ راؤ صاحب وکیل جناب یار ابن راؤ صاحب نقدی نویس اور جناب امود عمر صاحب نے تقریریں کیں۔ جناب یوسف الدین صاحب مدرس مدرسہ تحتانیہ پاٹودہ نے نظم پڑھی۔ جناب صدر مدرس صاحب مدرسہ تحتانیہ پاٹودہ معہ اسٹاف وبچوں کے ترانہ یوم ترک مسکرات گاتے ہوئے نکل کر آبادی سے گزرتے ہوئے مقام جلسہ کلب مستقر پاٹودہ حاضر ہوئے تھے بہرحال یہ جلسہ کامیاب رہا اور تحصیل سے اس کی نسبت خاص طور پر کوشش کی گئی تھی۔

بھالکی میں انجمن کا قیام

جناب مولوی مرزا فضل اللہ بیگ صاحب وکیل بھالکی ضلع بیدر اطلاع دیتے ہیں کہ بتاریخ ۲۹ ہر فروردی ۱۳۱۵ف یوم ترک مسکرات کا جلسہ اعلیٰ پیمانہ پر منایا گیا۔ اور تحریک کو جاری رکھنے کے لئے حسب ذیل انجمن قائم کی گئی۔

صدر	جناب مولوی مرزا فضل اللہ بیگ صاحب وکیل
معتمد	تا انتخاب ثانی صدر صاحب
خازن	جناب مولوی محمد حفیظ حسین صاحب سوداگر بھالکی

ارکان

جناب نرت شیٹی صاحب اسٹوری۔ جناب مولوی سید مظفر علی صاحب سوداگر
〃 گنڈو یا نانک صاحب ساہو 〃 〃 مرزا بیگ صاحب ترکمان سوداگر
〃 سا سیا صاحب 〃 قاضی محمد محمود علی صاحب
〃 پنڈت ناگیا صاحب وکیل 〃 محمد عبدالعزیز صاحب افتخاری سوداگر
〃 مولوی امیر علی صاحب سوداگر

قصبہ آشٹی (ضلع پربھنی) میں شاندار جلسہ

(۱۸) ارکان پر مشتمل انجمن ترک مسکرات کا قیام

(۱۳۲)

مرسلہ از دفتر شفاخانہ یونانی سرکار عالی قصبہ آشٹی تعلقہ پاتھری ضلع پربھنی نشان م ۳۰ ہر فروردی ۱۳۵۱ف کے ذریعہ جناب مولوی قاضی حکیم عبد اللطیف صاحب قریشی مہتمم شفاخانہ یونانی جو داعی جلسہ ہیں اطلاع دیتے ہیں کہ :-

بتاریخ ۲۹ ہر فروردی ۱۳۵۱ف دواخانہ یونانی سے بوقت چار ساعت جلوس نکلا۔ جلوس میں طلبا، نظم پڑھتے ہوئے آبادی میں گشت لگائے اور جلوس ٹھیک پانچ بجے دواخانہ پہنچا۔ حاضرین کی تعداد سات سو سے زیادہ تھی جلسہ بمقام دواخانہ زیر صدارت مولوی غلام احمد صاحب زمیندار آشٹی منعقد ہوا۔ اس جلسہ میں مندرجہ ذیل اصحاب کے پر اثر تقاریر ہوئیں۔ جناب قاضی حکیم عبد اللطیف صاحب قریشی مہتمم دواخانہ یونانی، جناب راؤ صاحب جناب شنکر نیب صاحب۔ طلبا، مدرسہ۔ جناب جینت راؤ صاحب مددگار مدرس جناب عبد الرحمن صاحب تاجر جناب دامودھر راؤ صاحب مددگار مدرس جناب عبد الصمد خانصاحب پیش امام جناب سکیشور صاحب گنپت راؤ صاحب مددگار مدرس۔ جناب مولوی قاضی حکیم عبد اللطیف صاحب قریشی نے جلسہ کے اغراض و مقاصد بیان کئے اور اس جلسہ میں فرمان مبارک اور پیام حضرت ولیعہد بہادر کے سنانے کی عزت حاصل کی۔ اور مسکرات کے نقصانات کو واضح کرتے ہوئے چشم دید واقعات کو اور تجربے بیان کئے۔ صدر نشین صاحب جلسہ نے دیگر مقررین کی تقریروں پر تبصرہ کرتے ہوئے مختلف مثالوں سے مسکرات کے نقصانات کو واضح فرمایا۔ اور جناب مولوی قاضی حکیم عبد اللطیف صاحب قریشی نے تمام شرکائے جلسہ کی رائے سے یہ طے فرمایا کہ "یوم ترک مسکرات کے تاثرات قائم رکھنے کے لئے اور ہمیشہ یہ قومی تعمیری کام کو جاری رکھنے کے لئے ایک کمیٹی قایم کی جائے چنانچہ ایک کمیٹی جو اٹھارہ ارکان پر مشتمل ہے قائم کی گئی۔ اور چندہ مبلغ اٹھارہ روپیہ صدر انجمن ترک مسکرات کو روانہ کیا گیا آخر میں جناب صدر صاحب موصوف نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا اور جلسہ دعائے سلامتی [illegible] پر ختم ہوا۔ جناب مولوی قاضی حکیم عبد اللطیف صاحب قریشی [illegible] غلام احمد صاحب

زمیندار آشٹی و دیگر معاونین جلسہ نے اس کار خیر میں ہاتھ بٹا کر ایک کمیٹی قائم فرمائی اور مبلغ اٹھارہ روپیہ صدر انجمن کو ایصال فرما کر اظہار تشکر کا موقع دیا۔ ہم امید کرتے ہیں کہ آئندہ بھی اس قومی تعمیری کام میں اسی طرح دلچسپی لیتے رہیں گے۔

قصبہ ملدرگ میں یوم ترک مسکرات کئی شرابیوں نے اقرارناموں پر دستخط کئے

قصبہ ملدرگ میں بتاریخ ۲۹ ؍ فروردی ۱۳۵۱ف بمقام چاوڑی بصدارت پنڈت بھاسکر راؤ صاحب وکیل ہائیکورٹ یوم ترک مسکرات منایا گیا۔ بلا قید ملت و مذہب کثیر تعداد میں اشخاص اور عہدیداران مقامی شریک جلسہ تھے۔ حمد سے جلسہ کا آغاز کیا گیا۔ اور ترک مسکرات کی متعلقہ نظم کمال صاحب نے سنائی اور مولوی سید رفیع الدین صاحب وکیل نائب معتمد۔ مسٹر وینکٹیش راؤ وکیل ہائی کورٹ رکن انجمن۔ مسٹر باپو راؤ وکیل و معتمد انجمن نے بزبان اردو اور مسٹر بھیم راؤ اور مسٹر الشونت راؤ دیسائی نے بزبان مرہٹی تقریر کی۔

نتیجتاً اس جلسہ میں بعض منشیات استعمال کرنے والوں نے اقرارنامہ ترک مسکرات پر دستخط کئے۔ طلبا مدرسہ نے حضرت اقدس و اعلیٰ کے لئے خوش الحانی سے دعا مانگی۔ حاضرین سے آمین کی آوازیں بلند ہوئیں۔ صدر نشین جلسہ نے تقاریر پر ایک مختصر تبصرہ کیا اور ایک موثر تقریر فرمائی۔ معتمد انجمن نے شکریہ ادا کیا

قصبہ مناپیٹھ میں یوم ترک مسکرات

ایک جلوس ترتیب دیا گیا جس میں عہدیداران دیہی صدر مدرس و مدرس صاحبان و دیگر حضرات شریک تھے۔ یہ جلوس آبادی میں گشت لگاتا ہوا۔ ایک بڑے میدان میں پہنچا۔ جہاں پر ایک عام جلسہ منعقد کیا گیا۔ جناب مرزا امام بیگ صاحب نے ایک بسیط تقریر فرمائی۔ جس کا حاضرین پر اچھا اثر ہوا۔

بسمت نگر میں انجمن کا قیام

مراسلہ دفتر تحصیل تعلقہ بسمت نگر نشان (۵ ۱۱۴) مورخہ　　۱۳ ار دی بہشت ۱۳۵۱ ف منظہر ہے کہ :-

۲۹ فروردی ۱۳۵۱ف شام کے ۵ بجے ۔ مدرسہ وسطانیہ سے جلوس نکلا جو آبادی میں گشت لگاتا ہوا (۶) بجے دفتر تحصیل پہنچا جہاں بصدارت جناب منصف صاحب تعلقہ بسمت نگر جلسہ منعقد ہوا - اسکوٹس ترک مسکرات کے گیت (مرہٹی زبان میں) گاتے ۔ جناب سبحان علی صاحب مدرس نے نظم پڑھی ۔ پنڈت وشنوناتھ راؤ صاحب وکیل اور جناب گنپت راؤ صاحب پٹکی مدرس کی مرہٹی تقریریں ہوئیں ۔ جناب محمد عبد اللہ خاں صاحب وکیل اور جناب وشنو پنت صاحب اول مددگار مدرس کی اردو تقریر اور انگریزی تقریر علی الترتیب ہوئیں ۔ جناب صدرنشین صاحب جلسہ نے اپنی فاضلانہ تقریر میں منشیات کی برائیوں کو ظاہر فرمایا اور اپنی ایک نظم بھی سنائی ۔

آخر میں جناب محمد فرید مرزا صاحب بی اے تحصیلدار نے قیام انجمن کی تحریک پیش فرمائی اور صدارت کے لئے جناب وشوا ناتھ راؤ صاحب وکیل کا نام پیش فرمایا جو باتفاق آراء منظور کیا گیا ۔ ازاں بعد جناب عبد اللہ خاں صاحب وکیل بحیثیت معتمد اور جناب وینکٹیشور راؤ صاحب دیشپانڈیہ جناب احمد سعید الدین صاحب ، وکیل جناب حسن بن سالم صاحب اور جناب دوارکا داس صاحب وکیل بحیثیت ارکان باتفاق آراء منتخب ہوئے اس طرح جلسہ رات کے ۹ بجے کامیابی کے ساتھ ختم ہوا

ویلواڑہ جانز امین ترک مسکرات کا پرچار

--- ۔ ---

۱۱ فروردی ۱۳۵۱ف

ویلواڑہ (ضلع کریم نگر) مہاراجہ بہادر کی جاگیر ہے ۔ یہاں پر شنہ تماہ راجہ راجے
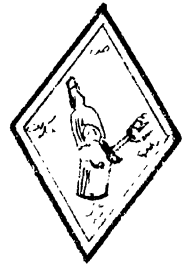
رسالۂ ترک مسکرات
دشمن ہے نشہ آبرو و جان و مال کا ۔ پس اس بلا کو چھوڑ چھڑا کر رہیں گے ہم
جلد ٦
ماہ فروردی ۱۳۵۱ف
نمبر ٥
جلوس ترک مسکرات
ترک مسکرات کے پرچار کی وجہ سیندھی
کی فروخت ہوگئی ۔ دکان بند
کر دیتا ہوں ۔

فہرست مضامین

جلوس
انجمن ترک مسکرات
جلسہ
نظام العمل
یوم ترک مسکرات
اقرار ترک مسکرات
رکنیت و خریداری
رسالہ ترک مسکرات

اپیل

جناب من!

اس وقت جبکہ دنیا میں عظیم الشان تغیرات ہو رہے ہیں نہ صرف ہر ملک و ہر قوم بلکہ ہر متنفس کا فرض ہے کہ اپنی اپنی سوسائٹی کی بنیادوں کو مستحکم کرے۔ اور یہ استحکام اسی وقت ہو سکتا ہے جبکہ ہم بحیثیت مجموعی ان تمام عیوب سے بری ہوں جو کہ ہماری سوسائٹی کی جڑوں کو کمزور کر رہے ہیں۔

اس سے انکار کرنا دشوار ہے کہ منشیات کا استعمال منجملہ ایسے دیگر عیوب کے ایک عیب ہے۔ ہم اپنی ذات سے اس کا استعمال نہ کرتے ہوں لیکن ہماری سوسائٹی یا قوم کا کوئی فرد بھی استعمال کرتا ہے تو اس کا اثر کل پر ضمناً ضرور پڑتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے بادشاہ ذیجاہ نے ترک مسکرات سے ہمدردی ظاہر فرمائی ہے۔ ہم کو آپ سے امید ہے کہ اس کے متعلق جو کوشش آپ کے احاطہ اقتدار میں ہے۔ اس سے گریز نہ فرمائیں گے۔

ترک مسکرات سے متعلقہ ادب آپ کی خدمت میں بھیجا جاتا ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ ہر مقام پر نہایت ہی جوش و خروش کے ساتھ ۲ ماہ رجب ۱۳۴۲ھ م ۲۹ فروردی ۱۳۵۱ف کو یوم ترک مسکرات منایا جاوے۔

مرزا یار جنگ

۱۵ فروردی ۱۳۵۱ف

میر مجلس صدر انجمن ترک مسکرات حیدرآباد دکن۔

رسالہ

ترک مسکرات

جلد ۶
نمبر ۵

ماہ فروری ۱۳۵۱ف

سنہری باتیں

آج کی نوجوان نسل کو بڑے بڑے قومی تعمیری کام کرنے ہیں۔ قومی کارہائے تعمیری میں تحریک ترک مسکرات کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔

مسٹر گلاڈ گڈنی
(رزیڈنٹ بہادر حیدرآباد دکن)

کیا ہندوستان الکحل کی تباہ کاریوں سے شل ہو جانے والے دست و بازو کے ساتھ جرمنی اور جاپان کا مقابلہ کر سکے گا۔

نواب مرزا یار جنگ بہادر

اعلان متعلقہ یوم ترک مسکرات

۱۔ ممالک محروسہ سرکار عالی کے ہر گاؤں میں ۲ مارچ ۱۹۴۲ء م ۲۹ فروری ۱۳۵۱ف کی شام کو عام جلسہ منعقد کیا جائے۔

۲۔ بڑے مقامات پر ایک عام جلسہ منعقد کیا جائے۔

۳۔ طلبا و طالبات اور کارکنان ترک مسکرات گیت گاتے ہوئے آبادی میں گشت لگائیں ایسے گیت صدر انجمن کی جانب سے قبل ازیں مہیا کیجائے گی۔

۴۔ جلوس اس مقام پر پہنچکر ختم کیا جائے جہاں کہ ترک مسکرات کا عام جلسہ منایا جاتا ہو۔

۵۔ اشتہارات تقسیم کرنے۔ مزدوروں اور کاشتکاروں کو جلسہ میں شریک ہونیکی ترغیب دینے اور جلسہ و جلوس میں نظم برقرار رکھنے کیلئے ہر قصبہ و شہر میں رضا کاران ترک مسکرات کی ایک جماعت تشکیل دیجائے۔

۶۔ مقامی مقررین کی تقریریں اردو اور مقامی زبان ملکی میں علی الترتیب ہوں۔

۷۔ اقرار ترک مسکرات پر فرداً فرداً اور صدر پنچ کا منجانب فرقہ دستخطیں لیجائیں

۸۔ مقرر[illegible] حکومت کی پالیسی کو سمجھائیں۔

الف۔ [illegible] مسکرات بذریعہ افہام تفہیم او تعلیم یہ حکومت کی پالیسی ہے۔ ب۔ کسی پر کسی قسم کا جبر و تشدد نہ کیا جائے۔ ج۔ کسی قسم کی پکٹنگ نہ کی جائے۔ د۔ دوران تقریریں ریاست کے طول و عرض میں تحریک کی اشاعت کرنے کیلئے ذیلی انجمنوں کے قیام کی اپیل کی جائے۔ ھ۔ عوام سے درخواست کی جائے کہ کثیر تعداد میں صدر انجمن کے معاون نبیں رسالہ ترک مسکرات کی خریداری قبول فرمائیں۔ و۔ ایوان ترک مسکرات (ٹمپرنس ہال) تعمیر کرنے یا تعمیر کرنے چندہ دینے کیلئے عوام کو ترغیب دیجائے۔ تاکہ غربا کو شام کے وقت تفریح گاہ کا کام دے اور ایک طرح سے منشیات کے مقابلہ میں رد ترغیب کا کام دیں۔ ز۔ عوام کی ہمدردی اور تعاون عمل کو حاصل کرنے کے لئے حکومت کے اس اعلان کا جو کہ صدر انجمن کے حصولات پر" ہر روپیہ کے لئے ایک روپیہ" [illegible] کیا گیا ہے۔ پوری طرح سے وضاحت کی جائے۔ ح۔ تحریک ترک [illegible] اشاعت کے بارے میں رائے عامہ کو دعوت دی جائے لیکن وہ حکومت [illegible] پالیسی کے مغائر نہ ہو۔

شاداباش کریم آباد

از جناب وی. یس. گوپالن صاحب بی اے معتمد انجمن

جبکہ کانگریس وزارتوں نے مختلف صوبہ جات میں قانون امتناع مسکرات کا نفاذ کیا تھا
مقامی جرائد بار ہا اس امر پر زور دیتے رہے کہ ممالک محروسہ سرکار عالی میں بھی ایک ضلع یا کم از کم
ایک تعلقہ کے حد تک اس پالیسی کو اختیار کیا جائے ۔ اگر قطعی امتناع مسکرات (پروہبیشن) کا
مقصد بجبر عوام کو نشہ بازی سے چھڑانا ہے ۔ تو ترک مسکرات کا مقصد افہام و تفہیم کے ذریعہ
عوام کو پاک لب بنانا ہے ۔ ساری مخلوق میں ایک انسان ہی ایسا ہے جو اچھے اور برے کی تمیز
کرنے کی قابلیت رکھتا ہے ۔ یہی وجہ ہے کہ چوروں لٹیروں اور قاتلوں کے درمیان جو آبادی
کا ایک اقل ترین حصہ ہے ۔ بہت بڑی اکثریت نیک کردار کی حامی ہے ۔ اس اقل ترین آبادی
کو راہ راست پر لانے کے لئے کئی ایک طریقے مثلاً قتل ۔ کوڑے لگانا ۔ اور قید لیعنی سزا
اختیار کئے جاتے رہے ۔ لیکن ان میں سے شاید ایک بھی خاطر خواہ نتیجہ پیدا نہ کر سکا ۔ چنانچہ
اس وقت مجرموں کے ساتھ انسانی و ہمدردانہ سلوک کرتے ہوے انکی اصلاح کرنے کے طریقہ
عمل پر مغربی ممالک میں یقین بڑھتا جا رہا ہے ۔ نیز مجرموں کے دلوں سے اپیل کرتے ہوے
انکی ذہنیت کو تبدیل کرنے کی کوشش جاری ہے ۔

راست دل سے اپیل کرنے میں جو تغیر ہوتا ہے وہ دیرپا ہوتا ہے ۔ بہ نسبت اسکے
جو قانون یا دباؤ کے ذریعہ ہوتا ہے ۔ یہ ایقان کہ جب تک سیندھی کی دوکانیں کھلی رہتی ہیں
اس وقت تک نشہ کو کم کرنے کے امکانات کم رہتے ہیں ۔ ایک خبر نے بہت حد تک
غلط ثابت کر دیا ہے جو معلومات حیدرآباد کی اسفندار ۱۳۵۷ ف کی اشاعت میں شایع ہوئی ہے
اس خبر کے پڑھنے سے اہلیان موضع کریم آباد کے استعمال مسکرات کو ترک کرنے کا
مصمم ارادہ اور مقامی واحد دوکان سیندھی کا بند ہونا ظاہر ہوتا ہے ۔ جو مقامی انجمن ترک مسکرات
کے لگاتار اور موثر پروپیگنڈہ کا نتیجہ ہے ۔ لہذا اگر ریاست حیدرآباد کی بقیہ نشہ باز آبادی
اہلیان کریم آباد کی طرح تہ دل سے یہ تہیہ کرلیں کہ آیندہ سے مسکرات کو استعمال نہ کریں تو

تو منشیات کو فروخت کرنے کی دوکانات کا خود بخود بند ہو جانا ہر طرح ممکن ہے ۔ اس طرح قطعی امتناع مسکرات کا حیدرآباد میں عملدرآمد ہو جائیگا ۔ جو اس قطعی امتناع مسکرات سے بہت ہی بہتر ہوگا ۔ جو ذریعہ قانون یا دباؤ نفاذ کیا جائیگا ۔ موضع کریم آباد کے کارکنان ترک مسکرات کو اس نمایاں کامیابی پر قابل مبارک باد ہیں ۔ ترک مسکرات کی پالیسی کی کامیابی کے لئے صدق دل سے اور نہ دل سے عوام کا اتحاد عمل قطعاً ضروری ہے ۔ وہ وقت آپہنچا ہے کہ ہم میں سے ہر ایک کو عمل کرنے کی ضرورت ہے ۔ ہمیں امید ہے کہ انجمن ترک مسکرات کریم آباد کے کارکنان کو بطور مثال اپنے سامنے رکھتے ہوئے ریاست ابدمدت کے طول و عرض میں تحریک ترک مسکرات کا موثر پروپیگنڈہ جاری رکھا جائیگا ۔

بقیہ صفحہ ۹

سمیت میدان جنگ کی طرف روانہ ہوگیا ۔

جرمن حملہ آور زور و شور سے آگے بڑھ رہے تھے ۔ کپتان ولیم بھی اپنے دستہ کو لیکر نہایت بہادری سے آگے بڑھ رہا تھا ۔ کہ یکایک دشمن سے مٹ بھیڑ ہوگئی ۔ توپوں کی گولہ باری کے بعد بندوقوں کی نوبت آگئی بڑی شدت سے آتش باری ہو رہی تھی اور دونوں فوجیں آگے بڑھ رہی تھیں اور اس قدر قریب ہوگئیں کہ بندوقوں پر سنگینیں چڑھ گئیں اور دست بدست لڑائی ہونے لگی ۔ کوئی چند گھنٹوں کے ہنگامہ کارزار کے بعد حملہ آور دشمن کے پاؤں اکھڑ گئے اور سر پر پاؤں رکھ کر بھاگ نکلے ۔

سینکڑوں جرمنوں کی لاشیں زبان حال سے برطانوی فتح کا اقرار کر رہی تھیں ۔ جب برطانوی سپاہیوں نے اونکی تلاشی شروع کی اور اون کے قبضہ سے ہتیار نکالنے لگے تو خاک و خون سے لتھڑے ہوے مردوں کے منہ سے اس قدر بدبو آرہی تھی کہ اونکے دماغ پریشان ہوگئے ۔

یہ بدبو کیسی ۔ تازہ لاشوں سے تعفن کیسا ۔ نہیں ۔ یہ شراب کی بدبو تھی ۔ قیاس کہتا ہے کہ حملہ کرنے سے قبل انہوں نے پیٹ بھر شراب پی اور حملہ کی شدت کی وجہہ یہی تھی لیکن دست بدست لڑائی کے وقت نشہ کافور ہو چکا اور خمار نے اونکی قوت مدافعت پر قبضہ جمالیا تھا ۔

اس واقعہ نے ولیم کو یقین دلایا کہ وہ غیبی آواز کسی فرشتہ کی آواز تھی جس نے مجھے بروقت تنبیہ کی ۔ اگر میں بھی شراب پیتا تو میری بھی یہی کیفیت ہوتی اونکی طرح میں بھی میدان جنگ میں مارا جاتا ۔ (از ٹمپرنس میگزین)

شراب

از مسٹر مانک راؤ

شراب نہ تقویت بخش غذا ہے نہ صحت بخش دوا۔ یہ مشتعل کرتی ہے۔ بھڑکاتی ہے اور خراش پیدا کرتی ہے۔ متواتر استعمال کرنے سے یہ اندر ہی اندر آہستہ آہستہ قوائے کی بیخ کنی کرتی ہے۔ لعاب جس کو "حیات کا رس" بھی کہا جاتا ہے۔ خشک کرتی ہے۔ اور پھر نظام اعصاب کو کمزور کر کے جسم کو سِل۔ دق۔ ذیابطیس۔ سرطان جیسے مہلک بیماریوں میں مبتلا کرتی ہے۔ جو ناقص اور غلط طریقہ ہے۔ پرورش اعصاب کے باعث وقوع پذیر ہوتے ہیں۔ خصوصاً شرابی عورتیں اختناق الرحم جیسے نسوانی امراض اور رعشہ مرگی اور جنون جیسے عام امراض کا آسانی سے شکار ہوتی ہیں۔

بلالحاظ جنس جو بھی شراب کا استعمال کرتے ہیں۔ گو سردست کسی نقصان کو محسوس نہ کریں لیکن بالآخر انحطاط قویٰ کے باعث کسی نہ کسی شدید مرض کے حملہ کا شکار ہونا یقینی ہے۔ اور یہ واقعہ ناقابل فراموش ہے کہ ایک معمولی مرض جس کے لاحق ہونے سے ایک پرہیزگار بہ آسانی فائز المرام ہو سکتا ہے۔ وہی مرض ایک شرابی کے حق میں شدید اور جان لیوا ہوتا ہے۔

شراب کے غذا یا دوا ہونے کے بارے میں ازمنہ قدیم سے ایک غلط فہمی پھیلی ہوئی ہے۔ عوام تو عوام حکماء تک شراب کو حرارت بخش تصور کرتے ہیں۔ مغربی ممالک میں اپنی نوعیت کا ایک واحد اجتماع ہر سال ہوا کرتا ہے جس میں نامور ڈاکٹر اور سائنسدان مدعو کئے جاتے ہیں۔ اس اجتماع میں جو محفل طعام کیا جاتا ہے اہم مسائل زیر بحث آتے ہیں۔ چنانچہ اسی قبیل کی ایک محفل میں جو میونک میں منعقد ہوئی تھی الکحل کے مسئلہ پر سرگرم بحث ہوئی دوران بحث میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے ڈاکٹر نانسن نے کہا کہ اگر میں اپنے ساتھ شراب رکھتا تو جنگ میں فتح تو کیا حاصل کرتا میدان جنگ سے وطن کو واپس لوٹ نہ سکتا تھا۔ اس لئے کہ شراب عروق شعریہ کو پھیلاتی ہے اور خون کو سطح جسم کی طرف مائل کرتی ہے جہاں خون بہت جلد خنک ہو جاتا ہے۔ خون

کا خشک ہونا جسمانی حرارت کے گھٹنے کے مترادف ہے۔ اور سردی سے موت واقع ہونا (collapse) حرارت جسمانی کے زائل ہونے کا لازمی نتیجہ ہے۔

اس میں شک نہیں کہ شراب کا استعمال کرتے ہی پھرتی محسوس ہوتی ہے۔ لیکن یہی وہ احساس ہے جو محض ہنگامی ہونے کے باوجود زبردست غلط فہمی میں مبتلا کراتی ہے۔ کئی تجربے اس امر کا یقین دلاتے ہیں کہ شراب جس طرح غذا ہے نہ دوا اسی طرح نہ مقوی ہے نہ محرک وہ تو زہر ہے جو دھیرے دھیرے کام تمام کرتی ہے۔ شراب عضلاتی قویٰ کو کمزور کرتی ہے۔ اس سلسلہ میں ڈاکٹر قطب الدین صاحب وظیفہ یاب سیول سرجن نے "فلسفہ قطبی" میں اپنا ذاتی تجربہ تحریر فرمایا ہے جو درج ذیل ہے۔

"عام شہادت اس معاملہ میں بہت ہی قطعی ہے۔ اور اگر میں اپنا ذاتی تجربہ جرأت کے ساتھ بیان کروں تو یہ کہہ سکونگا کہ وجہہ ثبوت یا اظہار جس قدر تشفی بخش ہے اسی قدر تعجب خیز ہے۔ جس زمانہ میں میں نے حد اوسط شراب پی ہے اس وقت میں نے تیزی کے ساتھ کام کیا ہے۔ اور جبکہ یک لخت میں نے ترک کر دیا تب مستعدی کے ساتھ کام کرتا رہا۔ ایک ہی نقطہ میں میں نے بالراست اس معاملہ میں اپنا ذاتی تجربہ حاصل کیا ہے۔ جس کو بیان کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ جو کام کہ صوفی حالت میں کیا جا سکتا ہے۔ وہ ہر طرح سے بڑھا ہوا ہے کیا بلحاظ مقدار کیا بلحاظ مستعدی جد و جہد کیا بلحاظ نوعیت کیا بلحاظ قیام و دیر پائی و تحمل کیا بلحاظ سکون دماغ و فرحت"۔

فدائے وطن

ولیم ایک بہادر سپاہی تھا۔ اسے متعدد مقامات پر دادِ شجاعت دینے کے صلہ میں کپتان کا عہدہ مل چکا تھا۔ جب جرمنی نے کمزور ممالک پر ہاتھ صاف کرنا شروع کر دیا اور بہ امر مجبوری انگلستان کی طرف سے اعلان جنگ ہوگیا تو انگریزی سپاہ و برطانوی باشندوں میں غم وغصہ اور جوش وخروش پیدا ہوگیا۔ آخر انگلستان کو محاذ فرانس پر جاکر جرمنی کی بڑھتی ہوئی رَو کو روکنا پڑا۔

رجمنٹ نمبر ۴ جس میں ولیم شامل تھا۔ لندن سے روانہ ہوئی۔ ہٹلری فوج "میجنو" لائن کو توڑنے کی زبردست کوشش کر رہی تھی اور ہر لمحہ یہ اندیشہ دامن گیر تھا کہ جرمنی کے سپاہی فرانس میں داخل ہونے والے ہیں۔

ولیم کو شراب کی عادت تھی۔ اپنے خیمہ میں میدان جنگ کی طرف جانیکی تیاری کر رہا تھا۔ ایک دو ٹوسٹ اور چائے کی پیالی نوش کی۔ شراب گلاس میں انڈیلی تھی۔ کہ بگل ہوگیا۔ گلاس ہاتھ میں لئے لبوں تک لایا ہی تھا کہ کسی غیبی طاقت نے آواز دی۔ خبردار! میدان جنگ میں جانے والے بہادر ایسی چیز کو نوش مت کرو جو بے ہوش کرنے والی اور عقل وتمیز کو جواب دینے والی ہے۔ دشمن زبردست ہے۔ اس کے مقابلہ میں انتہائی تدبر عقل اور چستی کی ضرورت ہے۔

ولیم نے حیران ہوکر کہا کون ہے۔ جو مجھے ایسے وقت میں شراب پینے سے روک رہا ہے۔ یہ تو میں مدت سے پی رہا ہوں اور ایک سرخ گلاس پی کر بیسیوں دشمنوں کا خون بہا چکا ہوں۔ نہیں کوئی پروا نہیں ایک گلاس سے کیا ہوگا۔ اتنی سی شراب بے ہوش نہیں کرے گی۔ بلکہ دشمن کے خلاف انتقامی جذبہ پیدا کر دے گی۔

اس خیالی کشمکش میں اس نے گلاس میز پر رکھ دیا تھا۔ پھر اٹھایا تھا کہ گلاس بے ساختہ ہاتھ سے فرش پر گر پڑا۔ بہت اچھا ہوا کہتے ہوئے باہر نکل آیا اور اپنی فوج

بقیہ ملاحظہ ہو ص ۶

سیندھی شراب چھوڑو

از جناب مولوی سید احمد صاحب قادری صائب مددگار مدرس

چھوڑ دو جناب چھوڑو | سیندھی شراب چھوڑو

ہم مدرسہ کے بچے | ہاتھوں کو اپنے جوڑے

آتی ہے اس سے ذلت | جاتی ہے اس سے عزت

آفت ہے یہ بلا ہے | ادبار کی گھٹا ہے

بھائی بہن ہیں گریاں | اماں بھی ہیں ہراساں

حالت بگڑ رہی ہے | سیندھی شراب چھوڑو

لائق بناؤ ہم کو | کچھ تو سکھاؤ ہم کو

کہتا ہے تم سے صائب

سیندھی شراب چھوڑو

اقتباسات

گنہگار کی اصلاح کرو۔ راستہ بھٹکنے والوں کو راہ راست پر لاؤ۔ نیز جب کہیں اور جہاں کہیں جس کسی کو نشہ کے قریب دیکھ پاؤ تو دور کرنے کی کوشش کرو۔ ہاں اس کام میں عمر کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ بلا لحاظ جنس کسی نوجوان کو پاک لب بنا یا یا پرہیزگاری کی جانب مائل کیا ہے تو تم نے ایسا فعل انجام دیا ہے جس سے خدا خوش ہوں گے۔ اور یقین مانو کہ زندگی کے یہی وہ ایام ہیں جبکہ نت نئے خیالات سے پریشان اور جذبات سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ گو یہ کٹھن گھڑی ہے لیکن ساتھ ہی ساتھ زندگی بھر میں ایسا سنہرا موقع پھر سے ہاتھ نہیں آسکتا۔ حفظ ما تقدم اصلاح سے بہتر ہے اس اصول کے تحت اصلاح کی زیادہ ضرورت اسی عمر میں ہوتی ہے۔

(راولٹ سیانیول)

ہر سال تقریباً ایک ارب (ایک سو کروڑ) روپیہ نشہ بازی پر ضایع کرتے ہوئے اہل ہند اپنی غضبناک افلاس کی تجدید کرتے ہیں۔ چنانچہ ۱۹۳۴ء میں نشیات کے بارے میں لکھنؤ میں تحقیقات ہوئی اور نتیجہ نکالا گیا کہ ۱۲ شراب کی دوکانوں سے (۱۴۶۴۰۰) روپیہ کی محصول آبکاری وصول ہوئی۔ لکھنؤ کی ایک سیندھی کی دوکان سے (۲۲۰۰۰) روپیہ کا گرانقدر محصول وصول ہوا۔ جبکہ آنے دو آنے میں تاڑی کی بوتل فروخت ہوتی ہو تو ان ہزار ول روپیوں کا محصول اور دوکاندار کا منافع حاصل کرنے کے لئے روزآنہ سیندھی پینے والوں کی کس قدر کثیر تعداد کی ضرورت ہوتی ہے۔ آسانی سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

(انڈین ٹمپرنس نیوز نومبر ۱۹۳۴ء)

ایک غیر متعصب شخص کے لئے یہ امر روز روشن کی طرح واضح ہوگا کہ موجودہ سماجی تباہ کاریوں سے نجات پانے کے لئے نشہ بازی کے مسئلہ کو حل کرنا لازمی ہے۔ چونکہ ایسے نتائج اور ایسے آزار کی کچھ قیمت نہیں ہوتی۔ جو سطحی ہوتی ہیں اس لئے آج ہندوستان کو ایسے اشخاص کی ضرورت ہے جو حالات حاضرہ کی تحقیق کریں۔ صحیح حالات کو معلوم کرکے

ان پر غور کریں اور ریکھ ہیں عوام کی معلومات کی خاطر شایع کریں۔

بمبئی اور پونہ کے درمیان بدلوپور نامی ایک موضع ہے جہاں کی آبادی (۲۵۰۰) ہے۔ اس موضع کی تفصیلی تحقیقات میں یہ نتیجہ نکالا گیا کہ فی کس فی سال چار روپیہ نشہ پر ضایع یعنے مجموعی طور پر اس موضع کے لئے سال میں ایک۔ لاکھ روپیہ سیندھی شراب کے نذر ہوتے ہیں۔

(رگیانودیا ۳۵۶)

اب وقت آگیا ہے کہ ہندوستان کے نوجوان لڑکے اور لڑکیاں عہد حاضر کی ایک سماجی مسائل کے حل کرنے میں ذمہ دار خدمات انجام دیں۔ چند ہی سال قبل زمانہ ایسا تھا کہ عموماً نوجوانوں کے لئے اور خصوصاً لڑکیوں کے لئے مسائل عامہ میں حصہ لینے کا موقع ہی نہ تھا۔ لیکن حالات نے بہت جلد پلٹا کھایا۔ لہذا آج کے نوجوانوں کا مسائل عامہ میں حصہ لینے سے ملک کی حالت موجودہ میں زبردست تغیر ہوگا۔ اور فوری ترقی ہوگی۔

سماجی اصلاح کی آج جتنی ضرورت اور اہمیت ہے پہلے کبھی نہ تھی۔ اس موقع پر مسائل عامہ سے میرا منشا خاص طور پر نشہ بازی اور منشیات کا مسئلہ اتنا وسیع ہے کہ کیا مزدوری اور بے روزگاری کیا رہائش اور صفائی اور کیا بہبودی اطفال اور زچہ بہرکیف سماجی زندگی کے تمام پہلوؤں پر حاوی ہے۔

(ریوھس اوٹ لکت آن لائف)

دنیا کی ساری طبوں کے ماہر اس امر پر متفق ہیں کہ جتنی نشیلی چیزیں ہیں وہ سب کی سب آدمی کی صحت کے لئے مضر ہیں۔ یہ انسانی شعور کو گھٹا دیتی ہیں اور آدمی کی حیوانیت کو ابھار دیتی ہیں۔ اپنی اس مدہوشی کی حالت میں وہ لڑتا جھگڑتا ہے۔ پاس عزت سے محروم ہوجاتا ہے۔ حیا اس سے دور ہوجاتی ہے اور وہ سارے حیوانی افعال پر دلیر ہوجاتا ہے مختصر یہ کہ جب انسانوں کو اپنی حیوانیت زیادہ عزیز ہوجاتی ہے تو ان میں نشہ بازی کا رواج بھی ہوجاتا ہے مگر انسان کی حیوانیت نقطہ اعتدال سے آگے بڑھ کر اس کے لئے طرح طرح کی بلائیں لاتی ہے۔ اس کی صحت خراب ہوجاتی ہے۔ مختلف قسم کے امراض کا وہ شکار ہوجاتا ہے۔ اس کے ذہنی قویٰ بہت خراب ہوجاتے ہیں۔ اس کی عصبی توانائی جواب دیتی ہے

اور اس کی بہت سی اخلاقی خوبیاں اس سے رخصت ہو جاتی ہیں۔

واقعہ یہ ہے کہ تمام دوسرے تعمیری کاموں پر فوقیت حاصل ہے۔ اگر تعمیری کاموں کے انجام دینے کا شوق کسی قوم میں حقیقتاً پیدا ہو گیا ہے تو معاشرہ کو ان تمام عناصر سے پہلے پاک کرنے کی ضرورت ہے جو اس تعمیری کاموں کی طرف رجوع نہیں ہونے دیتے۔

مزدور کے لئے تو مسکرات سے علیحدگی اس کی اسی دنیا میں جنت ہے اس کی معاشی حالت فوراً بہتر ہو جائے گی اور اس کی اور اس کے بال بچوں کی توانائی میں اضافہ ہو جائیگا۔ اور اس کا پورا خاندان اس آئندہ کے حریفی مقابلہ میں جس کیلئے ہمارے ہاں زمین تیار ہو رہی ہے۔ بہت بڑھی ہوئی توانائیوں کے ساتھ لے سکیگا۔

(رہبر دکن - ۸ فروری ۱۹۵۱ء)

ڈرامہ نگار
رام گنیش گڈکری مرحوم

باب ۳

مترجم
جناب ایم این راؤ صاحب ناظم آبکاری ضلع مقبوضہ

بسلسلہ سابق

منظر (۱)

مقام باغ عامہ ۔ سدھاکر داخل ہوتا ہے

سدھاکر ۔ آہ ۔ تیری کیسی عجیب حالت ہوگئی ہے ۔ میں بچپن سے اس باغ میں موسم بہار میں سیر کے لئے آیا کرتا ہوں ۔ لیکن آج یہ باغ میرے لئے نیا معلوم ہوتا ہے گنہگار دل خوبصورتی اور پاکیزگی کی طرف نہیں دیکھ سکتا ۔ اپنی کم سنی میں ایک انگریزی ناول پڑھا تھا ۔ جس میں سال بھر کی مسلسل نیند کے بعد ایک شخص بیدار ہوا تھا ۔ آنکھ کھلنے پر دنیا کی حالت اس کو عجیب وغریب نظر آئی تھی ۔ مجھے آج اس کا تجربہ اور احساس ہو رہا ہے ۔ صرف یہ باغ ہی نہیں جس پر آنکھ اٹھاتا ہوں شرم دامنگیر ہو رہی ہے ۔ آج ابھی تک یہاں کوئی نظر نہیں آتا (ادھر ادھر دیکھتا ہے) توبہ توبہ ۔ یہ شرابی یہاں کیسے ۔ ابھی شراب نوشی کی لعنت بھری نشانیاں مجھ میں موجود ہیں ۔ شریف اور مہذب لوگوں سے ملنے کی مجھ میں ابھی ہمت نہیں ۔ اس لئے تو میں صرف اُن دوستوں سے ملنے آیا ہوں جو شرابی ہیں مگر ضرورت پر مجھے نوکری دلوانے کا وعدہ کئے ہیں ۔ لیکن میں یہ کیا دیکھ رہا ہوں ؟ پھر وہی شرابی میرے روبرو کھڑے مسکرا رہے ہیں ۔ جنھوں نے مجھے گناہ کی تاریک غار میں ڈھکیل دیا تھا ۔

(شاستری وغیرہ کا آنا)

شاستری ۔ ارے واہ بھئی سدھاکر ۔ تمنے تو خوب چکمہ دیا ۔ ارے یار تجھے ڈھونڈتے ڈھونڈتے ہم تنگ آگئے ۔ لیکن تو نہیں ملتا تھا ۔ ہمارا خیال ہوا کہ تو مراقبہ میں پڑا ہے ۔

خدابخش ۔ سارے اڈے تمام شراب خانے چھان ڈالے ۔ لیکن یار تیرا پتہ ہی نہیں ۔

شاستری ۔ شراب خانوں کے بوتلوں کو بھی ۔،،

خدابخش۔ ادر بدر رو بھی تو چھان مارے۔ مگر سدھاکر مجھے نہیں پاتا۔
شاستری۔ خانصاحب جانے بھی دو۔ اب وقت ضایع کرنے سے کیا فائدہ ہے۔ سدھاکر
تلی رام کی بیماری حد سے بڑھ گئی ہے۔ اس کی تیمارداری میں ہم سب دن رات معروف
رہتے ہیں۔ ہمارا خیال ہے کہ ہماری انجمن کے معزز ارکان دن رات جاگ کر
تلی رام کو موت کے منھ سے چھڑائیں۔ اس کو دنیا میں ابھی بہت ساری شراب پینا
ہے۔ اس لئے اس کے زندہ رہنے کی بے حد ضرورت ہے۔ خیر ہم اپنی انجمن
کا غیر معمولی اجلاس منعقد کرکے ایک پروگرام مرتب کرنا چاہتے ہیں تیں ابھی
اسی وقت انجمن کے دفتر کو چلنا ہوگا۔ جلدی کرو۔
سدھاکر۔ بدبخت تلی رام مر بھی جائے تو میں انجمن نہیں آؤنگا۔
خدابخش۔ کیوں صاحب آپ خفا ہو گئے ہیں۔ انجمن میں صرف اجلاس ہی نہیں بلکہ۔۔۔۔۔
سدھاکر۔ تم جائیں بھاڑ میں۔ انجمن جائے جہنم میں۔ میں انجمن میں قدم نہیں رکھونگا۔
خدابخش۔ بھئی واہ تم تو انجمن کے آسمان کا ستارہ ہے۔ جیسے بغیر برف کے بیر بے مزہ
رہتی ہے۔ بالکل ویسے ہی تو انجمن کے اجلاس میں نہ ہوگا تو محفل اماس کی رات ہوگی
سدھاکر۔ (خود) ان کمبختوں کو کس طرح سمجھاؤں۔ (ظاہر) میں نے شراب چھوڑ دی۔
دونوں۔ کیا پینا چھوڑ دیا؟} توبہ شراب کباب سے توبہ یہ کیسی بات
چھوٹی نہیں ہے منھ سے یہ کافر لگی ہوئی۔

سدھاکر۔ ہاں۔
شاستری۔ یہ کیا بک رہا ہے۔ تو کبھی شراب کے نشہ میں بھی ایسے الفاظ اپنی زبان پر نہیں لا رہا تھا
بدنصیب بھائی تو شراب نوشی چھوڑ کر کیا کریگا۔ اور زندہ کیسے رہیگا۔ جب کسی
چیز کو اپناتے ہیں تو کیا اس کو ترک کرنا شاستر اور اخلاق دونوں کے خلاف
ہے۔ کیوں خانصاحب۔
خدابخش۔ بالکل سچ شاستر جھوٹ کا روادار نہیں ہوتا۔ چلو بھائی چلو۔ کچھ بھی کہو آخر ہمارے
دوست ہو۔ اس بے وقوفی کو چھوڑ دو۔
شاستری۔ خانصاحب چلئے۔ گرم کانچ کو خود بخود ٹھنڈا ہونے دینا چاہیئے۔ اس کو ٹھنڈا کرنے
کے لئے اگر پانی سے کام لیا جائے تو وہ پھوٹ جائیگا۔ اجی۔ اس کا پینا واگھری

دو گھڑی کا ہے۔ سمسان ویراگیہ (مرنا میں شریک رہنے والے کی ذہنی کیفیت) زیادہ دیر تک قائم نہیں رہ سکتا۔ آپ تھوڑی دیر کے بعد دیکھیئے۔ یہ صاحب خود ہی راستہ پر آئیں گے۔ (سدھاکر سے) ہم تو جانتے ہیں لیکن میں دعوے کرتا ہوں کہ اگر تو پھر انجمن میں شریک نہ ہوگا تو میں اپنا جنیوا توڑ دونگا۔ یہ ایک دیوتا کا کلام ہے۔ جو کبھی ٹلا ہے۔ نہ ٹلے گا۔

سدھاکر۔ (خود) شراب کے بدرر دیں ان ناپاک اور مکروہ کیڑوں کے ساتھ اب تک نبھتی رہی۔ لیکن ان کا کیا قصور۔ ستارہ زمین پر گرتا ہے تو پتھر بن جاتا ہے۔ خیر جانے دو۔ دوسروں پر الزام کیوں لگائیں۔ گنہگار تو میں ہوں۔ ہائے یہ میری کیسی خوفناک حالت ہو رہی ہے۔ اس کا خیال کرنا تک میرے لئے مشکل ہو گیا ہے۔ وہ معزز لوگ جو مجھ سے ہاتھ ملانا فخر سمجھتے تھے میں نے انکی بے وقعتی کی۔ آج اس شراب کے سمندر کے باہر نکلنا چاہتا ہوں۔ لیکن اسی سمندر کے کنارے مزہ لوٹنے والے نامعقول لوگوں کا آسرا لینے آیا ہوں۔ ان کی راہ تاک رہا ہوں (ایک شخص داخل) (سدھاکر اپنے میں) سدھاکر اس نالائق اور گنہگار کو خوش کرنے کے لئے امید بھری نگاہوں سے اپنا چہرہ معصوم بنا (مصنوعی ہنسی لبوں پر آنے دے اور التجا کرنے آمادہ ہو جا۔ (نمسکار کرتا ہے مگر وہ بلا جواب چل دیتا ہے) اتنے بے رحم تقدیر سدھاکر کی خودداری کا گلا گھونٹنے کے لئے اس لاپرواہی کے ہتیار کے سوا کیا تیرے ذخیرہ میں کوئی دوسری آسان ترکیب نہیں تھی۔ ابتدا میں ہی اس آخری حربہ کا استعمال کیوں کیا گیا؟ (دوسرا داخل)

دوسرا بابو صاحب۔ یہ بلا یہاں کیسے نازل ہوئی۔ یہ ایک آفت ہے۔ اس مفلس شرابی کے ساتھ بات چیت کرتے ہوئے اگر مجھے کوئی دیکھ لے گا تو میری آبرو خاک میں مل جائیگی اس بلا کو کس طرح ٹال دوں۔ کہا جاتا ہے کہ اگر بلی آڑی آجائے تو تین قدم پیچھے ہٹ جانا چاہیئے۔ بیوہ راستہ میں ملجائے تو واپس ہو جانا چاہیئے۔ لیکن اگر اپنا کیا ہوا گناہ ہی راستہ میں حائل ہو تو کیا کرنا چاہیئے۔ یہ کسی شاستر میں نہیں۔ دو چار ادھر ادھر کی باتیں کرکے اس راستہ میں پڑے ہوئے پتھر کو ہٹا دینا چاہیئے۔ (نمسکار کرتا ہے) کیوں سدھاکر۔ واہ آنند ہے؟

سدھاکر۔ راؤ صاحب میں آپ سے کچھ عرض کرنا . . . . . .

بابو - معاف فرمائیے - مجھے ذرا جلدی ہے - ارے یہ کون؟ شاید دادا صاحب ہونگے۔ (چلدیتا ہے)

سدھاکر- اس پاجی کے برتاؤ سے پہلے شخص کا کیا ہوا ایمان بہتر تھا۔ اگر تمام دنیا صداقت کی ہنسی سے میری مذمت کی ہوتی تو اتنی تکلیف نہ ہوتی۔ حتیٰ کہ اس بدمعاش کی ہنسی سے مجھے ٹھیس لگی ہے۔ (تیسرا داخل) یہ تیسرا موقعہ ہے کچھ پرواہ نہیں میں نے بے عزتی کے تمام زینے طے کرنیکا مصمم ارادہ کرلیا ہے (نمسکار کرتا ہے)

بھاؤ صاحب- (نمسکار) تم کون ہو؟ نام کیا ہے۔ شاید میں نے تم کو کہیں دیکھا ہے۔

سدھاکر- راؤ صاحب میرا نام سدھاکر۔

بھاؤ - سدھاکر۔ یہ نام کہیں سننے میں بھی آیا ہے۔ ہاں سدھاکر۔

سدھاکر- راؤ صاحب اس میں اتنے غور کرنے کی کیا بات ہے۔ انجمن شراب میں آپ کی اور میری کئی وقت ملاقات ہوچکی ہے۔ آپنے برادرانہ شفقت سے میری تکلیف اور مصیبت کے وقت امداد دینے کا کئی وقت وعدہ فرمایا ہے۔ جناب آج میں بے حد تکلیف اور پریشانیوں میں مبتلا ہوں۔ اس قول کے یاد دہانی کی جرأت ....

بھاؤ - بے وقوف۔ بے شرم۔ ان بیہودہ باتوں کی بے محل یاد دلانے کے لئے تجھے شرم نہیں آتی؟ ارے نامعقول۔ میں پہلے ہی تجھ سے انجان ہوگیا تھا تجھ کو اسی پر سمجھ لینا چاہئیے تھا شراب خانوں کے وعدہ اور شناسائی یہ سب شراب کے پھوٹے ہوئے گلاسوں اور بچے ہوئے کھانوں کے مانند ہوتے ہیں۔ یہ جہاں کے وہیں پھینک دئے جاتے ہیں اندھیرے میں کی ہوئی شرابی دوستی اور ملاقات کیا روشنی میں کام آسکتی ہے؟ تیرے سے مل جل کر رہنا میری بے عزتی کا باعث ہے ہم مہذب اور شریف ہیں۔ ذلیل شرابی نہیں ہیں۔ تم ذلیلوں کے ساتھ تھوڑی دیر مل بیٹھنے سے گلے کا ہار بن جاتے ہو۔ موقع اور محل کا تم لوگوں کو خیال تک نہیں رہتا۔ یہ ہم جانتے ہیں کہ تجھ جیسے کنگال امیروں کی دوستی سے فائدہ اٹھانے کے لئے شراب کے پنجہ میں پھنس جاتے ہیں۔ اس طرح اپنی ذلیل و خوار حالت بتلا کر کسی دوسرے شریف کو مصیبت میں مبتلا نہ کر۔

سدھاکر- (خود) سدھاکر۔ کیا تیری بے حیائی میں ابھی کچھ کسر باقی ہے؟ (چوتھا داخل) راؤ صاحب

میں آپ سے کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں ۔ میرا نام سدھاکر ہے ۔ غالباً آپ جانتے ہونگے ۔

راؤ صاحب ۔ یہ کیا فرما رہے ہیں ۔ ابھی آپ کوئی غیر نہیں ہیں ۔ اچھی طرح جانتا ہوں ۔ آپ تو میرے حقیقی بھائی سے زیادہ ہیں ۔ فرمائیے ۔ شوق سے فرمائیے ۔

سدھاکر ۔ معاف فرمائیے میں نے آپ کی بے ادبی کی لیکن کیا کروں ۔ اب تک جس قدر مجھے زہریلے تجربہ ہوئے ہیں وہ شاہد ہیں ۔ میں ان کو بھول نہ سکا مصیبت زدہ دوست کو بھول جانے کا عام رواج ہے ۔ جانی پہچانی صورت کی جانچ کرنے کی ضرورت اتنی ہوتی ہے جتنی کہ ایک ساہوکار کے نیم کو منہڈوی کے قبول کرنے میں ۔ خیر آپ جیسے شریف آدمی کو یہ تمام باتیں سنانا گویا اخلاق کا خون کرنا ہے ۔ بھائی صاحب آج میں زندگی کی عجیب کشمکش میں مبتلا ہوں ۔ مجھے ایک ملازمت کی ضرورت ہے ۔ (منت) میں آپ سے التجا کرتا ہوں کہ کہیں مجھے روزگار سے لگا دیجئے ۔ جس میں میں جاؤں کی . . . .

راؤ صاحب ۔ آپ کو نوکری ؟ سدھاکر صاحب کونسی ملازمت دلاؤں ۔ آپکی مسلمہ قابلیت کے لئے اعلیٰ ملازمت چاہیئے ۔

سدھاکر ۔ میری قابلیت اور لیاقت کا خیال نہ فرمائیے ۔ میں ایک جانور سے بھی بدتر ہوں ۔ ملازمت چپراسی کی ہو یا حمال کی ۔ راؤ صاحب اس وقت تین جانوں کے زندگی کا سوال ہے ۔ اس لئے میں مصیبت میں ہوں ۔ ورنہ اپنے ایک پیٹ کے خاطر کمہار کے پاس گدھے کا بوجھ ڈھونے کے لئے آمادہ ہوں ۔

بقیہ صفحہ ۴
انجمن کے اغراض و مقاصد کو بیان کیا ۔ انجمن کی پالیسی و طریقہ عمل کا اظہار کرتے ہوئے اپیل کی کہ وہ اس مذموم عادت کو ترک کریں ۔ ازاں بعد راؤ موصوف نے میجک لیانٹرن کے ذریعہ مسکرات کے نقصانات کو واضح کرنے والے تصاویر کو تبلاتے ہوئے (تلنگی ۔ اردو) میں تقریر کی ۔ ناظرین ان تصاویر سے بہت متاثر ہوئے ۔ جلسہ بوقت ۱۰ ساعت شب برخاست ہوا ۔

عالم ترک مسکرات　ملک سرکار عالی

بلدہ و مضافات

آنریبل ریزیڈنٹ بہادر کی صدارت میں

سالانہ جلسہ

نواب مرزا یار جنگ بہادر کی تقریر

سکندر آباد۔ ۵؍ فروردی ۱۳۵۱ف

اگر آپ ہمارے ملک کے مزدوروں کے لئے معمولی زندگی کا مایحتاج مستقل روزگار موزوں معاوضہ صحت بخش گھر اور معمولی تفریحات مہیا کردیں تو انسداد مے نوشی کو بڑی کامیابی حاصل ہوسکتی ہے۔

ان الفاظ میں سرکلاڈ گڈنی رزیڈنٹ حیدرآباد نے سکندرآباد کی انجمن ترک مسکرات کے جلسہ میں جو بمقام محبوب کالج ۵؍ فروردی ۱۳۵۱ف منعقد ہوئی۔ صدارت کرتے ہوئے تحریک ترک مسکرات پر روشنی ڈالی۔

آپ نے آگے چل کر نوجوانان سکندرآباد کو تحریک ترک مسکرات میں حصہ لینے کیلئے متوجہ کرتے ہوئے کہا۔

آج کی نوجوان نسل کو بڑے بڑے قومی تعمیر کے کام کرنے ہیں۔ اور وہ جس قدر جلد ایسے تعمیری کاموں میں منہمک ہوں۔ اس قدر جلد ملک کی ترقی کا سامان مہیا ہوگا۔ شہری زندگی میں جہاں نوجوانوں کے لئے دوسرے تعمیری کام ہیں وہاں تحریک ترک مسکرات کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔

آنریبل ریزیڈنٹ بہادر نے اہل سکندرآباد کے اس تحریک میں کافی دلچسپی نہ لینے پر اظہار افسوس کرتے ہوئے کہا کہ انجمن ترک مسکرات سکندرآباد نے اپنی سرگرمیوں کی بہترین تنظیم کی لیکن عوام اور خصوصاً نوجوانوں کی تائید اور تعاون عمل کا خاطرخواہ حصہ ہو تو انجمن اس تحریک کو معراج کمال پر پہنچا دے گی۔

ریزیڈنٹ بہادر نے جنگ کے بعد آنے والے صنعتی مقابلہ کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ "ایسے زمانے میں مزدور کے مصارف زندگی کی کمی اس کے لئے نہایت مفید ثابت ہوگی۔ اور اس کے لئے اب ہی سے ایسی مفید تحریکات بہت کام آئیں گی۔ نہ صرف یہ بلکہ ان کارکنوں کی عام صحت کا معیار بلند ہوگا۔ اور طاقت ور کام کرنے والوں کے ہاتھوں کام بھی بہتر ہوگا۔ جس کو بازار میں ہمیشہ ترجیح حاصل رہے گی۔

صدر انجمن ترک مسکرات ملک حیدرآباد کے میرمجلس نواب مرزا یار جنگ بہادر نے ان کے بعد تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ

کیا ہندوستان الکحل کی تباہ کاریوں سے شل ہو جانے والے دست و بازو کے ساتھ جرمنی اور جاپان کا مقابلہ کر سکے گا۔

اس موثر تمہید کے ساتھ نواب مرزا یار جنگ بہادر نے یہ واضح فرمایا کہ کس طرح مسکرات مساعی جنگ کی راہ میں بھی ایک رکاوٹ ہے۔ گزشتہ جنگ کے بعد رائل کمیشن نے ان نوجوانوں کی صحت کے متعلق جو سخت کام کرنے کے قابل نہ رہے تھے اپنی تحقیقات میں تبلایا کہ اس کی بڑی وجہ الکحل کا استعمال ہے۔ یہی حال ہندوستان کا ہے کہ یہاں کے محنت کرنے والے طبقہ کو نشہ بازی کا گھن لگا ہے۔

آپ نے ایک پارلیمانی مباحثہ کا حوالہ دیتے ہوئے بیان کیا کہ لارڈ سینٹن نے الکحل کے مضر اثرات کی نسبت ایوان پارلیمان میں اپنی رائے یوں ظاہر کی تھی کہ اگر الکحل سے ہماری محنت کا ایک فی صد بھی ضائع ہوتا ہے تو ہمیں چاہیئے کہ اس کی پوری قوم کا ایک نقصان تصور کریں۔

اپنے زمانہ میرمجلسی عدالت العالیہ کا تجربہ بیان کرتے ہوئے نواب صاحب نے فرمایا کہ۔

"قتل کے کئی واقعات میں نشہ ایک سبب ہوتی ہے۔ آپ نے نشیات کے استعمال

کرنے والوں کی ایک دلچسپ کہاوت سنائی کہ وہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ "ہم غم غلط کرنے کو پیتے ہیں"۔ آپ نے کہا کہ ایک غم بہلانے کے لئے وہ ایک بہت بڑا غم مول لیتے ہیں نشہ ایک برائی ہے اور برائی رہے گی کسی کہاوت سے اس کے مصائب کو پوشیدہ نہیں کیا جا سکتا۔

آخر میں نواب صاحب نے تحریک کی اہمیت سے سارے ملک کو واقف کرانے کے لئے انجمن کی سرگرمیوں پر روشنی ڈالی اور تفصیل کے ساتھ بتلایا کہ کتنی مفید تحریکات اس ضمن میں جاری کی گئی ہیں۔ اور کس کس طرح اس کی نشر و اشاعت کی جاری ہے آپ نے کہا کہ ماہ مارچ ۳۶ئہ سے اس وقت تک ایک لاکھ آٹھ ہزار پانسو اپیلیں شایع کی گئیں جو چودہ لاکھ آٹھ ہزار نوسو صفحات پر طبع کی گئیں۔ یہ اپیلیں ہر زبان میں چھاپی گئیں تاکہ ملک کے گوشہ گوشہ میں ہر شخص اس مفید تحریک سے استفادہ کر سکے۔ کمیٹی چار زبانوں میں رسالہ شائع کر رہی ہے۔ اس کے علاوہ نہ پینے کا عہد کرنے والوں کی بستیاں بسائی جارہی ہیں۔ چنانچہ نوآبادی ترک مسکرات ملک پیٹھ دبیرپورہ اور ملے پلی وغیرہ تعمیر کرائے گئے۔ اور اسکیم ہے کہ مزید نوآبادیاں ہر محلہ میں تعمیر کیجائیں۔

انجمن ترک مسکرات سکندرآباد کی رپورٹ

سکندرآباد ۔ ۱۰ فروری ۔ "بڑی حد تک مسکر شہ وبات کی تجارت اب قدیم غیر مہذب اور مخالف حیا طریقے کے بجائے محدود اور دور دور پاک صاف مقامات پر ہوگئی ہے۔" ان الفاظ میں انجمن ترک مسکرات سکندرآباد کی رپورٹ میں سکندرآباد کی اصلاحی مساعی پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

رپورٹ میں آگے چلکر بتلایا گیا ہے کہ شہر کی غریب آبادی کی اصلاح کے لئے انجمن نے سب سے پہلے توجہ کی۔ اور بھوئی گوڑہ، گھانس منڈی اور زبلہ گٹہ وغیرہ میں مدارس شبینہ وغیرہ قائم کئے اور ان کے بچوں میں نہ صرف تعلیم کی روشنی پھیلائی بلکہ انہیں نیک عادات کی طرف بھی مائل کر دیا۔ آج کل سکندرآباد کے رقبہ میں ان اصلاحی تحریکوں اور حکومت کی توجہ کی بنا پر بیس سیندھی اور بائیس دیسی شراب کی دکانوں میں

سے صرف گیارہ سیندھی کی اور بارہ دیسی شراب کی دوکانیں رہ گئی ہیں۔ ان اعداد سے ظاہر ہوتا ہے کہ مسکر مشروبات کے مرکز تقریباً نصف رہ گئے ہیں اور استعمال کرنیوالونکی تعداد بھی بتدریج گھٹ رہی ہے۔

دھول پیٹھ حیدرآباد ۴ ہر فروری ۱۳۵۱ف

محلہ دھول پیٹھ میں جناب راجندر پرشاد جی مصر۔ کی دعوت پر صدر انجمن ترک مسکرات کی جانب سے بغرض پرچار مسٹر۔ بی راگھویندرا راؤ پروپیگنڈسٹ روانہ کیے گئے۔

جناب راجندر پرشاد جی نے حسب پروگرام بتاریخ ۴ ہر فروری ۱۳۵۱ف کو شام میں ہونے والے میجک لیانٹرن لکچر کے متعلق محلہ میں پرچار کر کے انجمن کا لٹریچر تقسیم کیا۔ اور شب میں ایک عظیم الشان جلسہ بمقام روبرو مٹھ موہن داس جی میدان میں ترتیب دیا میجک لیانٹرن شو کیلئے از راہ کرم مذکور الصدر مٹھ کے مہنت جی نے روشنی کا انتظام فرمایا۔

پروپیگنڈسٹ موصوف نے میجک لیانٹرن تصاویر تبلانے سے قبل صدر انجمن کے قیام و مقصد کو ظاہر کرتے ہوئے مسکرات کے نقصانات کو واضح کیا۔ اور عوام سے اپیل کی کہ وہ مسکرات کو ترک کر کے صدر انجمن سے تعاون عمل فرمائیں۔ ازاں بعد میجک لیانٹرن کے ذریعہ ایک سبق آموز کہانی کو تبلایا۔ منجانب انجمن جناب راجندر پرشاد جی اور مہنت جی اور حاضرین جلسہ کا بعد ادائی شکریہ جلسہ برخاست کیا گیا۔

کندیکل ملیپلہ (حیدرآباد) میں ۵ ہر فروری ۱۳۵۱ف کو رات کے نو بجے مسٹر مانک راؤ نے صدر انجمن ترک مسکرات کی جانب سے میجک لیانٹرن کا مظاہرہ کیا۔ محلہ والوں کی کافی تعداد حاضر جلسہ تھی۔

اضلاع ودیہات

جانترا میں پرچار

کندی واڑہ۔ کندی واڑا ضلع اطراف بلدہ کا ایک جاگیری موضع ہے۔ جو فی الوقت

زیر نگرانی کورٹ ہے۔ یہاں پر ہر سال پانڈورنگ سوامی کی جاترا ہوتی ہے۔ اسوقت اطراف واکناف سے ہزاروں کی تعداد میں زائرین آتے ہیں۔ اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے جناب جوکا ریڈی صاحب ساکن منگال نے (۲۶ مہر دی ۱۳۱۵ ف) دو روز تک پرچار کیا۔ اس موقع پر خصوصاً گانجہ پینے والونکا اجتماع زیادہ ہوا تھا۔ یہ دیکھ کر فاضل مقرر نے گانجہ کے استعمال سے ہونے والے نقصانات کو وضاحت سے بیان کیا۔ اور حاضرین میں لٹریچر تقسیم کیا۔ جب کہ جناب موصوف پرچار کر رہے تھے چند اشخاص نے یہ کہتے ہوئے کہ رشتہ بازی کی مذمت کرنے کا انہیں کیا اختیار ہے جلسہ میں انتشار پیدا کیا۔ اس واقعہ کا مقامی پولیس کو رپورٹ کرنے پر ضروری امداد پہنچائی گئی۔ اس طرح دو روز تک امن سے پرچار کیا گیا۔

راپول:- راپول ابراہیم پٹن کے قریب ایک جاگیری موضع ہے۔ خانہ شماری تقریباً (۵۰۰) ہے۔ یکم بہمن ۱۳۱۵ ف کو جناب نارسمہوان ریڈی صاحب کے مکان کے سامنے بھاگوت کھیل رہے تھے۔ گاؤں کی ساری آبادی تماشہ دیکھ رہی تھی۔ مسٹر جوکا ریڈی جو اتفاق سے راپول گئے تھے اس موقع سے فائدہ اٹھایا۔ سیندھی شراب، افیون۔ گانجہ کے استعمال کرنے سے ہونے والے نقصانات کو ناظرین پر واضح کیا۔ اور ادب ترک مسکرات کو تقسیم کیا۔

سالانہ جلسہ

موضع اننر گاؤں تعلقہ راجورہ ضلع عادل آباد

انجمن ترک مسکرات کا سالانہ جلسہ منجانب مدرسہ تحتانیہ بتاریخ ۹۔ اسفندار ۱۳۱۵ ف بوقت چار ساعت شام بصدارت جناب مولوی برہان الدین صاحب نائک داکر ہڈگری نائب سانگوڑہ منعقد ہوا۔ مدرسہ مختلف قسم کے جھنڈیوں سے آراستہ کیا گیا تھا۔ اسکوٹ ودیگر طلباء رعایا و مدرسین وغیرہ کا جلوس تصویر اعلحضرت بندگانعالی کے ساتھ معہ باجا اور جھنڈیوں کے گاؤں میں گشت کرکے واپس مدرسہ پہونچا۔ بعد حمد وثنا کشافہ کے طلباء سے مسٹر وٹھل راؤ مددگار نے مختلف کھیل کھلوائے اور مولوی سید احمد علی صاحب مددگار مدرس نے ماس ڈرل کروائی۔ دیہات کی اصلاح وغیرہ پر طلباء

سے مکالمہ کراتے گئے۔ صدر مدرس صاحب مدرسہ نے جلسہ کا مقصد بیان فرمایا۔ مولوی میر احمد علی صاحب مددگار مدرسہ نے نشہ بازی کے نقصانات اور ترک کرنے کے تدابیر بتلا کر اچھی نصیحت فرمائی۔ اور ماسٹر وٹھل راؤ مددگار نے نشہ کے نقصانات پر مرہٹی نظم طلباء سے پڑھوائی۔ صدر نشین صاحب نے بھی اس بارے میں بہت کچھ نصیحت کی۔ بعد اظہار شکریہ معزز رعایا اور صدر نشین صاحب وغیرہ جلسہ ساڑھے چھ بجے برخاست ہوا۔

حنگال) بتاریخ ۱۲ و ۱۳ اسفندار ۱۳۵۱ف یعنے تل سنکرات کے موقع پر جناب جوکار یڈی صاحب نے صدر انجمن ترک مسکرات کے شائع کردہ اشتہارات کو آبادی میں تقسیم کیا اور تقریباً (۵۰۰) افراد کو مخاطب کرتے ہوئے استعمال مسکرات کے گوناگوں نقصانات کو ذہن نشین کروایا۔

ہمکنڈہ۔ یہاں پر بتاریخ ۱۶ اسفندار ۱۳۵۱ف بوقت ۸ ساعت شب بمکان شری مان سیر نواس چاری گارو (چوراستہ ہمکنڈہ) میجک لینٹرن کے ذریعہ تصاویر کا مظاہرہ کرتے ہوئے مسٹر بی راگھویندر راؤ ناشر صدر انجمن ترک مسکرات نے اخلاقی معاشی اور مذہبی نقطہ نظر سے مسکرات کے نقصانات کو واضح کیا۔ حاضرین میں صدر انجمن کا لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ جلسہ شکریہ پر برخاست ہوا۔

ملنگور۔ ۱۷ و ۱۸ اسفندار ۱۳۵۱ف۔ یہ قصبہ تعلقہ حضور آباد ضلع کریم نگر میں واقع ہے اس قصبہ کی خانہ شماری (۶۱۰) اور مردم شماری (۲۵۹۶) ہے۔ یہاں پر ایک تاریخی قلعہ سلطان قلی قطب شاہ کے زمانہ کا بنایا ہوا ہے۔

اس قصبہ کی رعایا کی خواہش پر منجانب صدر انجمن ترک مسکرات مسٹر بی راگھویندر راؤ ناشر پرچار روانہ کئے گئے۔ چنانچہ راؤ صاحب موصوف نے بتاریخ ۱۷ و ۱۸ اسفندار ۱۳۵۱ف کو قصبہ ہذا کے عہدہ داران دیہی و جناب ٹی ویر اپیا صاحب و مولوی محمد عبدالکریم صاحب مددگار مدرسین مدرسہ تحتانیہ قصبہ ہذا و جناب حکیم لکشمی نارائن جی کی مدد سے قصبہ میں صدر انجمن کا لٹریچر کافی تعداد میں تقسیم کیا۔ اور رات کو میجک لینٹرن پروگرام کے متعلق کافی تشہیر کی رات کے ۸ بجے مقررہ مقام پر عہدہ داران دیہی اور مدرسین صاحبان و طلباء جمع تھے حاضرین کی کافی تعداد تھی۔ حمد خدا کے بعد کارروائی جلسہ کا آغاز ہوا۔ مسٹر بی راگھویندر راؤ نے صدر انجمن سے پبلک کو تعارف کرا کر

بقیہ صفحہ ۱۸ پر

نشہ سے بیزارگی۔ موضع ترور نواب غالب جنگ بہادر کی جاگیر ہے۔ ۲۳ اسفندار ۱۳۵۵ف کو رات کے نو بجے جناب جی کاریڈی صاحب نے
ایک جلسہ منعقد کیا حاضرین کی تعداد تقریباً دو ڈھائی سو تھی۔ ریڈی صاحب موصوف نے حاضرین کو ترک مسکرات کے
فوائد سے تفصیلاً آگاہ کیا۔ دوران تقریر میں ایک شخص نے قطع کلامی کی۔ اور حاضرین کو پینے پلانے کی ترغیب
دلانے کے الفاظ استعمال کئے۔ یہ طرز عمل حاضرین سے برداشت نہ ہو سکی انہوں نے "خاموش خاموش بیٹھ جاؤ" کے
نعرہ بلند کرتے ہوئے بیزارگی کا اعلان کیا۔ بالآخر اس کو بٹھلا دیا گیا۔ ازاں بعد ریڈی صاحب نے تقریر کو ختم کیا۔

تعلقہ ورنگل کی زبردست کارگزاری۔ انجمن ترک مسکرات تعلقہ ورنگل کا مراسلہ مورخہ ۲۶ اسفندار ۱۳۵۵ف
مظہر ہے کہ دھرم ساگر۔ رنگشائی پیٹھ۔ چنتہ گنٹو۔ کماری پورم۔ قلعہ ورنگل۔ کریم آباد۔ بخشی پورم۔ اور
بھیما پیٹھ میں ہفتہ واری تبلیغ کی گئی۔ یعنی رضاکاران ترک مسکرات نے بہ شکل جلوس گیت گاتے
ہوئے آبادی میں گشت لگایا۔ علاوہ ان مقامات کے شہر اور علی آباد میں خاص پروگرام
مرتب کیا گیا۔ میجک لینٹرن کے ذریعہ دلچسپ قصوں کا مظاہرہ کیا گیا۔

صوبہ جات ہند

سیندھی خانے دور رہیں

مدراس۔

مدراس کارپوریشن (بلدیہ) کے ایک اجلاس میں جو اکتوبر سنہ ۱۹۴۰ء کو منعقد ہوئی تھی
دوکان ہائے سیندھی کے بارے میں ایک ضروری تحریک باتفاق آراء منظور کی گئی جو حسب
ذیل ہے۔ لائسنسنگ بورڈ سے خواہش کیجاتی ہے کہ بلدیہ مدراس آبکاری کے احاطہ میں
مدرسوں کچہریوں صنعتی مرکزوں کے قریب سیندھی کی دوکانات آئندہ کھولے نہ جائیں
اب تک جو ہیں انہیں بند کیا جائے۔ بلاک اوٹ (روشنی کا گھٹانا) کی وجہ رات
کے (۷) بجے کے بعد دوکانات بند کی جائیں۔ اس تحریک کو پیش کرتے ہوئے مسٹر ہم راجا کرشنا پلے
کہا کہ بلدیہ کے شاخ صحت عامہ کو چاہیئے کہ اس معاملہ میں خاص دلچسپی لے۔ تحریک کی تائید کرتے ہوئے
مسٹر علیسی داسن نے کہا کہ مزدوروں کے مقام رہائش کے قریب سیندھی کی دوکانات نہ رکھی جائیں
تائید مزید کرتے ہوئے مسٹر گپتا نے کہا کہ احاطہ بلدیہ دوکانات سیندھی کے کھولنے اور بند کرنیکا پورا اختیار رکھتے
بلدیہ اور عہدہ دار صحت عامہ کو ہونا چاہیئے۔ نہ کہ لائسنسنگ بورڈ کو چونکہ یہ پہلو سے یہ تحریک وقت
کی اہم ضرورت کو جتلاتی ہے اس لئے امید ہے کہ یہ تحریک باتفاق آراء منظور کیجائے گی چنانچہ
ایسا ہی ہوا ———

———

رسالہ ترک مسکرات

جلد ۶
نمبر ۳
ماہ بہمن ۱۳۵۱ ف

دشمن ہے نشہ آبرو و جان و مال کا
پس اس بلا کو چھوڑ چھڑا کر رہیں گے ہم

مزدور پیشہ عورتیں بچوں کو افیون دیتی ہیں نتیجہ ←

فہرست مضامین

نشہ باز چوکیدار

رسالہ
ترک مسکرات

جلد ۶
نمبر ۳
ماہ بہمن ۱۳۵۱ ف

سنہری باتیں

دنیا کے تمام جرائم سے جان و مال کا اتنا نقصان نہیں ہوتا جتنا کہ صرف نشہ بازی سے ہوتا ہے۔ (لارڈ بیکن)

انسان کی اخلاقی تاریخ پر الکحل ایک بدنما داغ ہے۔ (ارتھمس کرجیٹن بروڈلے)

الکحل بہی خواہ کی شکل میں تم سے ملاقات کرتا ہے اور دوستی کا دم بھرتا ہے لیکن خبردار دھوکا نہ ہو۔ وہ تمھارا اسراسر دشمن ہے۔

کرنل ایس ایس میکنڈ ای ایم ۔ ایس

ناظم صحت عامہ صوبہ جات متوسط و برار

الکحل اور اس کے اثرات

از مسٹر مانک راؤ

الکحل کیا ہے؟

طبی نکتۂ نظر سے ہو یا معاشی گزشتہ ۲۵ - ۳۰ سال سے جس قدر توجہ الکحل کے بارے میں دی جا رہی ہے شاید ہی کسی اور مسئلہ پر ہو رہی ہو۔ اب ہم یہ دیکھیں گے کہ الکحل کسے کہتے ہیں۔

مسز بنجمن وارڈ رچرڈسن کی تحریر کے مطابق خالص الکحل ایک شفاف سیال ہے۔ جس کی بو تلخ ہوتی ہے۔ اس کے قطرے زبان پر پڑیں تو چرچراہٹ، سوزش اور حرارت محسوس ہوتی ہے۔ یہ ہوا میں جل سکتی ہے۔ اور جلتی ہوئی دیا سلائی کے بتانے سے بھڑک اٹھتی ہے۔ پانی سے اس کا وزن کم ہوتا ہے۔ یعنے اگر ایک پانی بھرے بوتل میں جس کا وزن (۱۰۰) تولے ہو شراب بھر دی جائے تو اسی بوتل کا وزن (۹۲ء۷) تولے ہو جائیگا۔ اس سے معلوم ہوگیا کہ ۱۰۰ تولوں میں بقدر ۸ء۲۰ تولے کم وزن ہے۔

تندرستی کی حالت میں ہو یا بیماری کی حالت میں الکحلی مشروبات کا استعمال نہ صرف فائدہ بخش ہی نہیں بلکہ نقصان دہ ہے۔ اس بارے میں محققین سائنس نے نئی روشنی میں مشاہدہ و عملی تجارب کرنے کے بعد متفقہ فتویٰ دیا ہے کہ

الکحلی مشروبات نہ صرف بلحاظ محرکات بلکہ بحیثیت ایک دریردہ اور دیرپا اثر زہر کے بھی بیدریغ پینے والوں کے حق میں تو یہ خودکشی کا وسیلہ بنتے ہیں۔

الکحل کے کیا اثرات ہیں؟

الکحلی مشروبات کے استعمال سے جسم انسانی پر جو اثرات مترتب ہوتے ہیں ان کو ہم انڈین میڈیکل گزٹ (بابتہ ماہ سپٹمبر ۱۹۲۹ء) کے ایک مضمون کے حوالہ سے واضح کرینگے۔ جس کو ڈاکٹر بی جی وارڈ یم ڈی اور ڈاکٹر ہرن کلکرنی یم بی بی یس نے تحریر فرمایا ہے۔

ان کے عینی مشاہدہ نے اور عملی تجربہ جو کہ غیر عادی اور گاہے گاہے پینے والوں پر کئے گئے بہ نتیجہ اخذ کرنے پر مجبور کرتی ہیں کہ:—

غیر عادی و گاہے گاہے پینے والے اشخاص کے خلو معدہ میں

ایک ڈرام رم کے داخل ہونے کے ۲۰ منٹ بعد رطوبت مغز حرام میں اور اس کے ۱۰ منٹ بعد یعنے داخلہ شراب کے ۳۰ منٹ کے عرصہ میں قارورہ میں شراب پائی گئی۔ اور برٹش فارماکوپیا کے اسٹاک کلیچر کا ایک خوراک یعنے ایک اونس جس میں سپرٹ وٹنکچر وغیرہ کی مجموعی مقدار (۵۰) قطروں سے زاید نہ تھی شراب پلانے کے ۳۰ منٹ کے اندر رطوبت مغز حرام میں اور (۴۰) منٹ کے اندر قارورہ میں پائی گئی۔

غذا کے بعد بدیرا ورنیہ عادی پینے والوں میں زیادہ مقدار دینے پر بھی عرصہ طویل میں شراب سری بر و سیانیل فلوسٹد و پیشاب میں نمایاں ہوتی ہے۔ اور گلوکوز شکر رطوبت مغز حرام میں پائی کرومیٹ ٹسٹ سے کبھی نہ پائی گئی۔

اس سے صاف ظاہر ہے کہ نشہ بازوں میں بوجہ عادت زہریلے مخدرات کو خارج کرنیکی قوت گھٹ جاتی ہے۔ اور زہریلے عناصر کا اجتماع جس قدر بڑھتا ہے یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ اسی قدر نظام جسمانی موثر ہوتا ہے۔

چونکہ فطرت نے سمیت کے جلد از جلد اخراج کی صفت رکھی ہے۔ اس لئے عام طور پر سیندھی تاڑی پینے والے کلال خانے سے نکلنے ہی نہیں پاتے کہ پیشاب کرتے جاتے ہیں۔ نتیجہ کے طور پر کلال خانوں کے اطراف پیشاب کی اتنی کثرت ہوتی ہے کہ راستہ چلنے والوں کو اسکا تعفن ناک کو دستی لگانے پر مجبور کرتا ہے

بقیہ صـ ۶

تب جاکر وہ ہوش میں آیا۔ اتنی دیر میں گاڑی اسٹیشن سے روانہ ہوئی۔ دوسری گاڑی کے انتظار میں ہم کو ۱۵-۲۰ گھنٹے فضول کھونے پڑے۔ وقت پر مکان نہ پہنچنے کی وجہ سے کاروبار کافی متاثر ہوئے۔ میں نے اس دن سے توبہ کی کہ شرابی سے دوستی تو کیا بات تک نہ کرونگا۔

خدا بچائے شرابی کی دوستی سے اور لعنت ہے ایسے شراب پینے والوں پر

سفر حیدرآباد دکن

از مسٹر جوتی پرکاش

میں اور میرے دوست یوگندھر کئی دفعہ حیدرآباد دیکھنے کے منصوبے باندھتے تھے حیدرآباد کے سفر کے کئی پروگرام بنتے تھے۔ مگر وہ بیکار ہو جایا کرتے تھے۔ آخر ایک مرتبہ ہم نے پختہ پروگرام مرتب کر لیا۔ اور اس پروگرام پر دونوں حیدرآباد روانہ ہو گئے۔ دونوں گاڑی پر سوار ہو گئے دو دنوں میں حیدرآباد پہنچ گئے۔ کچھ دن ٹھہر کر دل کھول کر سیر کی۔ واپس ہوتے وقت دونوں نے نئی نئی اشیاء گھر لے جانے کے لئے خریدیں۔

میرا دوست چپکے سے شراب پیا کرتا تھا۔ مگر میرے سامنے اس قسم کے فعل کرنے کی جرأت نہیں کرتا تھا۔ میرے ساتھ لاعلمی ظاہر کرتا تھا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ میں اس قسم کے ناجائز فعل سے ناراض ہوتا ہوں۔ اس نے حیدرآباد میں مجھ سے پوشیدہ ایک شراب کی بوتل خرید کر اپنے سوٹ کیس میں ڈال لی۔

آخر ہم دونوں حیدرآباد سے ڈی سیل پر سوار ہو کر گھر روانہ ہو گئے۔ گاڑی قاضی پیٹھ پہنچی اور معلوم ہوا کہ ہمیں اب دوسری گاڑی کا انتظار کرنا ہے۔ اور یہ چھوٹی سی گاڑی ہمیں چھوڑ کر واپس لوٹ جائے گی ہم دونوں گاڑی سے اتر کر ویٹنگ روم میں چلے گئے اور بلہارشاہ کی گاڑی کا انتظار کرنے لگے۔ ہم نے اپنا سامان بحفاظت رکھ لیا۔ اب اس کو شراب پینے کی خواہش ہوتی لیکن میرے سامنے بھلا وہ کب ایسا کام کر سکتا تھا۔ اس کا دل بے قرار ہو رہا تھا کہ کس طرح خواہش پوری کی جائے۔ سوچ سوچ کر اس نے ایک ترکیب یہ نکالی کہ چپکے سے شراب کی بوتل کوٹ میں چھپایا اور اجابت کے بہانے سے پاخانے کے اندر گھس گیا اور شراب کی بوتل کا ڈاٹ کھول کر غٹاغٹ پی گیا۔ پینا ہی تھا کہ شراب کے نشہ میں وہیں گر پڑا میں اس کا انتظار کرتے کرتے تھک گیا۔ گاڑی اسٹیشن پر پہنچ گئی مگر وہ واپس نہ آیا آخر میں لاچار ہو کر اس کو دیکھنے کے لئے پاخانے میں گھس گیا۔ کیا دیکھتا ہوں۔ اس کی عجیب حالت ہو گئی ہے۔ بیہوش ہے۔ تن من کی ذرہ بھی سدھ نہیں۔ میں اس کو وہاں سے بمشکل اٹھا کر لایا۔ اور نل کے نیچے بٹھا کر نہلایا۔ کپڑے صاف کروائے

باقی بر صفحہ (۵)

مسکرات کا مذموم رواج

از جناب تارا سنگھ صاحب پشاوری

آج کے بچے کل کی قوم بنتے ہیں اگر ابتدا میں انکو اعلیٰ سانچے میں نہ ڈھالدیا جائے تو آیندہ اونکی زندگی تباہ ہوجاتی ہے۔ میں نے حیدرآباد میں ہر طرف دیکھا چھوٹے چھوٹے بچے جن کی عمر پانچ چھ سال کی ہوگی۔ سگریٹ یا بیڑی پیتے ہوئے نظر آئے ان کے چہرے زرد، ہونٹ خشک اور بدن نحیف یعنے ہڈیونکا ڈھانچہ معلوم ہوتے ہیں وہ ایک تو یوں ہی افلاس زدہ ہوتے ہیں۔ اوس پر سگریٹ نوشی اونکا ستیاناس کر رہی ہے۔ والدین کو پرواہ نہیں کہ اون کی اولاد گھر سے باہر جاکر کیا کرتی ہے۔ اگر ان بھولے بھالے بچوں کو بچانا ہے تو اس قسم کا قانون پاس کرنا چاہیئے کہ کوئی شخص (۱۲) سال سے کم عمر کے بچوں کو سگریٹ وغیرہ فروخت نہ کرے اور ہر ایک شخص کو یہ اختیار دیا جاوے کہ وہ اگر ۱۲ سال سے کم عمر بچونکو سگریٹ پیتا دیکھ لے تو اوس سے سگریٹ چھین کر پھینک دے۔ (رعیت)

بقیہ سلسلہ ...

نہیں کرسکتا

ان ... علاوہ ایک اور ... ہے۔

میرا جسم خانہ خدا ہے۔ میرا من بھگوان کا مندر ہے۔ اور مجھے اس کو ہر طرح کی گندگی سے پاک رکھنا چاہیئے۔ لیکن اگر میں اپنے جسم کو تمباکو کے گندے اور زہریلے دہوئیں سے ناپاک کرتا ہوں تو یہ خدا کے رہنے کی جگہ نہیں ہوسکتی۔

۳ قسط

ایک ہی پیالہ

ڈرامہ نگار
رام گنیش گڈکری مرحوم

مترجم
جناب نارائن راؤ صاحب باغات منصبدار

باب (۲)

منظر (۴)

بسلسلہ سابق

(سدھاکر کا مکان۔ سندھو بچہ کو دودھ پلا رہی ہے۔ شرد بھی موجود ہے)

سندھو۔ دودھ پینے کے لئے بھی اتنا کیوں روتا ہے۔ اچھا بابا لوری دیتی ہوں۔ پھر ایک ایک گھونٹ کرکے دودھ پی جانا ورنہ کبھی لوری نہ دینے کی۔ ارے یہ تو رو رو کر آسمان سر پر اٹھا رکھا ہے شرد نائی۔ تم اس کو سنبھالو یہ تو مجھ سے مانتا نظر نہیں آتا۔ کہیں کا۔ (گیتا داخل ہوتی ہے) گیتا بائی تم آگئیں اچھا ہوا اسے لیجاؤ اور جھولے میں سلا دو وہ دیکھو گیتا بائی کو دیکھتے ہی مسکرا دیا کیوں نہ ہو وہ تو اونکا لاڈلا ہے۔ گود میں لئے پھرتی ہے (شرد سے) شرد بائی میں صبح سے بھیا کو دو تین مرتبہ بلوا بھیجی وہ صرف وعدہ ہی کر رہے ہیں لیکن ابھی تک آنا تھا نہ آئے رات کو بھیانک خواب دیکھی ہوں دل بیٹھا جاتا ہے شرد۔

شرد۔ سندھو تائی۔ رائی کو پہاڑ سمجھتی ہو اور ناحق پریشان ہوتی ہو۔

سندھو۔ تم کچھ ہی کہو میں تو پریشان ہو رہی ہوں بے قراری بڑھ رہی ہے۔ تین دن سے بھیا کا تار ملا ہے۔ بس یہی حال ہے۔

شرد۔ فکر کرنے سے فائدہ کیا ہوگا۔ تمہاری پریشانی اوروں کو بھی پریشان کرتی ہے۔ دل میں پیدا ہونے والے خیالات کا علم کسی اور کو کیسے ہو سکتا ہے۔ ہاں دیکھو بھیا آہی گئے (رام لال داخل) بھیا دیکھ یہ سندھو تائی کب سے رو رہی ہیں۔ لاکھ سمجھاتی ہوں مناتی ہوں مگر ایک نہیں سنتیں۔

رام لال۔ (شرد سے) کل رات کو دیکھا ہوا خوف ناک واقعہ اب سندھو سے کیوں کر بیان کروں

اگر میں ٹال بھی دوں تو یہ بات چھپے بھی کیسے

سندھو۔ بھیا۔ تمہیں کیا خبر ملی ہے۔ خاموش کیوں ہو۔ کچھ کہو تو

رام لال۔ بہن ذرا صبر سے کام لو۔ تم نے بچوں کے زنجیر کا کھیل دیکھا ہی ہوگا۔ جیسے جیسے کھیل بڑھتا جاتا ہے زنجیر کی بندش بھی بڑھتی جاتی ہے۔ یہی حال سنسار کا ہے۔ جیسے جیسے وقت گزرتا ہے۔ مشکلات میں اضافہ ہوتا ہے۔

سندھو۔ بھیا ان گول مول باتوں سے کیا نتیجہ نکالا جا سکتا ہے۔ میرے تو کچھ سمجھ میں نہیں آتا۔

رام لال۔ سندھو تائی کل کیا ہونے والا ہے۔ یہ اگر آج معلوم ہو جاتے تو سنسار سنسار نہیں رہیگا وہ نیسار ہو جائیگا۔ اس لئے پرماتما نے انسان کی قسمت کو پیشانی پر لکھا ہے۔ مگر انسان اسے پڑھ نہیں سکتا۔ یہ لاثانی طاقت صرف مہادیو کو حاصل ہے جس کی پیشانی پر تیسری آنکھ ہے اور جو دنیا کو فنا کرنے کا فرض ادا کرتا ہے۔

سندھو۔ بھائی جان نہ لو۔ دم لبوں پر ہے۔ جو کچھ ہے جلد کہہ ڈالو تاکہ برا بھلا اپنی زندگی میں سن لوں اور اطمینان کی موت مروں۔

رام لال (خود) کیا بدقسمتی ہے ایسی دل ہلانے والی خبر سندھو کو سنانا میرا فرض ہو گیا۔ شراب کتنا ناپاک اور کیسا بھیانک لفظ ہے۔ اس پاک اور معصوم دیوی کے سامنے کس زبان سے کہوں۔ اے نشہ باز گنہگارو تم دوستی کے آڑ میں کیا خوفناک کھیل کھیل رہے ہو۔ اس کا تمہیں احساس بھی ہے؟ اے پرماتما یہ شراب آلودہ تیر سندھو کے دل پر چلانے کے بدلے اگر زہر آلودہ تیر اس کے سینہ پر چلانے کے لئے کہا جاتا تو میں خوشی کے ساتھ اسے گھائل کیا ہوتا۔ (ظاہر) کیا سناؤں تیرے سدھاکر کو شراب کی عادت ہو گئی ہے۔

سندھو۔ اے بھگوان یہ کیا سن رہی ہوں (سندھو بیہوش ہو جاتی ہے شردورام لال اس کو سنبھالتے ہیں)

رام لال۔ سندھو۔ سندھو تائی۔ ہوش میں آ۔

سندھو۔ بھیا۔ بھیا۔

بھگونتھ۔ (تیزی کے ساتھ داخل ہو کر) بھائی صاحب غضب ہو گیا۔ سدھاکر نشہ میں عدالت گئے تھے بدمستی میں بکواس شروع کر دی حاکم نے ان کی سند ہمیشہ کیلئے ضبط کر لی۔

رام لال۔ مصیبت اور آفت سے مقابلہ کرنے کے لئے ہمیں ہر طرح تیار رہنا چاہیے۔ سندھو سندھو تائی۔ (سدھاکر داخل۔ معہ تلی رام)

سدھاکر۔ (نشہ میں) ارے اس گھر میں رونا دھونا کیا ہو رہا ہے۔ کیا یہ سند کے لئے ہے۔ کون روتا ہے۔ نامرد عورت۔ تلی رام ایک ایک کو ٹھوکر مار کر نکال باہر کر دے

رام لال۔ ٹھہرو۔ تلی رام۔ سدھاکر کو لیجا کر سلا دو۔

سدھاکر۔ سندگئی تو کچھ پرواہ نہیں کیا میں نامرد ہوں۔ یہ رام لال نامرد ہے۔ سندھو نامرد ہے سندھو نامرد ہے۔ (لیجاتے ہیں)

رام لال۔ بدنصیب لڑکی چل اب تو اطمینان سے رو بھی نہیں سکیگی۔ اس مصیبت میں بھگوان کو یاد کر۔ ہمت سے کام لے (تلی رام داخل) تلی رام نکل اسی وقت اپنا منھ کالا کر پھر کبھی اس گھر میں قدم رکھیگا تو تیری خیر نہ ہوگی

باب (۲)

منظر (۵)

(تلی رام کا مکان تلی رام اور گیتیا موجود ہیں)

تلی رام۔ لا جو کچھ گھر میں ہے لا "شراب خانہ" کا چندہ ادا کرنا ہے جلدی کر

گیتیا۔ کیا لاؤں میرا سر۔ عقل کے تو پورے ہو اب آنکھوں کے بھی ہو چلے گھر تو کبھی کا پاک صاف ہو چکا۔ در و دیوار تمہارے اعمال بد پر قہقہہ مار رہے ہیں

تلی رام۔ تو جھوٹی ہے میں کہتا ہوں تو سراسر جھوٹ بولتی ہے۔ ارے کیا گھر میں کچھ بھی نہیں برتن بھانڈا لکڑی پھاٹا۔

گیتیا۔ ایک بار نہیں لاکھ بار کہتی ہوں کہ کچھ نہیں اب کہو تو سر پھوڑ لیتی ہوں بھیجا نکال لو۔ شراب خانہ میں بطور چندہ ادا کر دو۔

تلی رام۔ مکار کہیں کی۔ کیا تیرے پاس کچھ بھی نہیں ہے۔

گیتیا۔ یہ لو تمہارے نام کا سوبھاگ تلک باقی رہ گیا ہے اسے لے لو (کھولتے ہوئے) اور شراب فروش کی دوکان پر جاکر اس کی پیشانی پر لگا دو۔ اور شراب کا آخری گھونٹ پی لو پھر ہم دونوں سنسار کے جھگڑے سے آزاد ہو جائیں گے۔

تلی رام۔ زبان درازی کی حد ہو چکی۔ میری بے عزتی ہو رہی ہے۔
گیتا۔ آپ کی عزت اور وقار کا کیا کہنا۔ سراسر نیکی کے مجسمے ہو۔ خود کے سنسار کا تو ستیاناس کیا اور اپنے ساتھ دوسروں کو بھی غارت کر دیا گھر میں چولہا ٹھنڈا ہو چکا یہ دیکھ کر بھی شرم نہیں آتی۔
تلی رام۔ کیسی بے مروت فاحشہ ہے دل چاہتا ہے اس کا گلا گھونٹ کر کتے کی موت ماروں۔ میں شراب پیتا ہوں۔ اس لئے میرا ایمان کرتی ہے۔ ٹھہر ابھی تجھے زمین پر گرا کر شراب پلاتا ہوں شراب پی ورنہ گھر سے گیٹ اوٹ (Gate out) یوں نہ مانے گی تو جمعرات کے بازار میں تجھے ہراج کر کے کسی خریدار کے حوالے کر دونگا کیا۔ کہو۔ ونس۔ ٹوائس۔
گیتا۔ بس رہنے دو یہ خالہ جی کا گھر نہیں ہے۔ ابھی نشہ اتار دونگی۔
تلی رام۔ چپ چاپ رہتی ہے یا شراب پیتی ہے دادا صاحب کے یہاں آگ لگا کر میرے لئے ان کے گھر کا دروازہ بند کرادی۔ چل شراب کا گھونٹ پی ورنہ میں تیرے گلے سے خون کا گھونٹ پی لونگا۔ (گیتا کو پکڑتا ہے وہ گرا دیتی ہے)
گیتا۔ بس اب اس گھر میں نہیں رہ سکتی۔
تلی رام۔ جا چلی جا۔ بہت اچھا ہوا۔ لیکن یہ یاد رکھنا پھر کبھی اس مکان میں قدم رکھے گی تو تیرا خاتمہ ہی کر دونگا ایسا نہ کر دوں تو میرا نام تلی رام نہیں۔

باب (۲)

منظر (۶)

(سدھاکر کا مکان۔ سدھاکر اور تلی رام موجود ہیں)

تلی رام۔ بھائی صاحب۔ معاف فرمائیے۔ شاید میں ایسے الفاظ کہوں جنہیں زبان پر نہ لانا چاہیئے۔ لیکن مجبوری ہے۔ کہے بغیر گزر نہیں ہے۔ اجی جناب اس گھر میں آپ کی کتنی قدر ہے۔ اور آپ ہیں کون۔ معلوم فرمائیے۔
سدھاکر۔ تلی رام اب میں تیرا بھائی ہوں نہ صاحب بلکہ تیرا دوست ہوں۔ مجھے سدھاکر کہہ یا صرف سدھا بس یہی کافی ہے۔

تلی رام ۔ بھائی صاحب آپ کو سدھا کے نام سے مخاطب کرنے والے اور ہیں ۔ ہم کنگال زیادہ سے زیادہ (وقت آنے پر آپ کے لئے اپنی جان قربان کرسکتے ہیں ۔ ہماری کیا ہستی جو آپ کو سدھا کے نام سے مخاطب کریں ۔ سدھا کے نام بلانے والے بڑے لوگ دوسرے ہیں ۔

سدھاکر ۔ وہ بڑے لوگ کون ہیں ۔ مجھے سدھا کہنے والا کون ہوسکتا ہے ؟ وہ بھی خاص میرے گھر میں یہ ارے ترے بکنے والا کون پیدا ہوا ؟

تلی رام ۔ آپ کا گھر ؟ کون کہتا ہے یہ گھر آپ کا ہے ۔ اجی صاحب یہ گھر رام لال کا ہے ۔

سدھاکر ۔ رام لال ۔ رام لال کی کیا حیثیت ہے ۔

تلی رام ۔ اگر اس کی کچھ حیثیت نہ ہوتی تو یہ اس کی کیا مجال تھی کہ مجھے آپ کے گھر آنے سے منع کرتا ۔ ہم آپ کے خیرخواہ جانی دوست، جو کچھ بھی ہیں آپ ہی جانتے ہیں دوسرا کیا جانے ۔

سدھاکر ۔ اگر ایسا ہے تو میں رام لال کو گھر میں نہ آنے دونگا ۔ یہ میرا گھر ہے ۔ اس کو کوئی حق نہیں کہ میرے کسی دوست کی آمد و رفت میرے مکان میں بند کر دے ۔

تلی رام ۔ آپ ایسا ہی کہیئے ۔ لیکن یہاں ماننے والا کون ہے ۔ بائی صاحبہ اور ستر دیائی یہ سب اون سے ملے ہوئے ہیں ۔ کل ہی کا واقعہ ہے کہ یہ سب متفق ہو کر بدماکر صاحب کو مار دینے ہیں آج وہ صاحب آینگے آپ کے گھر کا انتظام کرینگے اور میرے گردن پہ ہاتھ دینگے ۔

سدھاکر ۔ یہ سب بدمعاش ہیں چور ۔ یا تیا نکمے کہیں کے بدماکر آئے یا اس کا باپ اس کو اسکے باپ کو ۔ رام لال، شرد، اور سندھو کو بھی ایک ایک ٹھو کر مار کر گھر سے باہر کر دونگا ۔

تلی رام ۔ اجی جناب یہ سب باتیں رہنے دیجئے ۔ وہ گھر سے کیوں نکلنے چلے آپ کے گھر کے روزانہ اخراجات کا بار اٹھانے والے کون ہیں ۔ بدماکر صاحب ہی نا ؟ جس کا پیسہ اس کا گھر یہ تو سیدھی بات ہے ۔

سدھاکر ۔ مجھے کسی دوسرے کی ایک پھوٹی کوڑی بھی نہیں چاہیے کیا میں کسی کا محتاج ہوں پہ متعفر کو لات مار دونگا اور باہر نکالونگا ۔ مجھ میں وہ طاقت ہے ۔ ارے تھوڑی شراب تو پلا ۔

تلی رام ۔ اس مکان میں آپ کو شراب پیتے دیکھ کر بائی صاحبہ کیا خیال کریں گی ۔

سدھاکر ۔ لا ۔ لا ۔ جلدلا۔ پیالہ بھر ۔ سندھو اور شرد کے سامنے ایک بار نہیں ۔ بلکہ ہزار بار پیوں گا کسی نے کچھ کہا تو خبر لونگا ۔ سندھو ۔ سندھو ۔ ادھر آؤ ۔ شرد کو بھی لیتے آؤ ۔ تلی رام بھر پیالہ بھر

(سندھو وغیرہ داخل ہوتی ہیں)

سندھو ۔ تلی رام ۔ تلی رام یہ تو کیا کر رہا ہے؟

سدھاکر ۔ خاموش ایک لفظ بھی زبان سے نہ نکالو بس چپ چاپ کھڑی دیکھتی رہو ۔ تلی رام بھر پیالہ بھر ۔

شرد ۔ تلی رام یہ کیا حیوانی حرکت ہے ۔

تلی رام ۔ دیکھو دادا صاحب تمہاری عورتیں مجھے گالیاں دے رہی ہیں ۔

سدھاکر ۔ کون شرد اور سندھو ٹھوکر مار باہر نکال دے ۔

تلی رام ۔ دیکھئے عورتیں جوتے لگا رہی ہیں ۔ گالیوں کی بوچھار ہو رہی ہے ۔ میری بیوی کی بد زبانی پر میں نے اس کا منگل سوتر توڑ دیا تھا ۔ یہ کوئی کم بہادری ہے ۔ بھائی صاحب؟

سدھاکر ۔ کیا میں کم بہادر ہوں ۔ جا ۔ ابھی سندھو کے گلے کا منگل سوتر توڑ دے ۔ تلی رام توڑ دے جا تجھے میری قسم ہے ۔ پہلے سندھو کا منگل سوتر توڑ دے ۔ شرد کے گلے میں جو کچھ ہے ۔ ابھی توڑ دے (تو میرا دوست لخت جگر ۔ بھائی نہیں ۔ میرا باپ ہے ۔ اٹھ حکم کی تعمیل کر توڑ دے اور پھر میرا جو بھی توڑ توڑ ۔ توڑ

(تلی رام منگل سوتر کو ہاتھ لگاتا ہے ۔)

شرد ۔ بھیا ۔ یہ کیا ظلم ہے ۔ ہائے یہ تو ...

سندھو ۔ پربھو ۔ میرے بھگوان ۔ رام لال بھیا ۔

سدھاکر ۔ بس خبردار ۔ شور غل نہ کرنا ۔ اپنی جگہ سے حرکت کر دگی تو گردن اڑا دونگا بھائی کا نام بھولے سے بھی زبان پر نہ لانا ۔ تلی رام دیکھتا کیا ہے ۔ توڑ ۔ منگل سوتر

(تلی رام منگل سوتر چھوتا ہے رام لال اور پدماکر داخل ہوتے ہیں پدماکر روکتا ہے)

تلی رام ۔ (روتے ہوئے) بھائی صاحب دیکھئے پدماکر نے لات ماردی پینے والوں کے ساتھ یہ سلوک؟

پدماکر ۔ بے شرم بے حیا ۔ حیوان ٹھہر ابھی تیرا خاتمہ کر دونگا ۔

رام لال - سندھو تائی یہ نمک حرام تلی رام گھر میں کیونکر آیا۔
سدھاکر - تو میرے گھر میں کیسے آیا۔ چل نکل باہر ہو جا۔ فوراً ابھی ابھی اسی وقت نکل۔ جا یدماکر تو بھی اے او بوڑھے کھوسٹ تو بھی نکل۔ تلی رام نکال ان پاجیوں کو ایک ایک لات مار کر نکال باہر کر۔
یدماکر - دادا صاحب۔ آپ یہ کیا فرما رہے ہیں۔
سدھاکر - یدماکر۔ رام لال۔ میرے گھر میں میرے خلاف سندھو سے مل کر سازش کر رہے ہو ابھی میرے گھر سے چلے جاؤ۔
تلی رام - بھائی صاحب۔ جس وقت آپ کی سند ضبط ہوئی تھی میں خود دیکھا ہوں۔ ایمان سے میں سچ کہتا ہوں رام لال نے بائی صاحبہ کو گلے لگایا تھا۔
یدماکر - حرام خور شرابی۔ تیری ناپاک زبان کے ابھی ٹکڑے ٹکڑے اڑا دونگا۔
سدھاکر - رام لال دور ہو جا۔ میرے سامنے نہ ٹھہر یدماکر۔ ارے او بوڑھے فرتوت منھ کالا کر۔
یدماکر - توبہ۔ توبہ۔ یہ تو بہت برا ہوا۔ بھائی رام لال چلو یہاں رہنا فضول ہے۔ سندھو تائی چل اس گھر میں اب تمہارا نبھاؤ مشکل ہے۔ تمہارا یہاں رہنا نرک (جہنم) میں رہنا ہے۔
تلی رام - سدھاکر بھائی دیکھا یہ پیسے کی گرمی ہے۔ اور سننا یہ آوارہ بھی پینے کی ہے۔
سدھاکر - جاؤ۔ جاؤ۔ سب چلے جاؤ۔ سندھو تو بھی چلی جا۔ شرد تو بھی۔ مجھے کسی سے کوئی واسطہ نہیں۔ تلی رام تو ہی سب کچھ ہے۔
یدماکر - بہت اچھا۔ سندھو تائی اب اس گھر میں ایک گھڑی کے لئے بھی رہنا نہیں چاہیئے۔ چلو۔
سندھو - دادا یہ گھر چھوڑ کر مجھے تمہارے ساتھ کہاں جانا ہوگا۔
یدماکر - بھگوان کی یہ دنیا بہت بڑی ہے۔ کہیں باہر۔ چلو جتنا جلد ہو سکے اس نرک سے باہر ہو جانا چاہیئے۔
سندھو - یہ نرک کیسے (سدھاکر کے پاؤں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) یہ چرن جہاں ہیں وہ میرے لئے نرک کیسے ہو سکتا ہے۔ دادا صاحب تو سمجھدار ہے کیا نہیں جانتا سورگ ان چرنوں میں ہے۔ ویکنٹھ کیلاش ان سب کا آنند انہی چرنوں میں ملتا ہے

ان چرنوں کو چھوڑ دوں تو بھگوان کے پاس بھی مجھے آنند نہیں ملے گا۔ (سدھاکر سے) آپکے مکان میں راجکماری کی طرح رہنے کے بدلے شرابی شوہر کی داسی بن کر ان کے چرنوں کے پاس آٹھوں پہر رہنا بہتر سمجھتی ہوں اور یہی دھرم ہے (سدھاکر کے چرنوں میں سر رکھ دیتی ہے)

سدھاکر۔ (ٹھوکر مار کر) تجھے دور کر دونگا (ٹھوکر مارتا ہے)

پدماکر۔ سندھو دیکھ لے ان چرنوں کا موہ چھوڑ دے دیوانی نہ بن۔

سندھو۔ موہ کیسے چھوڑ دوں میرے بھاگ میں یہی چرن ہیں قسمت پلٹنے کے بعد جن چرنوں کے سہارے رہنا ہے وہی چرن اگر دور کر دیں کریں (سدھاکر سے) میرے بھگوان مجھے اپنے چرنوں سے کیوں دور کرتے ہو۔ میرے سوبھاگ کے لئے ان چرنوں کی سیوا کا لابھ اٹھانے دیجئے (خود) اے قسمت کے دیوتا ان چرنوں سے اس داسی کو دور نہ کر۔ یہی میری پرارتھنا ہے۔

سدھاکر۔ سندھو اگر تو یہاں رہنا چاہتی ہے تو ان سب حرام زادوں کو نکال باہر کرنا ہوگا۔ ان پاجیوں کے پاس سے ایک پائی بھی میرے گھر میں نہ آنے پائے۔ اگر تجھے منظور ہے تو رہ سکتی ہے ورنہ

تلی رام۔ سدھاکر بھیا شاباش۔ بائی صاحبہ سے عہد کرائے قسم کھلوائے

سدھاکر۔ کیا یہ تجھے منظور ہے۔ اس تیرے گنگا جمنا کی مجھے ضرورت نہیں۔

تلی رام۔ صرف منظوری پر اکتفا نہ کیجئے۔ بہتی گنگا میں ہاتھ دھو لیجئے۔ قسم کھانے پر زور دیجئے ہملٹ کے باپ کی روح کے مانند میں بھی اشارہ کر رہا ہوں بائی صاحبہ قسم کھائیے قسم۔

سدھاکر۔ (خود) بے چین روح ٹھہر۔ شانتی سے نتیجہ کا انتظار کر۔ (سندھو سے) اسی وقت مجھ سے عہد کر بلکہ قسم کھا کہ کسی کا دیا ہوا روپیہ پیسہ نہیں کوڑی تک کو گھر میں نہ آنے دونگی۔ نہ کسی سے امداد طلب کرونگی۔

سندھو۔ آپ کے چرنوں پر ہاتھ رکھ کر عہد کرتی ہوں اور قسم کھاتی ہوں کہ میرے دم تک دکھ برداشت کرونگی محنت مزدوری کرونگی لیکن دوسرے کی کمائی کی ایک کوڑی بھی گھر میں نہ آنے دونگی ہم دونوں کی محنت کی کمائی کے سوا تمام دنیا کی دھن دولت

میرے لئے بیچ ہے۔

رام لال - سندھو۔ یہ کیسی خوف ناک قسم کھا رہی ہے۔

پدماکر - اس نرک میں ٹھہر کر دانے دانے کے لئے ترسے گی۔ اس شرابی کی بدزبانی اور بدسلوکی کی آگ میں جل کر اپنی زندگی کو خاک میں ملانے کی کیا قسم کھا رہی ہے۔ بہن ذرا ہوش میں آ۔

سندھو - خاک۔ خاک کیا معنی۔ اگر میں اپنے پتی دیو سے جلونگی تو کیا خاک ہو جاؤنگی نہیں۔ بلکہ ستی بن جاؤنگی۔ کیا تجھے معلوم نہیں بھگوان کے کارن مٹی کی انگنا جل کر سونا بن گئی۔ پھر تو میں انسان ہوں۔ پتی سیوا سے میں کبھی خاک نہیں بن سکتی۔ بھیا تم عورت کے دل کو نہیں جانتے۔ سکھ بھرے سنسار میں بھی ہم عورتوں کو چار دن میکے رہنا وبال جان ہوتا ہے اور اب تم ہمیشہ کے لئے مجھے اس گھر سے بے گھر کرنا چاہتے ہو۔ پتی دیو کی یہ حالت ہے۔ گھر کی تباہی نظر آرہی ہے۔ ایسے وقت میں میرا دھرم کیا ہے۔ میں ہی بہتر جانتی ہوں۔ مجھے انکے پریم کی خاطر مصیبت جھیلنے سے کیوں ڈرنا چاہیئے۔ ہم غریب ہوں گے۔ محنت مزدوری کرینگے اور اپنا پیٹ پالینگے یہی میرا دھرم ہے۔ اسی میں میرا سکھ ہے۔

پدماکر - نائی۔ تو محنت مزدوری اس بستی میں رہ کر کرے گی۔ نائی تجھے آج کیا ہو گیا ہے تو جو محنت مزدوری کرنے آمادہ ہو رہی ہے تیرا یہ شریمان پتا جس کی دولت مندی سب لوگ جانتے ہیں موجود ہیں۔ گرتے ہوئے آسمان کو بھی تھامنے والا تیرا بھائی ابھی موجود ہے۔ ایک بے وقوف شرابی کے لئے تو کیوں دیوانی ہو رہی ہے۔

سندھو - بس کر خاموش۔ میں زیادہ نہیں سن سکتی اس گھر میں ان چرنوں کے سامنے ایسے الفاظ نہ کہنے دونگی۔ ان سے پتی ورتا کی بے عزتی ہوتی ہے۔ پتا بھیا بھائی میرا تو کوئی نہیں ہے۔ پتی ورتا کسی رشتہ یا ناطہ کو نہیں جانتی وہ باپ کی بیٹی نہیں بھائی کی بہن نہیں یہاں تک کہ اولاد کی ماں بھی نہیں ہوتی۔ وہ صرف شوہر کی بیوی ہونا جانتی ہے۔ پتا جی جس دن میری شادی ہوئی اسی دن تمہاری لڑکی مر گئی نئے نام سے میں نے اس گھر میں نیا جنم لیا ہے۔ بیٹی کے بیاہ کا رسم ماں باپ خوشی سے ادا کرتے ہیں لیکن ماں باپ کو سمجھنا چاہیئے کہ وہ شادی کے رسومات

کیا ادا کر رہے ہیں لڑکی کا کریا کرم کر رہے ہیں۔ اس کا احساس شاید ہی کوئی
ماں باپ کریں۔ پتا جی کنیا دان کے وقت آپ نے اون کے ہاتھ پر پانی کیا چھوڑا
تھا میرے نام کی "تلانجلی (ہمیشہ کیلئے دست برداری) ہی دی تھی۔

سدھاکر۔ سندھو۔ یہ بدمعاش کس لئے میرے گھر میں ٹھہرے ہیں اگر میرے شرابیا تجھے منظور ہیں تو ابھی ان سب کو نکال دے باہر کردے۔

سندھو۔ میرے پتی دیو کا حکم آگیا تم نے اچھی طرح سن لیا اب میری ماتا اور محبت کو چھوڑ کر ابھی واپس ہو جائیے۔ (آگے بڑھنا)

شرد سے) شرد میں ہاتھ جوڑ کر پرارتھنا کرتی ہوں کہ تمہارا نباؤ اس مکان میں نہیں ہو سکتا تم چلی جاؤ میرے سر کی قسم ہے انکار نہ کرو۔ بھائی کے یہاں چلی جاؤ جس گھر کی حالت اتنی ابتر ہو رہی ہو وہاں تمہارا آب رو اور عزت سے رہنا بہت کٹھن ہے۔

شرد ۔ سندھو تائی تم میری عزت و آبرو کی تو فکر کر رہی ہو لیکن اپنی عزت اور آبرو کا پاس۔۔

سندھو ۔ پتی کے چرنوں کے سایہ میں رہنے کے بعد میری عزت و آبرو کی حفاظت بھگوان کرینگے مجھے کسی طرح کا اور کسی کا بھی خوف نہیں ہے۔

سدھاکر۔ سندھو تیری لی ہوی قسم ابھی تک جھوٹی معلوم ہو رہی ہے۔

سندھو ۔ اب اگر کوئی ٹھہرے تو اس کو میرے سر کی قسم (سب چلے جاتے ہیں)
(سدھاکر) سے میرے مالک میں نے جھوٹی قسم نہیں کھائی ہے سندھو کا رشتہ اور ناطہ ساری دنیا سے چھوٹ گیا۔ میں کہہ چکی ہوں ہم دونوں کی کمائی کے سوا اور طرح سے ایک کوڑی بھی گھر میں نہ آنے پائیگی۔ میں ان چرنوں پر سر رکھ کر پھر قسم کھاتی ہوں (سدھاکر کے چرنوں پر سر رکھتی ہے)

سدھاکر۔ تلی رام ۔ بھر پیالہ بھر۔

تلی رام ۔ شراب ختم ہو چکی ۔ صرف ایک ہی پیالہ ہے۔

سدھاکر ۔ خیر جو کچھ بھی ہو لیکن سندھو کے سامنے ضرور پیونگا ۔ بھر دے ایک ہی پیالہ ۔

عالم ترک مسکرات

(ملک سرکار عالی)

بلدہ و مضافات

آئی۔او۔جی کی مقامی شاخ کا سالانہ جلسہ

انٹرنیشنل آرڈر آف گڈ ٹیمپرنس کے نام سے ایک بین الاقوامی ادارہ ایک زمانہ سے تحریک ترک مسکرات کی ٹھوس اساس پر خدمت کر رہا ہے۔ اور یہ ادارہ محتاج تعارف نہیں ہے اس کی ایک مقامی شاخ موسومہ یونٹی لاج (۱۹) کا (Unity Lodge No. 19) کا پہلا سالانہ جلسہ ویسلی چرچ اسمبلی ہال رام کوٹ میں ۲۵ ہر دی ۱۳۵۱ف کو شام کے ۶ بجے بصدارت نواب مہدی نواز جنگ بہادر ناظم بلدیہ و رکن صدر انجمن ترک مسکرات منعقد ہوا۔ اراکین لاج و دیگر معزز حضرات و خواتین سے ہال بھرا ہوا تھا۔ تلنگی و اردو زبانوں میں دعا یہ اور تحریک سے متعلق گیت گائے گئے۔ برادر بی۔ کے وی سندر راج نے پہلی سالانہ رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ برادر بی ین۔ کرشنا آئنگار چیف ٹمپلر نے حاضرین کو ادارہ سے تعارف کروایا۔ ان کے بعد جناب رانی ڈی برکت رائے صاحبہ ہندی میں جناب وی ستوریا نارائن راؤ صاحب بی اے۔ ایم ایل وکیل ہائیکورٹ نے تلنگی میں اور مس ڈی۔ ویبسٹر نے انگریزی میں تحریک سے متعلق قیمتی خیالات کا اظہار فرمایا۔ صدر جلسہ نے اختتامی تقریر فرمائی۔ شکریہ پر جلسہ ختم ہوا

اضلاع و دیہات

دیورکنڈہ

۱۶ ہر دی ۱۳۵۱ف کے ۶ بجے مندر میں ایک جلسہ عام منعقد کیا گیا۔ اسٹوری پرارتھنا کے بعد جناب پلیا صاحب وکیل معتمد انجمن ترک مسکرات نے رسالہ ترک مسکرات کے منتخبہ مضامین پڑھ کر سنایا۔ اور استعمال مسکرات کے مضر اثرات کو واضح کیا۔ حاضرین کی تعداد تقریباً (۱۵۰) تھی۔

تحریک کی زبردست کامیابی :-
۷۵ فیصد آبادی پاک لب ہوگئی ۔

جبکلیر تعلقہ کلکتھل ضلع محبوب نگر کا ایک موضع ہے ۔ یہاں کی خانہ شماری (۵۰۶) اور آبادی (۱۸۳۲) ہے ۔ مقامی سربرآوردہ افراد یعنے جناب کے ۔ جی ۔ کلکرنی صاحب پٹواری جناب بچی ریڈی صاحب مقدم کوتوالی اور جناب کشٹا ریڈی صاحب مقدم مالی اور راتمی وینکیا صاحب کو تحریک ترک مسکرات سے خاص دلچسپی ہے ۔ اس موضع کے وطن داروں کے نام رسالہ ترک مسکرات (تلنگی) جاری ہے ۔ اس کے مطالعہ سے متاثر ہوکر عام رعایا کو نشہ بازی کی بری عادت سے بچانے کے لئے چند مہینہ ہوئے پروپیگنڈہ فرمارہے ہیں ۔ صاحبان موصوف کے اہتمام تفہیم سے عوام میں نشہ بازی بہت حد تک دور ہوگئی ہے ۔ اور سرسری اندازہ ہے کہ تقریباً ۷۵ فی صدی آبادی پاک لب ہوگئی ہے ۔ اس طرح یہ موضع صدر انجمن ترک مسکرات کی خاص توجہہ کا مستحق ہے

(نامہ نگار)

ہم نہایت خوشی کے ساتھ یہ خبر شائع کرتے ہیں اور اگر یہ خبر صحیح ہے تو ہم وطن داران موضع جبکلیر کو مبارکباد دیتے ہوئے یقین دلاتے ہیں کہ صدر انجمن تعاون عمل اور امداد کے لئے ہمیشہ تیار ہے ۔

(ادارہ)

آلور ۔ دامرگدہ ۔

وقارآباد کے قریب آلور ایک موضع ہے ۔ یہاں عیسائی مشن کا ایک دواخانہ ہے ۔ جس کے ڈاکٹر مسٹر پی اے کرشنیا کو تحریک ترک مسکرات سے خاص دلچسپی ہے ۔

چنانچہ آلور مرکز کے دیہاتی عیسائی مبلغین کی ایک کانفرنس ۲۸ تا ۳۰ اپریل ۱۹۴۱ء منعقد ہوئی ۔ جس میں مسٹر پی اے کرشنیا نے نشہ بازی کے مضر اثرات کو مندوبین پر واضح کیا ۔ موصوف کی خواہش پر صدر انجمن کی جانب سے مسٹر مانک راؤ بغرض تبلیغ روانہ کئے گئے ۔ ان کی امداد سے مواضعات آلور اور دامرگدہ میں میجک لینٹرن کے ذریعہ ترک مسکرات کا موثر پروپیگنڈہ کیا گیا ۔

---

(۷) افراد نے ترک مسکرات کا وعدہ کیا

لنگ گور ۔ ۸ آذر سنہ ۱۳۵۱ف

بصدارت عالیجناب دوم تعلقدار صاحب ڈویژن لنگ گور انجمن ترک مسکرات کا ماہواری جلسہ منعقد کیا گیا ۔ مسٹر ہنمنت راؤ میر مجلس انجمن ہذا نے مختصر روئداد پڑھ کر سنانے کے بعد مسٹر ناگیا ہیڑگی رکن انجمن ہذا و مسٹر بس لنگیا معتمد انجمن ہذا نے بزبان کنڑی تقریر کرتے ہوئے منشی اشیاء کے نقصانات واضح طور پر بتلاتے ہوئے اس عادت بد کو چھوڑنے کی اپیل کی مسٹر ہنمنت راؤ صدر مدرس نے اس موضوع پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ سرکار عالی نے از راہ ہمدردی و رعایا پروری اس کی انسداد کے لئے مرکزی انجمن کا قیام فرماکر کوشش جاری رکھی ہے کہ تبلیغ کے ذریعہ رعایا اس منحوس عادت سے چھٹکارہ پاسکے ۔

مسٹر ہری دھونڈو پنت آرگنائزر امداد باہمی لنگ سگور کی تحریک پر یہاں ایک غلہ گودام کا قیام عمل میں آیا ۔

اس جلسہ میں جملہ (۷) افراد جو زیادہ تر پست اقوام سے تعلق رکھتے ہیں سیندھی شراب سے توبہ کی اور آج سے قطعاً چھوڑ دینے کا اقرار کیا جو باعث مسرت ہے ۔

آخر میں صدر جلسہ نے موجودہ کام کی نسبت اظہار مسرت فرماتے ہوئے پرمغز تقریر فرمائی ۔ شکریہ ۔ دعائے سلامتی حضور پرنور پر جلسہ ختم ہوا ۔

یادگیر پلی :۔

یادگیر پلی تعلقہ بھونگیر کا ایک موضع ہے ۔ یہاں کی جاترا ساری ریاست میں مشہور ہے ۔ یاتری ہزاروں کی تعداد میں مختلف مقامات سے آتے ہیں ۔ اس موقع سے فائدہ اٹھانے کیلئے صدر انجمن کی جانب سے مسٹر مانک راؤ روانہ کئے گئے جنھوں نے بہ تعداد میں لٹریچر تقسیم کیا اور میجک لینٹرن کے ذریعہ نشہ کی برائیوں کو واضح کیا ۔

مٹ پلی :۔

مٹ پلی نواب غازی جنگ بہادر کے اسٹیٹ کا مستقر ضلع ہے ۔ صنعتی اور تجارتی بستی ہے یہاں کی کھادی ہندوستان میں مشہور ہے ۔ جلاہوں اور دیگر صنعتی مزدوروں کی یہاں کثرت ہے ایسے مقام پر ترک مسکرات کا پروپیگنڈہ ازبس ضروری ہے ۔ اس ضرورت کو مقامی مدرسہ

وسطانیہ کے ایک مدرس مسٹر پی۔جی۔ یس۔ کرشنا مورتی نے محسوس کیا اور صدر انجمن سے مراسلت فرمائی۔ چنانچہ مسٹر مانک راؤ بغرض تبلیغ روانہ کئے گئے۔

۲۱ بہمن ۱۳۱۵ف: صبح آٹھ بجے مدرسہ وسطانیہ اور مدرسہ خانگی کے ۲۰۰ طلبہ کا ایک شاندار جلوس نکالا گیا۔ طلبا تلنگی اور اردو میں لکھے ہوئے پوسٹرس لئے ہوئے تھے۔

دشمن ہے نشہ آبرو و جان و مال کا: ہیں اس بلا کو چھوڑ چھڑا کر رہینگے ہم

اور ایک تلنگی نظم باری باری سے طلبا رہے تھے۔ جلوس کے آگے باجہ نوازی بھی ہو رہی تھی۔ اس طرح ساری آبادی میں جلوس تقریباً دو گھنٹوں تک گشت لگاتا ہوا مدرسہ پہنچا۔ ہر نمایاں مقام پر پوسٹرس وغیرہ چسپاں کئے گئے۔ شام میں منادی اور اشتہار کے ذریعہ جلسہ ترک مسکرات کا اعلان کیا گیا۔

جناب ونکٹ نرسہوا راؤ صاحب دیسکھہ کے ایک وسیع کمپونڈ میں جلسہ کا انتظام کیا گیا لیکن وقت مقررہ سے ایک گھنٹہ پہلے ہی سارا کمپونڈ حاضرین سے کھچا کھچ بھر گیا۔ جس کی وجہہ سے مجبوراً جلسہ ایک وسیع میدان میں منعقد کیا گیا۔ جلسہ کی صدارت جناب دیسکھہ صاحب نے فرمائی۔

مسٹر کرشنا مورتی نے اغراض جلسہ پر روشنی ڈالی ازاں بعد مسٹر مانک راؤ نے میجک لینٹرن کے ذریعہ نشہ بازی کے مضر اثرات کو تفصیل کے ساتھ بیان کیا۔ شکریہ پر جلسہ ختم ہوا۔

۲۳ بہمن ۱۳۱۵ف کو جناب دیسکھہ صاحب کی گڑھی میں ایک خاص جلسہ منعقد کیا گیا جس میں پروپیگنڈسٹ صاحب نے صدر انجمن ترک مسکرات۔ اس کی پالیسی اور طریقہ عمل سے حاضرین کو واقف کراتے ہوئے خواہش کی کہ صدر انجمن کی ایک شاخ قائم کیجائے۔ چنانچہ حسب ذیل ارکان پر مشتمل انجمن ترک مسکرات سٹ پلی کا قیام عمل میں آیا۔

صدر۔ جناب ونکٹ نرسہوا راؤ صاحب

معتمدین۔ پی۔جی۔ یس۔ کرشنا مورتی صاحب۔ جناب پاپیا صاحب

رکن۔ جناب لچھمی نار(این) راجو صاحب

ہندوستان

حکومت سندھ کا ایک اور مستحسن اقدام

سیندھی کی دوکانوں میں مزید تخفیف

صوبہ سندھ کی سررشتہ آبکاری نے ایک اسکیم تیار کی ہے جس کے نافذ ہونے پر سیندھی کی دوکانوں کی تعداد ۳۳ فی صدی گھٹ جائیں گی۔ جس کی وجہہ آمدنی میں سالانہ ۳ لاکھ کی کمی ہوگی۔ اس سلسلہ میں یہ معلوم ہوا ہے کہ اس اسکیم کا نفاذ اپریل سنہ ۱۹۴۲ء میں عمل میں آئے گا۔

(آندھرا پتریکا ویکلی اڈیشن)

ترک مسکرات کا بولتا فلم

تحریک انسداد مے نوشی سے دلچسپی رکھنے والا کوئی فرد ایسا نہ ہوگا۔ جو سی راج گوپالہ چاری (سابق وزیر اعظم مدراس) کے نام سے ناواقف ہو۔ انہی کی کوششوں کا پھل ہے کہ آج باشندگان اضلاع سیلم۔ کڈاپا اور کرنول اس بلا سے نجات حاصل کرچکے ہیں۔ اور جہاں کے خواتین ان کے لئے دل سے دعا مانگتی ہیں یوں تو راجگوپالہ چاری کو ٹامل (Tamil) ادب میں جو ان کی مادری زبان ہے) اونچا درجہ حاصل ہے۔ لیکن جہاں تک ادب ترک مسکرات کا تعلق ہے۔ ان کی خدمتیں بھلی نہیں جاسکتیں۔ حال حال میں انہوں نے ایک افسانہ ٹامل زبان میں بعنوان "یاروتی" لکھا ہے۔ اس میں ایک شرابی کی بیوی کی روزمرہ حالات زندگی کا نقشہ کھینچا گیا ہے۔ واہی فلم کمپنی اس افسانہ کو فلمانے والی تھی مگر نہ معلوم کیوں

وہ اس خیال کو عملی جامہ پہنا نہ سکی۔ مگر اب "نیوگ چھتریٹ" فلم کمپنی نے مرہٹی زبان میں مسٹر جونارکر کی ڈایرکشن میں اس افسانہ کو پردہ سیمیں پر پیش کرنا طے کیا ہے۔
پروپگینڈہ کے ذرائع میں آج بولتے فلم کو جو درجہ حاصل ہے وہ کسی سے مخفی نہیں۔ جہاں میجک لیانٹرن مظاہروں سے عوام کو خاصی دلچسپی ہوا ور نہایت شوق سے ان جلسوں میں حصہ لیتے ہوں وہاں امید ہے کہ بولتا فلم طلسمی اثر کریگا حامیان تحریک ترک مسکرات کے لئے یہ ایک خوشخبری ہوگی۔

(کرشنا پتریکہ)

امتناع مسکرات کا دوسرا سالانہ جلسہ

مدن پلی۔ ۲؍اکٹوبر ۱۹۴۱ء

مدن پلی میں قانون امتناع مسکرات کے نفاذ کی یادگار میں ایک عام جلسہ بصدارت جناب اینجٹپی رام راؤ صاحب بی اے۔ بی۔ ایل منعقد کیا گیا جس میں ترک مسکرات کے فوائد کو حاضرین پر واضح کیا گیا اور حکومت کا شکریہ ادا کیا گیا۔

امتناع مسکرات کا چوتھا سالانہ جلسہ

چتور۔ یکم اکتوبر ۱۹۴۱ء

قارئین کو یاد ہوگا کہ ضلع چتور میں ۴ سال قبل قانون امتناع مسکرات کا نفاذ عمل میں آیا تھا۔ اس قانون کی یاد تازہ کرنے اور اسکے اثرات کو واضح کرنے کیلئے حسب سابق اس سال بھی ایک عام جلسہ آب و تاب سے منایا گیا۔ اور متفقہ طور پر ایک قرارداد منظور کی گئی جس میں یہ حکومت سے یہ خواہش کی گئی ہے کہ صوبہ مدراس سارے اضلاع میں قانون امتناع مسکرات کا نفاذ عمل میں لائے۔

رسالہ ترک مسکرات

جلد (۶) ماہ دی ۱۳۵۱ ف نمبر (۲)

دشمن ہے نشہ آبرو و جان و مال کا
بس اس بلا کو چھوڑ چھڑا کر رہیں گے ہم

صدر نشین

عالیجناب نواب مرزا یار جنگ بہادر صدرنشین جوڈیشل کمیٹی

نائب صدر

عالیجناب دیوان بہادر ایس آروامدوا اینگار ایم بی ای ایڈوکیٹ

ارکان

جناب راجہ بہادر وینکٹ راما ریڈی صاحب　　　　جناب ریورنڈ ایف۔ سی۔ سیاکٹ

جناب سی سی۔ پال صاحب　　　　جناب راجہ بہادر دھرم بخش بشیشور ناتھ صاحب

جناب نواب یٰسین جنگ بہادر　　　　جناب نواب مہدی نواز جنگ بہادر

جناب مولوی سید محمد حسین صاحب جعفری

فہرست مضامین

سلسلہ

اپیل متعلقہ یوم ترک مسک[رات]

(۱)

۲ مارچ سنہ ۱۹۳۶ء انجمن ترک مسکرات کی پیدائش کا دن ہے ۲ مارچ سنہ ۱۹۴۲ء کو اس کی عمر چھ برس کی ہوجائیگی۔ اس درمیان میں اس انجمن نے جو خدمت خدا کی مخلوق اور اپنے بادشاہ و رعایا کی انجام دی ہے اس کی تفصیل ایک حد تک اوس اڈریس میں کی جاچکی ہے جو کہ منجانب صدر انجمن ترک مسکرات ہزہائنس والاشان نواب اعظم جاہ بہادر پرنس آف برار کی خدمت عالی میں ۷ نومبر سنہ ۱۹۴۱ء کو بسلسلہ رسم افتتاح ملے پلی کمال یار جنگ ٹیرنس ہال پیش کیا گیا تھا جس میں سرکاری رپورٹوں کے اعداد و شمار سے دکھلایا گیا تھا کہ سیندھی و شراب کے استعمال میں تقریبا (۲۵) فی صدی کمی ہوئی ہے۔

عوام کی خواہش اور انجمن ترک مسکرات کی آرزو ہے کہ ۲ مارچ سنہ ۱۹۴۲ء کو اس کی سالگرہ کا دن تمام ممالک محروسہ سرکار عالی میں منایا جائے جیسی ہماری پالیسی ہمیشہ رہی ہے اس موقع پر بھی ہمارا طریقہ عمل صلح و آشتی و محبت انسانی پر مبنی ہوگا۔ کسی کی دل آزاری و دل شکنی ہمارا مقصود نہیں۔ کسی سے حجت اور بحث کرنا ہماری غرض نہیں۔ ہم امید کرتے ہیں کہ وہ اصحاب جن کو ترک مسکرات سے ہمدردی ہے اپنے جذبات و خیالات کا اظہار بہت ہی خلوص کے ساتھ مختلف طریقوں سے کریں گے۔

۲ مارچ سنہ ۱۹۳۸ء کو بھی ترک مسکرات کا دن منایا جاچکا ہے۔ اس وقت ممالک محروسہ سرکار عالی کے ایک کثیر اصحاب نے اس میں حصہ لیا تھا ہم کو امید ہے کہ ان کی گرمجوشی کی قوت اس مرتبہ دوبالا ہوگی۔ ہم چاہتے ہیں کہ اسکے متعلق ضروری ہدایات شایع کریں [illegible] ہم انکا اظہار کریں ہم پبلک سے استدعا کرتے ہیں کہ ان طریقوں کی بابت اپنے خیالات کو بلاواسطہ انجمن سے مراسلت کرکے ظاہر کریں تاکہ ہدایات جاری کرتے وقت ہم ان [illegible] سے مستفید ہوں ہمارے ہدایات کا اصلی منشا یہ ہوگا کہ ہم بتلائیں کہ کن کن طریقوں سے یہ دن منایا جاسکتا [illegible] ہیں کہ ایسے طریقے ایسے ہوں کہ ہر طبقہ کے لوگ شیعہ و سنی و غیر عہدہ دار بخوشی شریک ہو سکیں [illegible] کے قابل عہدہ داروں کے منتظر رہینگے اسکے بعد ہم اپنی ہدایات کو شایع کرینگے فقط

مرزا یار جنگ
میر مجلس صدر انجمن ترک مسکرات حیدرآباد دکن

شراب پینے سے انسان حیوان بن جاتا ہے

رسالہ
ترک مسکرات
جلد (۶) ماہ دی ۱۳۵۱ف نمبر (۲)

بتقریب افتتاح

"کمال یار جنگ ٹمپرنس ہال" بلدہ پلی

ہز ہائنس والا شان پرنس آف برار

کا

پیام

مجھے اس سے بڑی مسرت ہوئی کہ آپ کی انجمن انسداد مئی نوشی کے سلسلہ میں ملک کی قابل قدر خدمت انجام دیرہی ہے اور اس میں سررشتہ مال کا تعاون حاصل ہے ۔

اس تحریک کی کامیابی سے طبقہ اناث کو بھی بہت فائدہ پہنچیگا اور آپ کے طریقہ کار اور ترقی کی رفتار سے قوی امید ہے کہ انجمن کی کوشش ہر طرح کامیاب ہوگی ۔

شراب ہے نہیں واللہ شر آب ہے یہ

از جناب حکیم مولوی سید شاہ اسد اللہ صاحب اسدؔ مدرس وظیفہ یاب چنور

شراب ہے نہیں واللہ شر آب ہے یہ — ہر ایک طور سے ہر طرح سی خراب ہے یہ

ملاتی خاک میں سب آبرو جناب ہے یہ — ہی کرتی حرمت و عزت کو بے نقاب ہے یہ

کیے ہیں اس نے ہزاروں ہی خانماں برباد

بنائے لاکھوں ہی گھر بے چراغ و بے بنیاد

نہیں جواز کا انکی کہیں پتہ ملتا — حرام ہیں بخدا اس میں شک نہیں اصلا

غضب ہے دین سے یہ ہوگئی ہیں بے پروا — اڑائی روشنی آنکھوں کی اور کیا اندھا

نہ وید پر کوئی قائم رہا نہ قرآن پر

یہ کیسی چھا گئی تاریکی عقل انساں پر

اٹھے زمانہ سی نشہ کی خو میرے یارب — کریں نہ دین کو برباد اور دنیا سب

دعا اسدؔ کی ہے پینے کو پھر نہ کھولیں لب — ہو دل میں انکے وہ نفرت کہ آئے دیکھ غضب

مراد کر دے تو پوری جو انکے مانع ہیں

کہ تیرے ہی تو بھروسے یہ تجھپہ قانع ہیں

— ٭ —

تقریر

ہز ہائنس جنرل والا شان پرنس آف برار ولیعہد

کمانڈر ان چیف قلمرو آصفیہ

کمال یار جنگ بہادر، مرزا یار جنگ بہادر اور ارکان انجمن ترک مسکرات!

اس درخشان عہد میں حیدرآباد جس رفتار سے ترقی کے مدارج طے کر رہا ہے اس کا تقاضا تھا کہ انسداد مے نوشی کی طرف توجہ کی جائے اور یہ اہم تحریک جس کا رعایا کی فلاح و بہبود سے گہرا تعلق ہے سرسبز و کامیاب ہو۔ ابتدا ہی سے اس تحریک کی دستگیری اس ذات اقدس نے فرمائی جس کی رعایا نوازیاں ملک پر ابر رحمت کی طرح برس رہی ہیں۔ آپکی جد وجہد قابل تحسین ہے اور مجھے دلی مسرت ہے کہ آپکی انجمن کی کوششیں بار آور ہو رہی ہیں۔ مے نوشی کا انسداد انسان کی اجتماعی زندگی کا ایک اہم مسئلہ ہے اور تاریخ شاہد ہے کہ اس کا حل آسان نہیں دیار مغرب ہی کے حالیہ واقعات سے ثابت ہو چکا ہے کہ محض قانون کی امداد کامیابی کی ضامن نہیں ہو سکتی اور صحیح مسلک یہی ہے کہ اس مادہ صلاحیت کو ابھارنے کی کوشش کیجائے جسکی چنگاری ہر ضمیر انسانی میں پائی جاتی ہے۔ کامیابی کیلئے ضروری ہے کہ نتائج عارضی نہ ہوں اور تحریک اسی صورت میں مستقل بنیاد پر قائم ہو سکتی ہے کہ فطرت انسانی کی گہرائیوں کو ملحوظ رکھا جائے۔ ملک کی اخلاقی تعلیمی اور اقتصادی حالت کا اس مسئلہ سے گہرا تعلق ہے۔ اور ترقی کے یہ تمام منازل بہ تدریج طے ہونیکی ضرورت ہے۔

آپکی انجمن کے طریق کار سے قوی امید ہے کہ مے نوشی کے مضر اثرات میں نمایاں کمی ہونے لگیگی اور غم غلط کرنے یا عارضی سرور کی خطرناک خواہش کے آغوش میں جو تباہیاں پوشیدہ ہیں اُنسے بچنے کے اسباب میں تقویت ہوگی۔

محکمہ آرائش بلدہ کے تعاون سے مجھے بہت مسرت ہوئی اور کمال یار جنگ بہادر کا اس عمارت کے مصارف کی کفالت کرنا کار خیر میں اس دلچسپی کی علامت ہے جسکی بدولت امراء کی قدر و منزلت عوام کے دلوں میں جگہ پاتی ہے۔

مجھے یقین ہیکہ یہ عمارت آپکی مستحسن کوششوں میں آسانیاں پیدا کریگی اور اسکا افتتاح میری دلی مسرت کا باعث ہے۔

۲۷ شوال المکرم ۱۳۶۰ھ م ۹ مہر دی ۱۳۵۱ف م ۱۸ نومبر ۱۹۴۱ء روز چہارشنبہ

اڈریس بہ پیشگاہ ہائنس والاشان نواب اعظم جاہ بہادر پرنس آف برار

منجانب صدر انجمن ترک مسکرات حیدرآباد دکن

شاہزادہ والاشان!

بعد حمد اس خدائے تعالیٰ کے جس نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا اور اس میں یہ صلاحیت پیدا کی کہ وہ ارتقا کے مدارج طے کر کے اپنے خالق سے قربت حاصل کرے یہ انجمن بکمال ادب چند واقعات عرض کرنا چاہتی ہے۔ مبارک تھی ۱۱ر رمضان المبارک سنہ ۱۳۵۲ھ کی وہ تاریخ جب کہ ہمارے بادشاہ ولی نعمت کا فرمان عطوفت نشان بدین مضمون شرف صدور لایا کہ۔

”تجاویز پیش کردہ کونسل کی رائے کے مطابق منظور کئے جائیں اور عام طور پر یہ اعلان کیا جائے کہ تحریک انسداد مئے نوشی کو میری پوری تائید حاصل ہے اور کمیٹی مجوزہ کو اس کام میں عہدہ داران سرکار عالی سے ہر قسم کی مناسب اعانت ملے گی“

یہ فرمان مبارک صرف ایک کرن ہے اس درخشاں آفتاب کے ذات ستودہ صفات کی جس کی روشنی میں حیدرآباد نے ایسی نمایاں ترقی کی ہے۔ یہی فرمان مبارک ہے جس کی پشت و پناہی میں یہ انجمن ۲۹ر فرور دی ۱۳۴۵ف مطابق ۲ر مارچ ۱۹۳۶ء سے اپنے فرائض ادا کر رہی ہے۔ اور اسی فرمان عطوفت نشان کے تحت سرکار عالی مبلغ دس ہزار سالانہ کی امداد اس انجمن کو دیتی ہے اس انجمن کا مسلک یہ رہا ہے کہ ترک مسکرات کے معاملہ میں کبھی کسی پر جبر نہیں کرتی بلکہ اس کا مخاطب بنی نوع انسان کا دل و حق پسندی کا وہ مادہ ہے جس کی ودیعت

اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کو عطا فرمائی ہے۔ اس غرض کو حاصل کرنے کے لئے تاریخ انعقاد انجمن سے اس وقت تک ترک مسکرات کے متعلق تقریباً ایک لاکھ آٹھ ہزار پانسو اکیس وغیرہ جو جودہ لاکھ آٹھ ہزار سات سو صفحات پر مشتمل تھیں شائع ہو چکی ہیں۔ مزید برآں ایک رسالہ بھی انجمن کی جانب سے چار زبانوں میں یعنے اردو۔ مرہٹی۔ تلنگی و کنڑی میں ماہواری شایع کیا جا رہا ہے جس میں نشہ کے وہ مضر اثرات دکھلائے جاتے ہیں جو اس کے استعمال سے انسان کے دل و دماغ پر پڑتے ہیں اور جس میں اس مضمون کے متعلق تمام دنیا کے معلومات و اخبار و آرا و جمع کرنے کی کوشش کی جاتی ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اب دنیا کی قریب قریب ہر قوم اس سے بچنے کی کوشش کر رہی ہے اوس کی بھی دو لاکھ نو سو پچاس کاپیاں جو پچاس لاکھ ستر ہزار پانسو پچاس صفحات پر مشتمل تھیں اس ریاست کے قیروں۔ دیہاتوں اور شہروں میں اس وقت تک تقسیم کی جا چکی ہیں اکثر تعلیمی اداروں میں یہ ماہواری رسالہ روانہ کیا جاتا ہے تاکہ ہمارے ملک کے نوجوان اور آئندہ نسلیں مسکرات کے مضر اثرات سے واقف ہوں۔ اس طریقہ سے کل چونسٹھ لاکھ چھاسی ہزار دو سو پچاس صفحات کا لٹریچر ترک مسکرات کے مضامین پر اس وقت تک اس انجمن کی جانب سے شایع ہو چکا ہے۔ علاوہ اس کے لنٹرن اسلائیڈس (لالٹینی تصاویر) کے ذریعہ سے بھی لوگوں کو نشہ کے مضر اثرات دکھلائے جاتے ہیں چنانچہ صرف گزشتہ سال یعنے ۱۳۵۰ف میں آخر امرداد تک چھیاسی ہزار تصاویر ممالک محروسہ کے مختلف مقامات پر دکھلائی جا چکی ہیں۔ ایک مستقل نمائش گاہ بھی انجمن کے ایک کمرہ میں عوام کے لیے روزانہ کھلی رہتی ہے۔ جہاں تصاویر و نقشہ جات کے ذریعہ سے دکھلایا جاتا ہے کہ جو لوگ نشہ کے عادی نہیں ہیں اون میں امراض و اموات کی تعداد بمقابلہ اون لوگوں کے جو اس کے عادی ہیں بہت کم ہے۔ مسکرات کے ایسے مضر اثرات کی بابتہ دنیا کے حکما تقریباً متفق الآرا ہیں۔ اب ہم کو دیکھنا ہے کہ ہماری انجمن کی ان کوششوں کا عملی نتیجہ کیا ہوا۔ محکمہ آبکاری سرکار عالی کی آخری سالانہ رپورٹ جو اس وقت شائع ہو چکی ہے اور جو ۱۳۴۸ف (۲۸-۲۹ء) کی ہے۔ اس میں سرکاری اعداد و شمار تبلائے گئے ہیں ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ سنہ مذکور میں شراب کا استعمال بمقابلہ سنین ماسبق (۲۵) فی صدی کم ہو گیا۔ اوسی رپورٹ میں یہ بھی تبلایا گیا ہے کہ اگر آبادی کے نقطہ نظر سے دیکھا جاوے تو نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ جب کہ تین سال قبل اوسطاً دو ہزار آٹھ سو چھیالیس اشخاص کی آبادی میں شراب کی

ایک دوکان قائم تھی اب اوسطاً چار ہزار اشخاص کی آبادی میں ایک دوکان باقی رہ گئی۔ یہ بین دلیل ہے شراب کے کمی استعمال کی۔ سیندھی جس کا استعمال اکثر غربا کرتے ہیں اس میں بھی کمی استعمال کی یہی صورت نظر آرہی ہے۔ رپورٹ سے ظاہر ہوتا ہے کہ سنین ماسبق میں کل ممالک محروسۂ سرکار عالی میں نو لاکھ باتہر ہزار سیندھی کے درخت تاسے گئے تھے لیکن ۱۳۴۸ف میں صرف سات لاکھ نواسی ہزار درخت تاسے گئے یعنی تقریباً چوبیس فی صدی کی کمی درختوں کے تاسنے میں ہوتی یہ بھی دلیل سیندھی کے کمی استعمال کی ہے۔ ہم کو اس امر کا اعتراف ہے کہ عہدیداران مال کو ہماری کوششوں سے پوری ہمدردی رہی ہے جس کا ہم شکریہ ادا کرتے ہیں۔

اسی سلسلہ میں ہماری ایک اسکیم یہ بھی ہے کہ شہر حیدرآباد کے ہر محلہ میں ایک عمارت ایسی تعمیر ہوجائے جہاں اوس محلہ کے غربا اپنی فرصت کے اوقات گزار سکیں اور جہاں اون کے لئے زندگی کی وہ آسائشیں فراہم کیجا سکیں جو اون بیچاروں کے جھونپڑوں میں میسر نہیں ہوسکتی ہیں مثلاً ریڈیو کی خبریں یا اخبار و کتب بینی کے ذرایع یا کلب، اجتماعی زندگی کے سامان وغیرہ۔ تجربہ سے معلوم ہوا ہے کہ غربا کا ایک طبقہ شام کو سیندھی خانہ، شراب خانہ کی جانب اس وجہ سے بھی جانے کو آسانی سے راغب ہوجاتا ہے کہ دن بھر کی محنت کے بعد ان کو کوئی مقام ایسا نہیں ملتا جہاں دوسرے طریقہ سے وہ اپنے غموں اور مصیبتوں کو غلط کرسکیں لہذا اگر ایسی عمارتیں ہر محلہ میں تعمیر ہوجائینگی تو یہ مقامات ان کو ایک حد تک شراب خانوں سے اپنی جانب کھینچیں گے۔ علاوہ بریں ان عمارتوں میں ہم کو ترک مسکرات کے پروپیگنڈا کرنے میں بھی مدد ملتی ہے بالآخر ایسی عمارات ترک مسکرات کے پروپیگنڈا و کوششوں کے لئے مرکز بن جاتے ہیں یہاں ہم غربا کے بچوں کو جمع کرکے صفائی سے زندگی بسر کرنے کے وہ سبق روز آنہ دے سکتے ہیں جن سے انکی زندگی کا معیار ہر روز بلند ہوتا رہیگا۔ ہم محکمہ آرائش بلدہ کا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں کہ انہوں نے ہماری ہمت افزائی اس طرح کی کہ اپنی اون نو آبادیات میں جہاں ٹینمنٹس ہال تعمیر ہوں مکانات کرایہ پر اٹھانے کا اختیار ایک حد تک ہمارے تفویض کیا ہے۔ اس اختیار کی وجہ سے ہم کرایہ پر دینے سے قبل ہر کرایہ دار سے اقرار نامہ لکھا لیتے ہیں کہ وہ کرایہ دار کوئی نشہ جب تک اوس مکان میں رہے استعمال نہ کریگا اور اگر باوجود اس معاہدہ کے وہ نشہ استعمال کرتا پایا جائیگا تو اوس کو مکان چھوڑنا پڑے گا۔ چنانچہ وبیہ پورہ میں ایک ایسی عمارت کا افتتاح ۱۳۴۸ف میں ہوچکا ہے جس کی تعمیر کے جملہ اخراجات "منتظم بہادر راجہ صاحب سیٹھ جمنا لال رام لال تھمتی" نے اپنی جیب خاص سے

برداشت کئے۔ جس نوآبادی میں متذکرہ بالا عمارت واقع ہے وہاں کوئی کرایہ دار اس وقت تک نہیں لیا جاتا جب تک ترک مسکرات کا وعدہ نہ کرے بلکہ کرایہ نامہ میں اس کی صریحی شرط ہوتی ہے اس شرط کی وجہ سے اس طبقہ پر ایک خاص اثر دیرپا ہوتا رہتا ہے ہم اس کا اظہار بہت مسرت سے کرتے ہیں کہ باوجود اس شرط کی پابندی کے اس قدر کرایہ داروں کی درخواستیں آتی ہیں کہ بعض اوقات ہم کو ان کے انتخاب میں دشواری ہوتی ہے۔ لہذا ہماری یہ آرزو ہے کہ اس طبقہ کے آرام و آسائش کے لئے ہر نوآبادی میں ایک عمارت تعمیر ہو جائے ایسی عمارتیں جو منجانب انجمن تیار ہوتی ہیں انکو ہم ٹمپرنس ہال کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ جس غرض سے ہم نے پہلی عمارت دبیر پورہ میں بنوائی ہے وہ بحمد اللہ بخوبی پوری ہو رہی ہے اب یہ دوسری عمارت ملے پلی میں تعمیر ہوئی ہے۔ جس کے اخراجات تخمیناً ساڑھے تین ہزار ہوئے ہیں اور جس کی تعمیر کا کل خرچہ حیدرآباد کے امیر نواب کمال یار جنگ بہادر نے بڑی خوشی سے ادا فرمایا ہے انکا شکریہ یہ انجمن تہ دل سے ادا کرتی ہے۔ ہر کار خیر میں شریک ہونا امرار حیدرآباد کی خاص صفت ہے۔ اور یہی امیرانہ اوصاف ہیں جن کی وجہ سے ان کی قدر و منزلت عوام کی نظروں میں دوبالا ہو جاتی ہے بہت سے نیک کاموں میں امیر موصوف نے اپنی دریا دلی کا ثبوت دیا ہے۔ موجودہ عمارت بھی اوس دریا دلی کی صرف ایک مثال ہے وہ لوگ جو شراب نوشی میں مبتلا ہیں۔ اگر ان میں سے ایک شخص بھی اس عمارت کے اثرات کی وجہ سے شراب نوشی کی بلا سے رہا ہو گیا تو اس کا ثواب برابر نواب صاحب کو ابد تک پہنچتا رہے گا اور اس شخص کا تمام کنبہ اور اس کی آیندہ نسلیں جو ترک مسکرات سے مستفید ہوئی ہیں نواب صاحب موصوف کیلئے دست بدعا رہیں گے۔ یہ عمارتیں ابھی بلدہ حیدرآباد تک محدود ہیں اضلاع کے وہ حضرات جن کو خدا نے پبلک کی خدمت کرنے کی توفیق دی ہے۔ ان سے ہماری التجا ہے کہ نہ صرف ہر ضلع کے صدر مقام پر بلکہ بعض بعض قصبات و دیہات میں بھی غربا کیلئے ایسی آرام گاہوں کا انتظام کریں۔ یہ بہترین طریقہ ترک مسکرات کے پروپگنڈے کا ہے۔ اکثر مہذب ممالک میں ایسے طریقے جاری ہیں چنانچہ جاپان میں بھی اسی طریقہ سے عمل کیا جاتا ہے۔ کسی قوم کی اصلی دولت اس کے افراد کی جسمانی و اخلاقی قوت ہے ترک مسکرات سے انکی ان قوتوں میں ضرور اضافہ ہوتا ہے لہذا اس قوم کو جس نے ترک مسکرات کا تہیہ کر لیا ترقی کے مدارج طے کرنے میں آسانیاں ہونگی۔ علاوہ ازیں لوگوں کی گہری عرق ریزی کی کمائی کا کروڑوں روپیہ جس کو یہ بلا سالانہ ہضم کرتی ہے اوس میں بچت ہوگی اور وہ روپیہ ملک کے دوسرے کار خیر پر صرف ہوگا ان نتایج کے پیدا کرنے میں ایسی عمارات سے

مدد ملے گی چنانچہ یہ بھی اسی قبیل کی وہ عمارت ہے جس کے افتتاح کے لئے ہم اپنے محبوب القلوب ولی عہد ہزہائنس والاشان اعظم جاہ بہادر پرنس آف برار سے ملتجی ہیں جن کی ہستی سے آج تقریباً ڈیڑھ کروڑ بنی نوع انسان کی آئندہ امیدیں وابستہ ہیں اور جو ہر کار خیر کو اپنی ہمدردی کے سرمایہ سے مالا مال کرنے کیلئے ہمیشہ تیار رہتے ہیں۔ ہم خدائے تعالیٰ سے دست بدعا ہیں کہ ہمارے شاہزادۂ ولیعہد بہادر کے عزم و ارادوں میں روز افزوں ترقی ہو۔ اس میں شک نہیں کہ اس ٹمپرنس ہال کے ماہواری اخراجات تخمیناً پچاس روپیہ ہونگے۔ مگر ہم کو پوری امید ہے کہ اس رقم کی فراہمی میں وہی خدا ہماری مدد کریگا جس کی مہربانیوں کا نتیجہ یہ عمارت ہے اب ہم اپنے شاہزادۂ ہزہائنس پرنس آف برار سے بکمال ادب استدعا کرتے ہیں کہ اپنے دست شفقت و کرم سے اس عمارت کا افتتاح فرماویں فقط

مرزا یار جنگ

میر مجلس صدر انجمن ترک مسکرات حیدرآباد دکن

۷ نومبر سنہ ۱۹۴۱ع م ۳ دی سنہ ۱۳۵۱ف

بقیہ صفحہ ۲

ہمیشہ کے لئے ترک کرتا ہے۔

رام لال۔ بھگر تھہ کیا تو نیند میں ہے۔ جو ایسے الفاظ زبان سے نکل رہے ہیں اس پوتر منڈل کی خاطر زیادہ نہیں صرف ایک ہی پیالہ

بھگر تھہ۔ (پیالہ پھینک کر) زہر سے بھرا ہوا ایک ہی پیالہ۔ انسانی زندگی کا خاتمہ کرنے والا ایک ہی پیالہ۔

ایک ہی پیالہ

ڈرامہ نگار
رام گنیش گڈکری مرحوم
بسلسلہ گذشتہ

مترجم
جناب نارائن راو صاحب باغات منصبدار
قسط (۲)

باب دوسرا پہلا منظر

(مقام سدھاکر کا مکان ۔ موجود سندھو سدھاکر)

سندھو ۔ شرو بائی بھائی صاحب کے گھر گئی ہیں جس سے طبیعت بے قرار ہو رہی ہے ۔ اکیلے رہتے ہوئے جی گھبراتا ہے ۔ آج آپ گھر ہی پر رہیئے تو اچھا ہے ہوگا ۔

سدھاکر ۔ سندھو ۔ میں بغیر ضروری کام کے کبھی گھر سے باہر نہیں جاتا آج مجھے نہایت ضروری کام ہے ۔ رات کے بھوجن کیلئے بھی میرا انتظار نہ کرو ۔

سندھو ۔ میں ایک عرصہ سے دیکھ رہی ہوں آپ رات کا کھانا باہر ہی کھا رہے ہیں ۔ بمشکل دو تین وقت آپ نے گھر پر کھایا ہوگا ۔ میرے میکے میں زیادہ دن ٹھہرنے سے آپ ناراض تو نہیں ہوئے اگر ایسا ہی ہے تو میری اس غلطی کو معاف فرمائیے ۔

سدھاکر ۔ اس غبطی سندھ کے معاملہ میں اکثر دوستوں سے مشورہ کرنے کی ضرورت ہوتی ہے ۔ بھوجن کے لئے کوئی نہ کوئی دوست مجبور کرتا ہے ۔ میں کسی کو ناراض کرنا نہیں چاہتا اس لئے واپسی میں دیر ہوتی ہے ۔ بعض اوقات رات کے ۲ ۲ ۲ بج جاتے ہیں ۔ ضرورت پر باہر رہنے اور کھانے پر مجبور رہتا ہوں اس میں خفا ہونے کی کیا بات ہے ۔

سندھو ۔ (روتے ہوئے) تو مجھ کا تک آپ کو خیال نہیں ہے ۔

سدھاکر ۔ سندھو ۔ تجھ سے بات کرنا بہت مشکل ہوگیا ہے ۔ تیرا پریم میرے دل میں ویسا ہی ہے جیسا پہلے تھا ۔ کیا مجھے تجھ سے محبت نہیں ہے ۔ کیا ظاہرداری ہے ۔ محبت کا یقین

ہوا کرتا ہے ؟ خیر اب رونا دھونا بند کرو۔ ضبطی سند کی مدت ختم ہو رہی ہے۔ سب کچھہ ٹھیک ہوجائیگا۔
(خود) رام لال نے تار دے کر سندھو کو بلوایا اور اوس کو چنتا ساگر میں ڈال دیا۔ یہ
رام لال انگلینڈ گیا ہوا تھا۔ لیکن اس کمبخت جنگ کے چھڑ جانے سے یہ حضرت واپس
لوٹ آئے اور مجھے خواہ مخواہ پریشان کر رہے ہیں۔ اور میں بھی یہ چھپا کھیل
کب تک کھیل سکونگا ؟ (جاتا ہے)

سندھو۔ آئے بھگوان میری فکر دور کرنے والا صرف تو ہی ہے۔ (رام لال اور شیرو
داخل)

سندھو۔ بھائی وہ ابھی باہر گئے۔ روزانہ یہی کہتے ہیں کہ کام پر جا رہا ہوں کھانے کے لئے
انتظار نہ کرنا۔

رام لال۔ تعجب ہے۔ کچھہ سمجھہ میں نہیں آتا۔ سند تو اس وقت ضبط ہے۔ کچھہ روپیہ پیسے
کی تکلیف تو نہیں ؟

شیرو۔ نہیں بھیا۔ تکلیف کا کیا ذکر ؟ جب سے سند ضبط ہوئی ہے۔ سندھو کے پتاجی کھلے
ہاتھوں روپیہ بھیج رہے ہیں۔

سندھو۔ بھائی روپیہ پیسہ کی کمی نہیں ہے لیکن مجھے آثار کچھہ اچھے نظر نہیں آتے۔ میرا
دل گواہی دے رہا ہے کہ کچھہ کھوٹ ضرور ہے۔ بھیا ! بھیا ! میں کیا کروں۔ کچھہ سمجھہ میں نہیں
آتا (رونا)

رام لال۔ سندھو تائی یہ کیا ؟ اس طرح رونے دھونے سے کیا فائدہ ؟ تم سمجھدار ہو اور
تم میں صبر کا مادہ ہے۔ ہمت سے کام لو۔ دو چار روز میں واقعات معلوم
کر لوں گا۔ جاؤ بچہ کو لے کر اندر جاؤ۔ شیرو ابھی باہر سے آئی ہے۔ ہنسی
خوشی میں دن کاٹو۔ ورنہ میں اس معاملہ میں دلچسپی نہ لونگا خواہ مخواہ
رونے چلانے سے کیا نتیجہ۔ جاؤ۔

سندھو۔ بھیا۔ آج ہی معلوم کر لینا۔

رام لال۔ شرد۔ جا بیٹی۔ سندھو کو لیجا کر اچھی طرح تسلی دے اور سمجھا۔ (جاتی ہے)
گیتا۔ (داخل ہو کر) بھیا
رام لال۔ کون گیتا۔ بہن گیتا بائی کیا مجھے بلاتی ہو؟
گیتا۔ معاف فرمائیے۔ میں نے ہی آواز دی۔ جیسی شرد بائی آپ کی منھ بولی بیٹی ہے۔ اسی طرح میں بھی آپ کی بیٹی ہوں۔ میں نے ابھی ابھی آپ کی اور سندھو تائی کی ساری باتیں سنیں۔ جس سے مجھے بے حد رنج ہوا۔ کہے بغیر رہ نہیں سکتی۔ اس لئے دوڑتی آئی ہوں۔ آپ یہ معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ دادا صاحب روز کہاں جاتے ہیں اور کن کے ساتھ رہتے ہیں اگر حکم ہو تو عرض کرتی ہوں۔
رام لال۔ ہاں ہاں بتلاؤ۔ میں ضرور معلوم کرنا چاہتا ہوں۔
گیتا۔ کیا بتلاؤں میرا سر۔ آج کل وہ پینا شروع کر دئے ہیں۔
رام لال۔ کیا شراب۔ ہے بھگوان۔ میں کیا سن رہا ہوں۔ گیتا بائی جو کچھ تم کہہ رہی ہو کیا تم کو اس کا یقین ہے۔
گیتا۔ یقین۔ یہ تو آنکھوں سے دیکھی ہوئی بات ہے۔ میرے خاوند نے ہی دادا صاحب کو یہ سبق دیا ہے۔
رام لال۔ ٹھہر۔ یہ باتیں یہاں نہیں کہنا۔ اگر اس بات کی ذرا سی بھنک سندھو تائی کے کان میں پڑ جائے گی تو وہ خودکشی کرلے گی۔ تم میرے ساتھ باہر چلو۔ تمہیں جو کچھ معلوم ہے مجھے تفصیل سے بتلاؤ۔ (خود) آئے چانڈال۔ یہ تو نے کیا کیا۔

باب دوسرا سین دوسرا

بھگیرتھ۔ (خود) شراب سے سکھ نہیں یہ تو سچ ہے۔ لیکن دکھی جیوں کو سکھ کا خواب دکھلاتی ہے اس دکھ بھرے سنسار میں دکھ کا کڑوا گھونٹ پینا ہی پڑتا ہے۔ سنسار تو سمندر رہے اے پرماتما سنسار کا تلخ تجربہ کسی نوجوان کے قسمت کے ساتھ وابستہ نہ کر۔ اگر کرنا ہی

ہے تو اس کو اندر اندر جلنے کے لئے دنیا میں زیادہ دن زندہ نہ رکھ ۔

(رام لال)

رام لال۔ (خود) اس سے گفتگو کس پیرائے میں شروع کرنی چاہیئے ۔ ممکن ہے کہ گیتا کے بتلائے ہوئے واقعات غلط ہوں نہیں ۔ گیتا کسی حال میں بھی جھوٹ نہیں کہہ سکتی ۔ سوائے اس شخص کے دوسرا کوئی اس معمہ کو حل نہیں کر سکتا ۔ یہ سب جانتا ہے ۔ اور قابل بھی نظر آتا ہے ۔ علاوہ تھوڑی سی جان پہچان بھی ہے ۔ نمسکار بھگیرتھ جی ۔

بھگیرتھ ۔ اوہ ۔ ڈاکٹر صاحب ۔ آپ کے واپسی کی خبر تو ملی لیکن یہ نہ معلوم ہو سکا کہ اس قدر جلد واپسی کیوں ہوئی ؟

رام لال۔ میرا ارادہ تھا کہ کچھ دن انگلینڈ میں رہ کر اعلیٰ امتحان کے لئے جرمنی جاؤں ۔ لیکن اس جنگ کے چھڑ جانے سے جرمنی جانے کا ارادہ ملتوی کرنا پڑا ۔ چار چھ مہینے انگلینڈ میں رہ کر واپس آگیا ۔

بھگیرتھ ۔ کیا کیا مشکلات سے مقابلہ کرنا پڑتا ہے ۔ توبہ

رام لال۔ خیر ۔ اس کو رہنے دیجئے ۔ بھگیرتھ جی میں تمہارے پاس ایک خاص کام کے لئے حاضر ہوا ہوں ۔ آپ دہوا کے تذکرہ کے بغیر کشادہ دل سے کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں ۔ کیا آپ اجازت دیتے ہیں کہ کچھ عرض کروں ۔

بھگیرتھ ۔ فرمائے ۔

رام لال۔ دیکھتے سننے کے بعد کسی طرح کا پس وپیش نہ کیجئے ۔ اچھا تو آج رات میں بھی آپکے منڈل میں شریک کر لیجئے ۔ آپ تعجب نہ کریں ۔ مجھے سب کچھ معلوم ہے ۔ یوں تو میں تنہا بھی جا سکتا ہوں ۔ لیکن ایک واقف کار کے ساتھ جانا بہتر ہے ۔ اس منڈل میں میرے ایک دو دوست بھی شریک ہیں مگر وہ مجھ سے حجاب کرتے ہیں ۔ اس لئے معاملات ایسے وقت پر ہونے چاہئیں ۔ کہ وہ شراب کے نشہ میں چور ہوں ۔

بھگیرتھ ۔ ڈاکٹر صاحب کیا آپ بھی شراب کو پسند کرتے ہیں ۔ مجھے تو شبہ ہو رہا ہے ۔

رام لال۔ یہ سچ ہے میں پہلے شراب کو پسند نہیں کرتا تھا ۔ لیکن غیر ممالک کے سفر میں اس سے

واسطہ پڑا۔ سرد ملک میں بغیر اس کے زندگی ناممکن ہے۔ یہاں آنے پر علانیہ پینے میں مشکلات کا سامنا ہو رہا ہے۔ اس لئے یہ آسان راستہ میں نے ڈھونڈ نکالا ہے۔ کیا مہربانی فرماکر میری درخواست منظور فرمائینگے۔

بھگیرتھ۔ میں ہر طرح حاضر ہوں۔ لیکن وہاں کے حالات دیکھ کر آپ پسند کرینگے یا نہیں اس کا مجھے اندیشہ ہے۔

رام لال۔ اندیشہ کی اس میں کیا بات ہے۔ اجی کسی طرح یہ چوری چھپی پینے کے مشکلات تو دور ہو جائیں گے۔

بھگیرتھ۔ اچھا تو چلئے۔ آپ چاہتے ہیں تو ابھی چلئے۔

رام لال۔ دیکھئے شروع دور میں جانے کی ضرورت نہیں جب محفل پر شراب کا پورا رنگ جم جائے اس وقت جانے میں کچھ مزا بھی آئیگا۔

بھگیرتھ۔ بھگیرتھ۔ خیر جیسی آپ کی مرضی لیکن مجھے تعجب ہے کہ ڈاکٹر صاحب آپ بھی اس کو منہ لگا چکے ہیں۔

رام لال۔ مجھ سے زیادہ تعجب آپ پر ہونا چاہیئے۔ سچ پوچھو تو آپ بالکل ہونہار۔ نوجوان تعلیم یافتہ اور صاحب سند بھی۔

بھگیرتھ۔ میں بد قسمتی سے راستہ بھول کر گمراہ ہو گیا ہوں۔ یعنے جس لڑکی سے مجھے محبت تھی۔ اس کی شادی کسی اور کے ساتھ ہونے سے میں نے اس سنسار کو تیاگ کیا اور سادہو بن گیا۔ لیکن خیر اس رام کہانی کے لئے آیندہ بہت وقت ملے گا۔ اب تو ہم کو منڈل میں جانا چاہیئے۔

رام لال۔ چلئے۔ (جاتے ہیں)

باب دوسرا سین تیسرا

(مقام منڈل موجود سدھاکر حسین، شاستری، خدا بخش وغیرہ وغیرہ)

سدھاکر۔ (انکار کرتے ہوئے) جین اب مجھے ضرورت نہیں۔

شاستری۔ واہ سدھاکر صاحب نہیں کیا معنی۔ آپ کو پینا ہی ہوگا

سدھاکر۔ اب میں بے حد پی گیا ہوں اس وقت تو معاف کیجئے۔

خدا بخش۔ ایسا تو ہو نہیں سکتا۔ آپ کے انکار سے یہ مجلس بے لطف ہو جائیگی
بابو صاحب۔ لیجئے۔ سدھاکر صاحب لیجئے۔ کل آپ کی سند ملنے والی ہے۔ تکلف برطرف لیجئے لیجئے۔
راؤ صاحب۔ سدھاکر صاحب تم ہمارے خاص بھائی سے زیادہ عزیز ہو ہماری بات نہ مانو تو اچھا نہ ہوگا۔
سدھاکر۔ اچھا تو لاؤ بھائی۔ لیکن یاد رہے کہ یہ بالکل آخری۔ آخری
شاستری۔ جنابعالی۔ ہم آپ کے دلی دوست اور خیر خواہ ہم سے یہ تکلف؟ ہم نے تمہاری مصیبت اور تکلیف کے وقت ساتھ دیا۔ تمہارے دوست کہلانے والے۔ ایسے وقت میں محسن کشی کی۔ سند ضبط ہونے سے آپ نے شراب نوشی شروع کر دی۔ اس طرح آپ کو بدنام کر رہے ہیں۔
خدا بخش۔ کل سند ملتے ہی آپ انکی اچھی طرح خبر لیجئے۔
سدھاکر۔ ان پاجی بدمعاشوں کو اچھی طرح سمجھ لونگا۔ خیر دیکھا جائیگا۔
تلی رام۔ آپ کچہری کو ضرور شراب پی کر جائے۔
سدھاکر۔ ہاں ہاں میں شراب پی کر کچہری جاؤنگا۔ ایک ایک کو گن گن کر سناؤنگا۔ ابھی مجھ میں بہت ہمت باقی ہے۔
جنو بھاؤ۔ سدھاکر صاحب شاباش! جوانمرد ایسے ہی ہوتے ہیں۔ بھگوان کی قسم ہے آپ ضرور شراب پی کر کچہری جائے۔
راؤ صاحب۔ تم ہمارے حقیقی بھائی ہو۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ آپ کی جان کے ساتھ ہماری جان آپ کا خون ہوگا وہاں ہمارا پسینہ دیکھ لیجئے۔ شراب پی کر کورٹ میں جائے۔ اگر سند ہمیشہ کیلئے بھی ضبط ہو جائے تو کچھ پروا نہیں جہاں چاہیے ملازمت دلوانا ہمارے ذمہ۔ آپ کو جس وقت ضرورت ہو ہم ملازمت دلوائیں گے۔ میں اس بات کا بچن دیتا ہوں۔ بہاؤ صاحب۔ بابو صاحب بچن دو۔
شاستری۔ سدھاکر صاحب ہمت مرداں مددِ دوستاں
سدھاکر۔ ہمت ہا ہا کیا معنی؟ میں اس وقت بھی کچہری جانے آمادہ ہوں
خدا بخش۔ ٹھیک ہے۔ شاستری مہاراج اب تو ایسا ہی کرنا ہوگا۔ سب مل کر کل کچہری کے وقت تک

تلی رام ۔ پیالہ پر پیالہ چڑھا ئینگے ۔ اور اسی حالت میں سدھاکر صاحب کو کچہری پہنچا دینگے ۔ حسین داد صاحب کو ایک اور پیالہ دے ۔ لبے دے صورت کیا دیکھتا ہے
سدھاکر ۔ اب بہت ہوگئی ۔ میں بیہوش ہو جاونگا ۔ بس کرو ۔
جنوبہاؤ ۔ ہم تمہارے لئے جان دینگے جان ۔ اگر تم بیہوش ہو جاوگے تو ہم کب ہوش میں رہینگے ہم تم دونوں برابر رہیں گے ۔
سدھاکر ۔ اب مجھے ضرورت نہیں لیکن مجھ میں ابھی ہمت ہے ۔ پی تو سکتا ہوں لیکن ۔ ۔ ۔ ۔
تلی رام ۔ پھر کیا ہے دادا صاحب یہ بالکل آخری ۔ ہاں بالکل آخری ایک ہی پیالہ ۔
(سدھاکر کا بیہوش ہو جانا رام لال بھگیرتھ کا داخل ہونا)
رام لال ۔ بھگیرتھ ٹھہرو ۔ تھوڑی دیر ہم یہاں علحدہ ٹھہرے رہیں گے ۔ مجلس میں رنگ آنے کے بعد پھر شامل ہو جائیں گے ۔
بھگیرتھ ۔ ہم کر آنے میں بہت دیر ہوگئی ۔
مینا ۔ (روتے ہوئے) جنو بھاؤ ذرا ادھر آ ۔ (گلے مل کر رونا)
جنوبہاؤ ۔ ہائیں یہ رونا کیسا ؟
مینا بابو ۔ مجھے زیادہ چڑھ گئی ۔
جنو ۔ مبارک ۔ مبارک ۔
مینا ۔ مجھے اور پلا ۔ پلا ۔ پلا ۔
جنو ۔ ہاں یہ لے اور پی (پھر مینا روتا ہے) ارے اب کیوں رو رہا ہے ؟
مینا ۔ مجھے زیادہ نہیں چڑھتی ۔
جنو ۔ جا جہنم میں ۔
رام لال ۔ دیکھو ان بدمستوں کا یہ تماشا ۔ میرے طرف تعجب سے نہ دیکھو ۔ میں شرابی نہیں ہوں ۔ میرا ایک دوست جو اس شہر میں ممتاز حیثیت رکھتا ہے ۔ اور سوسائٹی کی زینت کا باعث ہے ۔ وہ سدھاکر ہے ۔ میں اس کو واپس لے جانے کیلئے آپ کو دھوکا دیکر یہاں آیا ۔ معاف فرمائیے ۔
مینا ۔ یہ شراب نہایت بُری نامعقول چیز ہے ۔
جنوبہاؤ ۔ مینا ذرا زبان کو لگام دے کیا بک رہا ہے ۔

مینا ۔ میں شراب کے خلاف جد و جہد کر رہا ہوں اور شراب نوشی کو مردود ٹھہراتا ہوں۔ یہ حرام ہے حرام ۔
جنو ۔ حرام و حلال کی کیا بکواس کر رہا ہے شراب پی اور منشیہ جنم کا سارتھک کر لے۔
مینا ۔ شراب خانہ خراب ہے لعنت ہے شراب حرام ہے شراب اور شرابی دونوں مردود
جنو ۔ مینا مینا ۔ زبان تالو سے کھینچ لونگا ۔ تو آپے سے باہر ہو رہا ہے ۔
مینا ۔ شراب ناپاک ہے ۔ شراب نجس ہے ۔ شراب پہلے طبیعت بحال کرتی ہے ۔ جب لت ہوتی ہے عادت حلال کرتی ہے ۔
جنو ۔ شراب تیرتھ ہی کیا بلکہ امرت ہے ۔ اس کے پینے والے پوتر ہیں ۔ یہ شاستر کا بچن ہے ۔
مینا ۔ شراب ناپاک ہے ۔ شرابی ادھرمی ہوتا ہے ۔
جنو ۔ ارے بے وقوف شراب نوشی کا کفارہ بھی تو ہے ۔ رات میں شراب پی کر صبح برہمن کو کانسے کا برتن دیا جائے تو اس کفارہ سے پاپ دھل جاتا ہے ۔ اب منہہ بند کر ورنہ تجھے بھی کفارہ دینا ہوگا ۔
مینا ۔ شراب سے آپس میں جھگڑے ہوتے ہیں ۔ شراب برائی کی جڑ ہے ۔
جنو ۔ مردود اب تیرا گلا گھونٹ کر تجھہ کو جہنم پہنچاتا ہوں شراب نوشی سے جنم جنمانتر کی دشمنی مٹ جاتی ہے ۔ شراب کے دور حکومت میں آگ اور پانی شانتی سے راج کرتے ہیں ۔
مینا ۔ شراب سے انسان فضول بکواس کرتا ہے ۔
جنو ۔ یہ جھوٹ ہے میں عقلمندی سے جواب دے رہا ہوں اور تیری بکواس یہ سب معزز بھائی سن رہے ہیں ۔
مینا ۔ میری بکواس بالکل سچی ہے ۔ میں پھر کہتا ہوں اور زور سے کہتا ہوں کہ شراب بری ہے بری ہے عقل رکھتا ہے تو لینا کبھی نام شراب
قدح زہر ہلاہل ہے نہیں جام ۔ شراب
جنو ۔ تیرا کہنا ہے کہ شراب عمدہ چیز ہے ۔ کیا یہ تو ماننے کے لئے تیار ہے کہ شراب بری ہے،
مینا ۔ میں ایسا ہرگز نہیں کہونگا ۔ میں کہتا ہوں کہ شراب بہت عمدہ چیز ہے ۔

شاستری - دونوں احباب مغالطہ میں پڑگئے ہیں اور اپنی اپنی بحث کے مخالف اب بحث کئے جارہے ہیں
جنو - یہ بات بہت اچھا - چل مینا ایک مرتبہ پھر موافق اور مخالف پر از سر نو بحث کریئے۔
رام لال - جگیر تھ ناکام محبت کی دہوپ سے پناہ لینے کے لئے تم اس آرامگاہ میں ٹھہرے ہوے ہو -　　(سونیا روتا ہے)
خدا بخش - کیوں سونیا بابو تم کو رونے کی کیا سوجھی ۔
سونیا - شراب کے اعلیٰ اثر کا یہ کیسا بہترین فوٹو ہے - ہائے ہائے - اس سے فائدہ اٹھاکر مردوں کے مانند عورتیں بھی ترقی کیوں نہیں کرتیں - ہائے یہ ملک کی بدبختی ہے بدبختی -
جنو - اب سونیا بھی بولیاں بول رہا ہے - ان سدھارکوں کو ہر بات میں عورتوں کی بڑائی کرنے کی بُری لت ہوا کرتی ہے -
سونیا - خدا بخش - آپ ایک مسلمان اور آزاد خیال ہیں یہ دیکھئے عورتوں کی حق تلفی ہورہی ہے ذرا اس کا خیال رہے -
خدا بخش - عورتوں میں زندگی نہیں رہتی اون میں روح نہیں -
جنو - واہ واہ خانصاحب خوب؟ کیا برجستہ جواب ہے - واہ یہ لوگ عورتوں کی تعریف کرتے رہتے ہیں جس سے میری حقارت کا جذبہ جوش پر ہے - کیوں ساستری مہاراج میں سچ کہہ رہا ہوں - ؟
شاستری - یہ شوشل ریفارمر نام کے ہیں - انہوں نے اصلاح کے نام پر ملک میں ایک دھوم اور ہنگامہ برپا کر رکھا ہے - اور دھرم کا ناش کر رہے ہیں یہ ہم سے دیکھا نہیں جاتا - اصلاح اور سدھار کے نام پر کھان پان کی بندشیں توڑ دیجائیں تو اس پر ہم کو اعتراض رہیگا - اصلاح کے نام پر اگر گوشت خواری شروع کردیجائے - خدا بخش آج کا مٹن خوب بنا ہے - کھان پان کے قیود اٹھا دیجائنگی تو ہم قدامت پسند لوگوں سے دیکھا نہ جائے گا۔

ارے حسین ذرا مٹن تولا (ہمارے دل میں آگرکر سے نفرت اور رومانیہ ملک سے محبت انہی باتوں کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے -

سونیا ۔ پھر بھگوان تلک کے گیتا رہسیہ کو پڑھ کر یہ اعتراض کیوں ہو رہا ہے ۔

خدابخش ۔ اس کا جواب میرے پاس ہے ۔ تلک کے لئے ہمارے دل میں محبت رہی ہے ۔ اور رہیگی لیکن گیتا رہسیہ میں تلک نے سری شنکر آچاریہ پر حملہ کیا ہے آریہ دہرم کی جڑ پر کلہاڑی چلائی ہے ۔ ان کا فعل دھرم کے ہانی کا کارن ہے ۔

شاستری ۔ واہ بھئی واہ خدابخش آج تو نے ہمارے آریہ سناتن دھرم کی لاج رکھ لی اور میں آج مسلمان بن گیا ۔ خدابخش آج سے ہم بھائی ہیں ۔

(پگڑی بدلنا)

رام لال ۔ افسوس بھگرتہ ۔ مذہبی احکام اور دھرم کے لئے ہندو مسلمان کا نفاق ان انسان نما حیوان کے اس دوستی سے بہتر ہے ۔ وہ مقدس گیتا رہسیہ کہاں کہاں سری شنکراچاریہ کہاں سناتن دھرم اور کہاں یہ دورخ کے مکروہ اور ناپاک کیڑے ۔ اگر تلک ان مہاتماؤں کی ایک دوسرے کی مخالفت آسمان کے ستاروں کے مماثل ہیں ۔ ہم ناد انوں کو چاہئے کہ دور سے دیکھیں ۔

(برہمن کو لازم ہے کہ)

کر کے نام شریک کریں بھگرتہ بھگرتہ ان کنگالوں کی یہ گندی حالت دیکھو بس اب؟ حد ہو چکی ۔

بھگرتہہ ۔ روز آنہ بدمستی میں انکے ساتھ شریک رہنے سے یہ شرمناک واقعہ میرے خیال میں نہ آسکا ۔

رام لال ۔ اے بدبخت انسان تیرے رگوں میں تازہ خون ہے ۔ تیرے دماغ میں روشنی ہے تو فیاض طبیعت رکھتا ہے ۔ تیرے رگ و ریشہ میں زندگی ہے اس لئے میں دلی ہمدردی اور خلوص سے کہتا ہوں تو ناکام محبت ہوکر شراب نوشی کے خوفناک سمندر میں ڈوب رہا ہے ۔ تباہی کے غار کی طرف جا رہا ہے ۔

بھگرتہہ ۔ مجھے معاف کیجئے میرے آنکھوں سے غفلت کا پردہ ہٹ گیا ۔ تاریکی سے میں روشنی میں آگیا ہوں ۔

شاستری ۔ بھگرتہ یہ کیا شور مچا رہا ہے ۔ تلی رام بھگرتہہ کو بھی دے ۔

بھگرتہہ ۔ نہیں اس کی ضرورت نہیں ہے ۔ آج سے یہ بھگرتہہ تم کو اور اس شراب خانہ خراب کو ۔

بقیہ ملاحظہ ہو صفحہ ۱ پر

عالم ترک مسکرات

ملک سرکار عالی بلدہ ومضافات

ہز ہائنس والاشان نواب اعظم جاہ بہادر سے کمال یار جنگ ٹمپرنس ہال (ملے پلی) کا افتتاح

ملے پلی میں آرائش بلدہ کی جانب سے (۱۰۰) ڈی کلاس مکانات تعمیر کئے گئے ان کے درمیان ایک ٹمپرس ہال جناب نواب کمال یار جنگ بہادر کے عطیہ سے جس کا اعلان نمائش ترک مسکرات ۱۳۴۷ف کے افتتاح فرماتے ہوئے فرمایا گیا تھا تعمیر کیا گیا ہے ۔ اس کی تعمیر میں تخمیناً (سمنٹ ۳ ہزار) صرف ہوئے ہیں یہہ ہال بھی رائے صاحب منتظم بہادر سیٹھ جمنا لال رام لال قیمتی کے ہال کی طرح اس نوآبادی کے باشندگان کے اجتماعی زندگی کو استوار کرنے کے کام آئیگی ۔

۴ ہردے ۱۳۵۱ف کو نام پلی سے لیکر ملے پلی تک کی سڑک دو رویہ بیرقوں سے سجائی گئی تھی ۔ داخلہ پر جلی حروف میں خوشنما طور پر خوش آمدید لکھا ہوا تھا ۔ نوآبادی بھی رنگ برنگ جھنڈیوں سے آراستہ کی گئی تھی ۔ مہمانوں کے لئے ایک وسیع پنڈال میں نشست کا انتظام کیا گیا تھا ۔ وقت پر نواب صدر اعظم بہادر تشریف لائے ۔ جن کا ارکان انجمن نے استقبال کیا ۔ ٹمپرنس رووس اور انیس الغربا کے رضاکاروں نے گارڈ آف آنر دیا ۔

ٹھیک ۵ ½ بجے ہز ہائنس والاشان پرنس آف برار کمانڈر ان چیف قلمرو آصفیہ رونق افروز ہوئے ۔ میر مجلس ، نائب میر مجلس وارکان صدر انجمن ترک مسکرات نے استقبال کرنے کا شرف حاصل کیا ۔ ٹمپرنس رووس اور انیس الغربا کے رضاکاروں نے گارڈ آف آنر دیا ۔

نواب لیسن جنگ بہادر رکن صدر انجمن ترک مسکرات نے قرات پڑھی اور مختصر سی تقریر فرمائی بغرض احترام حاضرین استادہ ہوئے ۔ نواب مرزا یار جنگ بہادر میر مجلس صدر انجمن نے سپاسنامہ پڑھا جو اسی اشاعت کے صفحات (۶ تا ۱۰) پر شائع کیا گیا ہے ۔ ہز ہائنس جنرل والاشان نے تقریر فرمائی جس کو اسی اشاعت کے صفحہ (۵) پر شائع کرنے کی عزت حاصل کی گئی ہے ۔ ازاں بعد ہز ہائنس اپنے دست شفقت وکرم سے تالیوں کی گونج میں ہال کا

افتتاح فرمایا۔

ہز ہائنس نے صدر و ارکان صدر انجمن۔ صدر اعظم، صدر المہامان باب حکومت اور نواب کمال یار جنگ بہادر کے ساتھ ایٹ ہوم میں شرکت فرمائی۔

کثیر التعداد مہمانوں کے لئے ایک وسیع شامیانہ میں ایٹ ہوم کا انتظام کیا گیا تھا اور نوآبادی کے لڑکوں میں شیرینی تقسیم کی گئی۔

½ ۶ بجے ہز ہائنس نے مراجعت فرمائی۔ اس طرح یہ شاندار جلسہ نہایت کامیابی کے ساتھ ختم ہوا۔

حاضرین میں ہز اکسلنسی نواب صدر اعظم بہادر نواب قدرت نواز جنگ بہادر نواب کمال یار جنگ بہادر۔ نواب صمد یار جنگ بہادر۔ نواب شوکت جنگ حسام الدولہ بہادر۔ آنریبل مسٹر ٹی جے ٹاسکر۔ آنریبل سید عبد العزیز۔ آنریبل راجہ دہرم کرن بہادر۔ نواب جیون یار جنگ بہادر۔ نواب دوست محمد خان صاحب۔ نواب ناظر یار جنگ بہادر۔ مسٹر کرافٹن۔ مولوی اظہر حسن صاحب۔ مولوی علی الدین احمد صاحب۔ مولانا سید محمد بادشاہ حسینی صاحب مولانا عبد القدیر صاحب بدیوانی۔ مولوی سید محمد احسن صاحب۔ مولوی مہر علی فاضل صاحب۔ مولوی ابو الحسن سید علی صاحب۔ مولوی میر اکبر علی خان صاحب۔ نواب سلطان یار جنگ بہادر۔ راجہ پنا لال پیٹی قاصی۔ محمد زین العابدین صاحب اور مسٹر رگھوناتھ ل بنکر و انجمن ترک مسکرات ورنگل کے صدر و معتمد قابل ذکر ہیں۔

اضلاع و دیہات

انجمن ترک مسکرات تعلقہ مدہرہ ضلع ورنگل کا سالانہ جلسہ ۲۶ – ۲ – ۵۰ ف شام کے (۳۰ – ۴) بجے موضع ریمٹر چرلہ میں انجمن ترک مسکرات مدہرہ ضلع ورنگل کا سالانہ جلسہ بصدارت پنڈت دیوم بھٹلہ اننت پدمنا بھ شاشتری صاحب وکیل ہائیکورٹ منعقد ہوا۔

مسٹر وکٹ کشن راؤ معتمد انجمن کا تصنیف کردہ تمہید جلسہ سالانہ مکالمہ کی صورت میں مصنف اور مسٹر وینکٹ سیاراؤ نے عمدگی سے پیش کیا جس سے حاضرین پر تحریک کا اصلی روپ واضح ہوگیا۔ پنڈت یم ہنمنت راؤ صاحب وکیل ہائیکورٹ حیدرآباد جناب

کوئی کوکلہ جی ۔ جا شو اصاحب تلگو پنڈت اور ڈاکٹر نلانی جکہ ورتلا وینکٹا چاری صاحب کے پیامات پڑھکر سنائے گئے ۔

عہد حاضرہ کے اعلی درجہ کے ادیب سری جلاپلا وینکٹ شا ستری صاحب تشاودھانی چکہ ورتلا وینکٹا چاری صاحب جناب آدی راجو ستیارام مورتی صاحب اور وی ۔ ین وین بندھو براوران (رائے راؤ پیٹھ ضلع اطراف بلدہ) نے جو اشعار بطور خاص اس جلسہ کے لئے روانہ فرمائے تھے جناب معتمد صاحب نے پڑھکر سنایا ۔

جناب صدر نے ایک بسیط مقالہ پڑھا ۔ زاں بعد جناب ریمڑچرلہ دیواکر راؤ صاحب (نائب صدر) جناب ریمڑچرلہ وینکٹ کشن راؤ صاحب (معتمد) جناب دیوم بھٹلہ رادھا کرشنا مورتی (رکن) جناب بھیم راجو رام بھدرا ورما صاحب (رکن) جناب موڑل چنا راما گپتا صاحب (رکن) جناب چنتا وینکٹ سبا راؤ صاحب (رکن) جناب چنتا درگا پرشاد راؤ صاحب (مدرس موضع ایرو پالم) جناب مریال نارائن گپتا صاحب اور جناب مریال سرینو اسلو گپتا صاحب مضامین پڑھے ۔ یہہ تمام مضامین جلسہ کے تقریباً ایک ہفتہ پہلے ہی معتمد صاحب کو وصول ہوئے تھے ۔

اس کے بعد جناب مانک راؤ صاحب نے (جو صدر انجمن ترک مسکرات حیدرآباد کی جانب سے روانہ کئے گئے تھے) صدر انجمن کا قیام اس کی پالیسی اور طریقہ کار سے حاضرین کو واقف کراتے ہوئے مسکرات کے استعمال کو ترک کرنے سے ہونے والے گوناگوں فوائد کا ذکر کیا اور اپیل کی کہ پینے کی عادت کو ترک کریں ۔ جس سے نہ صرف پینے والوں کی زندگی بہتر ہوگی بلکہ اس سے قومی دولت میں اضافہ ہوگا ۔ اور ملک کا اجتماعی معیار بلند تر ہوگا ۔

جناب صدر نے اختتامی تقریر فرمائی ۔ ان تمام اصحاب کا جنھوں نے پیامات اشعار اور مضامین روانہ فرمائے تھے معتمد صاحب نے شکریہ ادا فرمایا ۔ عالی جناب نواب مرزا یار جنگ بہادر کا خاص طور پر شکریہ ادا کیا گیا ۔

اعلیحضرت بندگان عالی کی عمر و اقبال کے لئے دعا مانگی گئی اور جلسہ ختم ہوا ۔ رات کے نو بجے جناب مانک راؤ صاحب نے میجک لینٹرن کے ذریعہ تختہ یک سے متعلق ایک قصہ تبلایا جس کو حاضرین نے نہایت دلچسپی سے دیکھا ۔ سال آئندہ کے لئے حسب

ذیل انتخابات عمل میں آئے

صدر - جناب اننت پدمانابو شاستری صاحب وکیل ہائیکورٹ مدصرہ

نائب صدر - جناب ایمٹرچرلہ دیواکر راؤ صاحب

معتمد - جناب ایمٹرچرلہ وینکٹ کشن راؤ صاحب

ارکان - جناب دیوم بھٹلہ راد ہا کرشنا مورتی شاستری صاحب

جناب مریالہ پدارامیا گپتا صاحب

جناب مریالہ چنارامیا گپتا صاحب

جناب - چینیم راجو راما بہدرا ورما صاحب

جناب - چنتا وینکٹ سباراؤ صاحب

جناب - ریڈی چرلہ وینکٹ راجو صاحب

یہ طے پایا کہ مضامین اور نظموں کو (جو اس جلسہ میں پڑھے گئے ہیں) فی الحال ایک قلمی رسالہ کی شکل میں اور حسب موقع طبع کرا کے شائع کیا جائے -

---

تعلقہ بھونگیر میں تحریک کی اشاعت

تعلقہ بھونگیر کے مواضعات یادگیرپلی (دیول اور موضع) ڈنڈ ریڈی پلی اور گورالہ ونڈی میں جناب پنجالہ ستیانارائن صاحب حکیم نندانم یولے پلی نے ترک مسکرات کا پرچار کیا - جس کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے -

۹/۱۱/۰۵ ف کو حکیم صاحب موصوف مشہور دیول یادگیرپلی نرسہوان سوامی کے پہاڑ پر گئے - عوام میں ادب ترک مسکرات کو تقسیم کیا - تحریک سے متعلقہ گیت گاتے ہوئے معنی اور مطلب کو عوام پر واضح کیا -

دیول کی انتظامی کمیٹی کے ایک رکن جناب سیدا پور کنڈل ریڈی سے ملاقات کر کے تحریک ترک مسکرات سے واقف کروایا -

اسی روز شام میں موضع یادگیرپلی میں ایک جلسہ بمکان جناب ولدرتی تلسیا چاری صاحب منعقد کیا - مسکرات کے استعمال کو ترک کرنے کی ضرورت کو محسوس کرواتے ہوئے فاضل مقرر نے دہی دودھ اور میوہ جات کے فوائد پر زور دیا - اس پروگرام کا حاضرین پر

اچھا اثر ہوا۔ چنانچہ جناب کنچری کا الو صاحب نے جلسہ میں اقرار کیا کہ آئندہ سے کبھی کسی قسم کی نشیلی شئے استعمال نہیں کرونگا۔

مواضعات ونڈریڈی پلی میں علی الترتیب ۱۵ر اور ۲۰ر آذر ۱۳۵۱ف کو حکیم صاحب موصوف نے جلسہ منعقد کروائے۔ اور ترک مسکرات کو تقسیم کیا اور مسکرات کے استعمال ہونے والے نقصانات کو واضح کیا۔

قحط ہے لیکن پینے میں کمی نہیں

تحریک ترک مسکرات کے ایک سرگرم اعزازی کارکن مسٹر جوگا ریڈی کا ایک مراسلہ مظہر ہے کہ :۔

دھوبی پیٹھ تعلقہ شاہ آباد ضلع اطراف بلدہ کے اطراف واکناف مواضعات کو مسٹر جوگا ریڈی پرچار کی غرض سے گئے ہوئے تھے۔ شام کے ۳ بجے سے ۵ بجے تک وہ سیندھی کمپونڈوں کے ہاں ٹھیرے رہے۔ ان دو گھنٹوں میں سیندھی کے کم سے کم (۱۵) گھڑے خالی ہوگئے۔ اپنی اپنی گاڑھی کمائی کو سیندھی کے نذر کرکے خالی ہاتھ اپنے بیوی بچوں کے پاس جانیوالوں سے مسٹر ریڈی نے سوال کیا کہ ان دنوں میں بھی جبکہ جانوروں کو تک پینے کو پانی میسر نہیں آتا۔ اور اناج اسقدر مہنگا ہے کہ دن بھر کی مزدوری سے گھر والوں کو پاؤ بھر روٹی بھی مشکل سے مل سکے سیندھی شراب پر پیسہ برباد کرنا کہاں تک جائز ہے۔ اس پر ایک نے کہا کہ ہم نے کمایا ہے اور ہم خرچ کرینگے تمہیں کیا پڑی ہے جو ہم پر نکتہ چینی کریں۔

تب مسٹر ریڈی نے ان میں سے بعض کو اعلحضرت بندگانعالی کا فرمان مبارک صدر انجمن ترک مسکرات کی کوشش اور پینے کے عام نقصانات کو واضح کیا۔ افسوس کہ ایسے کٹھن گھڑیوں میں وہ حسب حال عادت کے غلام ہیں۔

سیندھی کمپونڈ میں فساد

نامہ نگار گولکنڈہ پتریکا مقیم محبوب نگر رقمطراز ہے کہ ۱۸/۱/۱۵ف کو چند عربوں نے کلال سے یہہ مطالبہ کیا کہ مقررہ ناپ سے زیادہ سیندھی معمولی قیمت سے سستی فروخت کرئے۔ کلال نے انکار کیا اسپر عربوں نے فساد برپا کیا۔ سیندھی کے گھڑے کو پھوڑ دیا اور تلوار لئے کلال پر کود پڑے۔ اتنے میں چند گاروان پہنچے اور ان کے ہاتھوں سے تلوار کھینچ لئے۔ پھر لاٹھیوں اور تلواروں سے ایک دوسرے کو ضربات پہنچائے۔ غرض کہ ہندو اور مسلمان دونوں کو زخمیں آئین۔